[illegible] فضل حسین [illegible]



مطبع نامی منشی نولکشور [illegible] مقبول [illegible]

فہرست کتاب مستطاب تواریخ حبیب الٰہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان سبب تالیف

ہزاران ہزار حمد جناب رب العزت کو جسنے سب سے پہلے نور اپنے حبیب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیدا کیا اور سارے عالم کو اُس نور سے ہویدا کیا اور درود نامعدود نثار جناب محبوب رب العالمین سید المرسلین جنکی ہدایت سے گم گشتگان بادیۂ ضلالت راہ پر آگئے اور اُنکی آل و اصحاب پر جنکی سعی اور کوشش سے دین قوی ہوا اور اکا شرہ اور قیاصرہ تھرا لئے بعد حمد اور صلوۃ کے کہتا ہے نیازمند درگاہ رب صمد المستعصم بذیل سید الانبیا محمد عنایت احمد غفر لہ الاحد کہ مطلع ہونا احوال برکت اشتمال جناب حبیب خدا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر موجب سعادت وہزاران برکت ہے جیسا کہ وارد ہے عِنْدَ ذِکْرِ الْاَوْلِیَاءِ اللّٰہِ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہے پس وقت ذکر سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت زیادہ رحمت نازل ہوتی ہے اور بھی خداتعالی نے فرمایا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنی تو کہہ اے محمد اگر دوست رکھتے ہو تم خدا کو تو میری راہ پر چلو اور میرے تابع ہو تا کہ خدا تمھیں دوست رکھے اور تمھارے گناہ بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا ہے نہایت مہربان اور ظاہر ہے کہ پیغمبر صاحب کا اتباع اور آپ کے طریقے پر چلنا بغیر اطلاع کے آپکے حالات سے ممکن نہیں پس مطلع ہونا آپکے حالات پر سبب ہے

بندے کی مقبول اور محبوب خدا ہونے کا اور سبب ہی گناہونکے بخشے جانے کا لہذا راقم حروف
ازینرنگ تقدیر سے فی الحال جزیرۂ پورٹ بلیئر مین وارد ہی اور کوئی کتاب کسی طرح کی
پاس اپنے نہین رکھتا پاس خاطر شفیق کرم گستر مصدر عنایت بر حال زار حکیم محمد میر خان
صاحب نیکو اختر کی یہ رسالہ بیان تواریخ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین
لکھا ہی اور نام تاریخی اسکا تواریخ حبیب اللہ ہے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
رسالہ مشتمل ہے تین باب اور ایک خاتمے پر باب اول مین حالات نور مبارک اور ولادت باسعادت
اور طفولیت اور شباب اور آغاز نبوت سے تا ہجرت کا بیان ہی باب دوم مین ہجرت سے تا وفات کے
حالات کا بیان ہی باب سوم مین حلیہ شریفہ اور اخلاق کریمہ اور معجزات کا بیان ہی خاتمے مین
شفاعت کبری کا بیان ہی اور ہر باب کو فصلون پر منقسم کیا ہی اور ہر حال کے شروع پر لفظ حال لکھدیا ہی

باب اول احوال نور مبارک اور ولادت باسعادت اور طفولیت اور شباب اور آغاز نبوت سے تا ہجرت کے بیان مین

فصل اول بیان حال نور مبارک مین تا ولادت باسعادت

حدیث مین وارد ہی اول ما خلق اللہ نوری یعنی سب سی پہلے اللہ جل جلالہ نے میرے نور کو پیدا کیا
اور کتب اخبار مین وارد ہی کہ اللہ تعالی نے سب سی پہلے آپکے نور کو پیدا کرکے سارے عالم کو اس نور سے
جلوہ ظہور مین لایا آسمان اور زمین اور ستارے اور چاند اور سورج اور سب انبیا اور اولیا پرتو اسی نور کے
ہین اور حقیقت محمدی سب کا منشا ہی حدیث مین آیا ہی کہ آپنے فرمایا مین پیغمبر تھا اسوقت مین کہ آدم پانی
اور مٹی مین تھے یعنی خدا تعالی نے سب سی پہلے پیغمبری جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عنایت
کی اگرچہ ظہور آپ کا اس عالم مین سب سی بعد ہوا بعد پیدائش آسمان اور زمین وغیرہ کے جب خدا تعالی کو
منظور ہوا کہ زمین مین اپنا ایک خلیفہ یعنی نائب رکھے اور زمین کو اس سے آباد کرے اور نور محمدی کی روشنی
دنیا مین پھیلاوے تب اللہ جل جلالہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور نور محمدی انکی پیشانی مین چمکایا جب
آدم علیہ السلام سے وہ نور منتقل ہوا طرف شیث علیہ السلام کی کہ اشرف اولاد تھے اور بعد حضرت آدم کے
انکے جانشین اور پیغمبر ہوئے بعد ازین وہ نور صلبات طاہرہ اور ارحام طیبہ مین منتقل ہوتا چلا آیا

یہانتک کہ عبد اللہ والد ماجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچا انبیا میں سے حضرت ادریس اور حضرت
نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہم السلام آپکے اجداد مین ہین اور ہمیشہ اجداد آپکے برکت نور
مبارک سے رئیس عظیم اور معظم اور مکرم رہتے اور عظمت اور برکت اس نور کی انکے چہرون سے ظاہر ہوتی تھی
حال جب ابرہہ بادشاہ اصحاب فیل کا خانہ کعبہ کے منہدم کرنیکو مکے پر چڑھ آیا تھا عبد المطلب جد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند آدمی قریش کے ساتھ لیکے جبل ثبیر پر چڑھے اسوقت نور مبارک عبد المطلب
کی پیشانی مین گول بطور ہلال کے نمود ہوکے خوب درخشان ہوا یہانتک کہ شعاع اسکی خانہ کعبہ پر پڑی
عبد المطلب نے یہ بات دیکھکر قریش سے کہا کہ یہ جلوہ نور اسطرح میری پیشانی مین جو چمکا یہ دلیل ہے اس
بات کی کہ ہم لوگ غالب رہینگے اور عبد المطلب کا اونٹ ابرہہ کے لشکر کے لوگ پکڑ لیگئے عبد المطلب اُن اونٹونکے
چھڑانے کو اسکے پاس گئے اسکی صورت دیکھتے ہی اسنے بائیبت کہ عظمت اور مہابت نور شریف کی انکے
چہرے سے نمایان تھی انکی نہایت تعظیم کی اور تخت سے اتر بیٹھا اور انکو اپنے برابر بٹھا لیا اور اسنے پوچھا
کہ کس مطلب کو لیئے آئے ہو انہون نے اپنے اونٹونکے واسطے کہا اسنے فوراً حکم دلا دینے اونٹونکا دیا اور کہا
کہ تمہاری بزرگی اور عظمت سے میرے ذہن میں ایسی آتی ہے کہ اگر خانہ کعبہ کی محفوظ رکھنے کے واسطے تم کہتے تو میں اسکو منہدم
نکرتا عبد المطلب نے کہا کہ اس گھر کا خدا آپ ہی اسے بچا لیویگا میرے کہنے کی حاجت نہین چنانچہ ایسا ہی
ہوا جب لشکر اس بادشاہ کا مع ہاتھیونکے خانہ کعبہ کے ڈھانے کو چلا اللہ تعالی نے طیرا ابابیل کو بھیجا
کہ سارے لشکر کو کنکریلون سے ہلاک اور تباہ کر دیا بالجملہ ایسی عظمت نور مبارک کی تھی کہ بسبب اسکی
بادشاہ ہیبت مین آجاتے تھے اور تعظیم اور تکریم کرتے تھے حال عبد المطلب نے خواب مین جگہ چاہ زمزم کی دیکھی تھی چاہ
زمزم کی اصل تو حضرت اسمعیل سے ہے جب آپکی مان ہاجرہ کو اور انکو حضرت ابراہیم علیہ السلام اس جنگل مین
کہ بے آب و دانہ تھا بحکم خدا چھوڑ گئے تھے ایک مشک پانی کی اور تھوڑے چھوہارے دیگئے تھے بعد ختم ہو جانے
پانی کے جب حضرت اسمعیل بیقرار ہوئے تب حضرت جبرئیل کے پر مارنے سے یہ پانی نکلا اور حضرت ہاجرہ نے
اسکو گھیر دیا تھا کہ صورت کنوئین کی ہو گئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہاجرہ
پانی کو نہ گھیرتی تو سارا عالم اسکا پانی پیتا بعد زمانہ اسمعیل علیہ السلام کے ایک مدت تک وہ کنوان رہا

پھر پٹ گیا تھا اور جگہ اسکی معلوم نہ تھی عبدالمطلب نے خواب مین وہ جگہ دیکھکے ارادہ کھودنے کا کیا قریش مانع
ہوئے اور لڑنے کو تیار ہوئے اور عبدالمطلب کا کوئی معین نہ تھا اولاد بھی آپکی ایسی نہ تھی جو کام آوے صرف
ایک بیٹا آپکا تھا وہ اور عبدالمطلب قریش سے لڑے اور بفضلہ تعالی غالب آئے اور چاہ زمزم کھودنا شروع کیا
اس دن بسبب نہونے زیادہ اولاد کے عبدالمطلب کو رنج ہوا تب انھوں نے منت کی کہ جو میرے دس بیٹے ہوں اور
چاہ زمزم مین کھودنے کا ہوں ایک بیٹے کو قربانی کردن خدا تعالی نے عبدالمطلب کو دس بیٹے دیے اور چاہ زمزم
بھی عبدالمطلب کے کھودنے سے نکل آیا تب انھوں نے چاہا کہ ایک بیٹے کو قربانی کرین تعین کے لیے قرعہ ڈالا
عبداللہ کا نام نکلا عبدالمطلب عبداللہ کا ہاتھ پکڑکر قربانی کی جگہ لائے اور چاہا کہ قربان کرین سب قریش مانع
ہوئے اور عبداللہ بسبب ہونے نور محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپکی پیشانی مین بہت خوبصورت تھے سب انھیں چاہتے تھے
بھائی بھی نہین چاہتے تھے کہ عبداللہ ذبح ہوں ایک کاہنہ کے پاس اس قصے کو لیگئے اُسنے کہا کہ قرعہ اسطرح
ڈالو کہ دس اونٹوں کا نام لکھو اور عبداللہ کا نام لکھو اگر اونٹوں کا نام نہ نکلے تو دس اونٹ اور بڑھاؤ اور
بڑھاتے جاؤ یہانتک کہ اونٹوں کے نام پر قرعہ نکلے عبدالمطلب نے ایسا ہی کیا ہر بار عبداللہ کا نام قرعے مین
نکلتا تھا یہانتک کہ نوبت سو اونٹوں کی پہونچی تب اونٹوں کا نام نکلا عبدالمطلب اونٹوں کو قربان کرنے نذر سے
ادا ہوئے حدیث مین جو آیا ہے اَنَا ابنُ الذَبِیحَین مین بیٹا دو ذبیحوں کا ہوں ایک ذبیح سے حضرت
اسمعیل مراد ہین اور دوسرے سے عبداللہ والد ماجد آپکے حال جب نور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
عبداللہ سے منتقل ہوکر پاس آمنہ والدہ ماجدہ آپکے آیا اور آپ حمل مین ہوئے بہت خیر و برکت اس سال مین
شامل حال قریش کے ہوئی قحط وقع ہوا مینہ برسا زمین سرسبز ہوئی تھی کہ قریش نے اس سال کا نام سنۃ الفتح
والابتہاج رکھا یعنی سال فتح اور خوشی کا اور دو مہینے حمل پر گذرے تھے کہ عبداللہ آپکے والد کا مدینے مین
انتقال ہوا شام کو قافلہ قریش کے ساتھ تجارت کو گئے تھے وہان سے پھرتے ہوئی مدینے مین اپنے ماموں کے
پاس بیمار ہوکے ٹھہر گئے تھے کہ وفات پائی ایام حمل مین آپکی والدہ شریفہ کو کوئی تکلیف اور گرانی جیسی
حمل والی عورتوں کو معلوم ہوتی ہے معلوم نہین ہوئی اور انھین ایام مین آپکی والدہ ماجدہ نے خواب مین
دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے تیرے حمل مین ایسا شخص ہے کہ سردار ہے عالم کا جب پیدا ہو نام اسکا محمد رکھو

اور بوقت ولادت آپکے یہ آپکی والدہ نے دیکھا کہ ایک نور آنسے نکلا جس سے انھین مکانات شام کے نظر پڑے حدیث صحیح مین آیا ہو کہ آپنے فرمایا کہ مین دعا ہون ابراہیم کی اور بشارت عیسیٰ کی اور جو دیکھا میری ماں نے سوا کچھ دیکھنے سے یہی نور مراد ہی اور دعاے ابراہیم سے وہ دعا مراد ہی جو سورۂ بقرہ مین مذکور ہی رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ترجمہ ای رب ہمارے اور قائم کر انمین ایک پیغمبر انہین سے کہ پڑھے انپر تیری آیتین اور سکھاوے انھین کتاب اور حکمت اور پاکیزہ کرے انھین بیشک تو ہی زبردست حکمت والا جب حضرت ابراہیم اور اسمعیل نے خانۂ کعبہ مکے مین بنایا بعد فراغت کے اسکی بنا سے یہ دعا مانگی تھی اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام سے وہ بشارت مراد ہی جو انجیل مین ہے اور سورۂ صف مین اسکا ذکر آیہ مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ مین ہے

فصل دوسری بیان حال ولادت باسعادت مین

بارھوین تاریخ ربیع الاول کی اسی سال مین جسمین قصۂ اصحاب فیل واقع ہوا تھا بروز دوشنبہ بوقت صبح صادق جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اور سارا عالم آپ کے نور سے روشن ہوا اور بہت سے عجایب وخوارق عادات اس رات مین ظہور مین آئے از انجملہ یہ کہ فاطمہ بنت عبداللہ والدۂ عثمان بن ابی العاص نے بیان کیا کہ شب ولادت باسعادت مین مین پاس آمنہ والدۂ ماجدۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھی مین نے دیکھا ستارے آسمان سے لٹک آئے تھے اور زمین حرم سے ایسا قریب ہوگئے تھے کہ گمان ہوتا تھا زمین پر گر پڑینگے اور از انجملہ یہ کہ سارے بت روے زمین کے اس وقت سرنگون ہوگئے اور یہ بات سواے اہل اسلام کے زردشتیون کی تاریخ مین بھی لکھی ہے زردشتی مجوسی ہین کہ زردشت کو پیغمبر جانتے ہین اور از انجملہ یہ کہ آگ فارس کی کہ گبران آتش پرست نے باہتمام تمام ہزار برس سے روشن رکھی تھی بجھ گئی اور از انجملہ یہ کہ نوشیروان بادشاہ فارس کا ایوان زلزلے مین آیا اور

معجزہ ۱　معجزہ ۲　معجزہ ۳　معجزہ ۴

چودہ کنگرے اسکے گر پڑے نکتہ ستارون کے متصل ہونے مین زمین سے اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ سب انوار زمین کی طرف بسبب آپکی ولادت کے متوجہ ہوتے اور زمین روشنی سے مالامال ہوجائیگی اور بتون کا سرنگون ہونا اشارہ اس بات کی طرف ہو کہ بسبب آپکے لوگ بت پرستی موقوف ہوجائیگی اور آگ کا بجھ جانا اشارہ اس بات کی طرف ہو کہ آتش پرستی بسبب آپکے باطل ہوجائیگی اور نوشیروان کے محل مین زلزلہ آنا اور چودہ کنگرون کا گرنا اشارہ اس بات کی طرف ہو کہ سلطنت خاندان نوشیروان کی کہ اس زمانے مین اتنی بڑی سلطنت زمین پر کوئی نہ تھی جاتی رہیگی اور چودہ بادشاہ اسکے خاندان مین اور ہونگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور سب ملک نوشیروانیون کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مین اہل اسلام کے تصرف مین آیا اور یزدجرد اس خاندان کا بادشاہ حضرت عثمانؓ کے وقت مین ہلاک ہوا پھر انمین کوئی بادشاہ نہوا نکتہ پیدا نہ ہونا آپ کا بروز جمعہ یا بماہ رمضان یا اور کسی دن مین جو متبرک مشہور ہین اسمین یہ نکتہ ہو کہ یہ بات نہ کہی جاوے کہ آپکو برکت دن اور مہینے سے حاصل ہوئی بلکہ ایسے دن اور مہینے مین پیدا ہوئے کہ اسکو برکت آپکے سبب سے حاصل ہوئی ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ کو آپ کے سبب سے شرف عظیم حاصل ہوا ف حرمین شریفین اور اکثر بلاد اسلام مین عادت ہو کہ ماہ ربیع الاول مین محفل میلاد شریف کرتے ہین اور مسلمانون کو مجتمع کرکے قصہ مولد شریف پڑھتے ہین اور کثرت درود کی کرتے ہین اور بطور دعوت کے کھانا یا شیرینی تقسیم کرتے ہین سو یہ امر موجب برکات عظیمہ ہو اور سبب ہو ازدیاد محبت کا ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارھوین ربیع الاول کو مدینہ منورہ مین یہ محفل متبرک مسجد شریف مین ہوتی ہو اور مکہ معظمہ مین مکان ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین شاہ ولی اللہ محدث د فیوض الحرمین مین لکھا ہو کہ مین حاضر ہوا اس مجلس مین جو کہ مکہ معظمہ مین مکان مولد شریف مین تھی بارھوین ربیع الاول کو اور قصہ ولادت شریفہ اور خوارق عادات وقت ولادت کا پڑھا جاتا تھا مین نے دیکھا کہ یکبارگی کچھ انوار اس مجلس سے بلند ہوئے مین نے

سبب عدم ولادت نبی صلعم روز جمعہ

نکتہ دیگر لطیف

ذکر مفصل میلاد شریف

ذکر مولود شریف در مکہ معظمہ

انوار درمیلاد شریف

اُن انوار مین تامل کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے ملائکہ کے جو ایسے محافل متبرکہ مین حاضر ہوا کرتے ہین اور بعض انوار تھے رحمت الٰہی کے انتہی سو مسلمانون کو چاہیے کہ بمقتضاے محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم محفل شریف کیا کرین اور اسمین شریک ہوا کرین مگر شرط یہ ہے کہ بہ نیت خالص کیا کرین ریا اور نمائش کو دخل نہ دین اور بیچ احوال صحیح او معجزات کا حسب روایات معتبرہ بیان ہو اکثر لوگ جو اس محفل مین فقط شعر خوانی پر اکتفا کرتے ہین یا روایات واہیہ نامعتبر سناتے ہین خوب نہین ہے اور بعض علمانے لکھا ہے کہ اس محفل مین ذکر وفات شریف کا نہ چاہیے اسلیے کہ یہ محفل واسطے خوشی میلاد شریف کی منعقد ہوئی ہے ذکر غم جانکاہ اسمین محض نازیبا ہے حرمین شریفین مین ہرگز عادت ذکر قصہ وفات کی نہین ہے

منع ذکر وفات شریف در محفل میلاد شریف ۱۲

فصل تیسری بیان حال رضاعت و دیگر حالات زمان طفولیت مین

سات روز تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ اپنی والدہ ماجدہ کا پیا بعد اسکے ثویبہ نے دودھ پلایا ثویبہ لونڈی ابولہب کی تھی کہ ابولہب نے اسے بوقت پہونچانے خبر ولادت شریف کے آزاد کیا تھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے ابولہب کو بعد موت کے خواب مین دیکھا اور حال پوچھا اُسنے کہا کہ عذاب شدید مین مبتلا ہون مگر ہمیشہ شب دوشنبہ کو درمیان انگشت شہادت اور وسطی سے کہ اشارے سے اُنکے ثویبہ کو بسبب پہونچانے بشارت ولادت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کیا تھا کچھ پانی مجھے چوسنے کو مل جاتا ہے کہ اس سے ایک گونہ عذاب مین تخفیف ہوتی ہے علماے محدثین نے بعد لکھنے اس روایت کی لکھا ہے کہ جب ابولہب سے کافر کو جسکی مذمت قرآن شریف مین تصریح وارد ہے بسبب خوشی کے ولادت شریف سے تخفیف عذاب ہوئی تو جو مسلمان خوشی ولادت شریف سے ظاہر کرے خیال کرنا چاہیے کہ اسکو کیسا ثواب عظیم ہوگا اور کیا کیا برکات شامل حال اسکے ہونگے بعد ثویبہ کے حلیمہ سعدیہ نے آپکو دودھ پلایا قریش کا دستور تھا کہ لڑکون کو دودھ پلانے والیون کو دے دیا کرتے تھے اور وہ اپنے گھر لیجا کے دودھ پلایا کرتی تھین اور

ذکر تخفیف عذاب ابولہب بسبب خوشی میلاد شریف ۱۲

ذکر دودھ پلانا حضرت حلیمہ سعدیہ کا

بعد ختم ایام رضاعت کے پاس مان باپ کے پہونچا دیا کرتی تھین اور مان باپ لڑکونکے دودھ پلانے والیون کو نقد و جنس دیکر رضامند کرتے تھے سو حضرت حلیمہ اپنے وطن سے کہ نواح طائف مین تھا ساتھ اور عورتون کے مکے کو واسطے لینے لڑکون کے آئین اور عورتون نے آپکو یتیم سمجھکر نہ لیا یہ سعادت نصیب حلیمہ سعدیہ کے ہوئی اور بہت برکات بسبب آپکے شامل حلیمہ کے ہوئین مادہ خر سواری حلیمہ کی بسبب لاغری کے چل نہین سکتی تھی جب آپ ساتھ حلیمہ کے اسپر سوار ہوئے ایسی تیز رفتار ہو گئی کہ سب قافلے کی سواریون سے آگے جاتی تھی اور جب حلیمہ کے گھر آپ پہونچے بہت فراغی عیش حلیمہ کو حاصل ہوئی بکریان آنکی خوب تازہ و فربہ ہوگئین اور قوم قحط مین مبتلا تھی آنکی مویشی جنگل سے بھوکے آتے تھے اور لاغر تھے وہ لوگ اپنے چرواہون سے کہتے تھے کہ تم بھی بکریون کو وہین چراؤ جہان حلیمہ کی بکریان چرتی ہین دیکھو وہ کیسی سیر آتی ہین اور تازہ و فربہ ہین حال آپ پستان راست کا شیر پیا کرتے تھے اور پستان چپ اپنے بھائی رضاعی حلیمہ کے بیٹے کے لیے ہمیشہ چھوڑ دیتے تھے ایسی عدالت آپکی حیات مین بھی اور لڑکپن مین کبھی آپنے بول و براز کپڑے مین نہین کیا بلکہ دونوںکے وقت مقرر تھے کہ اسوقت رکھنے والے آپکو اٹھا کر جا ضرور پیشاب کرا لیتے تھے اور کبھی ستر عورت آپکا برہنہ نہین ہوتا تھا اور جو کپڑا اتفاقاً اٹھ جاتا تو فرشتے فوراً ستر چھپا دیتے حال چاند آپکے اشارے کے موافق جھک جاتا اور آپکو بولنے سے بہلاتا چنانچہ کتب احادیث مین بروایت حضرت عباس ثابت ہے اور صابونی محدث نے اس حدیث کو حسن باب معجزات مین لکھا ہے حال جب آپ پانون چلنے لگے اور دو برس کے ہوئے حضرت حلیمہ کے لڑکون کے ساتھ جنگل کو جہان مویشی انکے چرتے تھے تشریف لیجاتے تھے ایک دن آپ وہین تشریف رکھتے تھے کہ دو فرشتے آئے اور انھون نے آپکو چت لٹا کے سینہ مبارک کو تا ناف چاک کیا اور دل مبارک کو نکال کے دھویا اور سکینہ سے کہ ایک چیز عالم قدس کی بصورت پسی ہوئی دوا کے تھی پر کیا اور پھر اپنی جگہ پر رکھکے شکاف سینہ کو سی دیا اور مطلق تکلیف آپکو معلوم نہوئی یہ حال دیکھ کے بیٹا حلیمہ کا گھبرا کے پاس حلیمہ کے گیا اور کہا

بیان شق صدر شریف

معجزہ

ذکر اس بات کا کہ شق صدر چار بار ہوا اور نکتہ ہر بار کا

کہ ہمارے بھائی کے والے کا دو آدمیون نے آکر پیٹ چاک کیا یہ بات سنکر حلیمہ جلدی سے
وہان پہونچین دیکھا کہ آپ بیٹھے ہین اور رنگ مبارک کا ہیدہ اور متغیر ہوگیا ہے آپسے حال پوچھا
آپ نے بیان کیا پھر اپنے ساتھ آپ کو گھر لے آئین ف شاہ عبدالعزیز صاحب قدس
سرہ العزیز نے تفسیر سورۃ الم نشرح مین لکھا ہے کہ شق صدر مبارک چار بار واقع ہوا اول جب
آپ حلیمہ کے گھر تھے دوسری بار قرب زمانہ جوانی مین جب آپ دس برس کے ہوئے تیسری بار قبل
نزول وحی کے چوتھی بار شب معراج مین اور نکتہ اسمین یہ لکھا ہے کہ پہلی بار شق کرنا اسلیے تھا کہ آپکے
دل سے جب لہو ولعب جو لڑکون کے دل مین ہوتی ہے نکال ڈالین اور دوسری بار اس لیے
کہ جوانی مین آپکے دل مین رغبت ایسے کامون کی جو بمقتضاے جوانی خلاف مرضی الٰہی
سرزد ہوتی ہے نہ رہے اور تیسری بار اسلیے کہ آپکے دل کو قوت تحمل وحی کی ہو اور چوتھی بار
اسلیے کہ آپکے دل کو طاقت مشاہدہ عالم ملکوت اور لاہوت کی ہو فقط حلیمہ سعدیہ اول
شق صدر شریف کا دیکھکے ڈرین اور آپ کو مکے مین آپ کے گھر پہونچا دیا حال جب
آپ چھہ برس کے ہوئے آپکی والدہ شریفہ نے انتقال کیا پاس اپنے اقارب کے مدینے کو
گئی تھین وہان سے پھرتے ہوئے موضع ابوا مین وفات پائی اور وہین مدفون ہوئین
عبدالمطلب دادا آپکی پرورش کے کفیل ہوئے اور بیٹون سے زیادہ چاہتے تھے ہزار جان سے
آپ پر عاشق تھے آپ کے صغر سن مین ہی کہ آپ آٹھ برس کے تھے انکا بھی انتقال
ہوا ابو طالب چچا آپ کے متکفل ہوئے اور بہت محبت اور تعظیم سے آپکو رکھتے آپنے
کمال رشد اور تہذیب سے نشو ونما پایا حال آپ کے صغر سن مین ایک بار مکہ معظمہ مین
خشک سالی ہوئی ابو طالب آپ کو اپنے ساتھ میدان مین لیگئے اور برکت آپ کے
استسقا کیا یعنی منھ برسنے کی دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی برکت سے خوب منھ
برسایا کہ عالم سیراب ہوگیا اور قحط رفع ہوگیا اسی باب مین قصیدہ ہے ابو طالب کا جسکا شعر ہے
۵ وَ اَبیَضَ یُستَسقَی الغَمَامُ بِوَجہِہٖ ثِمَالُ الیَتَامٰی عِصمَۃٌ لِلاَرَامِلِ یعنی سفید رنگ

گورا گورا پانی مانگتا ہی اپنے منہ سے جاے پناہ ہی یتیمون کی اور عصمت ہی بیوہ عورتون کی
یہ قصیدہ بہت بڑا ہی اور بہت مدح جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اسمین مذکور ہے
حال ایک مرتبہ آپ ابو طالب کے ساتھ بارہ برس کی عمر مین سفر تجارت شام کو گئے راہ مین
بحیرا راہب نصاری کے صومعہ کے پاس اتفاق قیام آپکا ہوا راہب مذکور نے آپکو علامات
نبوت سے پہچانا اور قافلے کی دعوت کی اور ابو طالب سے کہا کہ یہ پیغمبر سردار رب عالمون کے
ہین اور اہل کتاب یہود اور نصاری آنکے دشمن ہین انکو ملک شام مین نہ لیجاؤ مبادا آنکے
ہاتھ سے انھیں گزند پہونچے سو ابو طالب نے مال تجارت وہین بیچا اور بہت نفع پایا اور وہین سے
مکے کو پھر آئے ترجمہ مشکوۃ شریف مین بروایت ترمذی اور حاکم لکھا ہی کہ اُن دنون سات
آدمی منجملہ نصاری شام کے یہ حال دریافت کرکے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
مرور اس راہ سے ہوگا واسطے قتل آپ کے اُسطرف آئے تھے بحیرا نے اُنسے کہا کہ وہ
پیغمبر برحق ہین تم انکی اطاعت کرو اور جب خدا کو منظور ہی کہ آنکو رتبہ عالی دے ہمارے
ٹالنے سے نہین ٹلے گا اور تم اُنھین مار نہین سکتے تب اس ارادے سے باز رہے

فصل چوتھی بیان حالات شباب تا نبوت

جب آپ جوان ہوئے اُن امور سے جو جوانون مین خلاف تہذیب ہوتے ہین منزہ تھے
اور صدق و امانت و دیانت اور جملہ صفات حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ سے موصوف تھے
اور قریش آپ کو محافل لہو ولعب مین بلاتے آپ ہرگز شریک نہوتے تھے اور سب قریش کو آپکے
صدق وامانت کا اقرار تھا یہانتک کہ آپکو محمد امین کہتے تھے حال پچیس برس کی عمر مین مال
بی بی خدیجہ کا کہ ایک عورت مالدار قریش مین تھین لیکے آپ واسطے تجارت کے تشریف لیگئے
اس سفر مین نسطورا راہب نے آپکو پہچانا اور بیان کردیا کہ یہ پیغمبر آخر الزمان ہین جنکا ذکر پچھلے
انبیا کی کتابون مین ہی میسرہ غلام خدیجہ کا آپ کے ساتھ تھا اُسنے بہت معجزات آپکے
سفر مین دیکھے اور آکر خدیجہ سے بیان کیا اور خود خدیجہ نے دیکھا جسوقت کہ آپ اس سفر سے

پھرتے ہوئے آتے تھے وہ بالاخانے کے غرفے مین بیٹھی تھین وہان سے آپ آتے نظر
پڑے آپ پر دو فرشتے سایہ کیے تھے میسرہ نے بیان کیا کہ مین نے سارے سفر مین
ایسا ہی حال دیکھا حضرت خدیجہ نے یہ حال سن کے خواہش نکاح کی آپکے ساتھ کی اور
ابوطالب اس بات سے مطلع ہوئے اور بعد تقرر نکاح کے اشراف و اعیان قریش کو
ساتھ لیکے حضرت خدیجہ کے مکان پر گئے اُنکی جانب سے مہتمم نکاح ورقہ بن نوفل برادر
عم زاد اُنکے تھے ابوطالب نے خطبۂ نکاح پڑھا اور فضائل اور مناقب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے بیان کیے اور نکاح منعقد کیا حال قریش نے خانہ کعبہ کو
کہ بسبب صدمات سیل و باران وغیرہ کے بنا اسکی ضعیف ہوگئی تھی از سر نو بنا کیا
آپسمین اُنکے تنازع ہوا کہ حجر اسود کو خانہ کعبہ مین اسکی جگہ پر کون رکھے اور بخیال
حصول فخر اور شرف کے ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ حجر اسود کو مین رکھون قریب تھا کہ
انمین ہتھیار چلیے آخر سب کی راے اس بات پر قرار پائی کہ کل صبح کو سب سے پہلے
جو مسجد حرام مین آوے اسکے حکم کے موافق عمل کرنا چاہیے صبح کو سب سے
پہلے آپ وہان تشریف لاے قریش آپ کو دیکھکے بہت خوش ہوے اور
کہا کہ یہ امین ہین جو یہ حکم دین اُسپر ہم سب راضی ہین اللہ جل جلالہ نے
آپ کو عقل بھی بہت کامل عنایت فرمائی تھی آپ نے بمقتضاے عقل سلیم ایسا
فیصلہ کیا کہ سب قریش نہایت رضامند ہوئے آپ نے فرمایا کہ جس جگہ اب حجر اسود
رکھا ہے وہان سے ایک چادر مین کرکے اُسے اُٹھا دین اور اس چادر کو ہر قبیلہ
قریش کا ایک آدمی تھام لے اس طرح اُٹھا کے متصل دیوار کعبہ معظمہ کے جہان
رکھنا منظور ہے رکھین پس اُس کے اُٹھانے مین تو سب شریک ہوے اور ہر ایک کو
شرف حاصل ہوا بعد ازین سب آدمی مجھے واسطے رکھنے حجر اسود کے اپنے موقع پر وکیل
کر دین چونکہ فعل وکیل بمنزلہ فعل موکل کے ہوتا ہے اس طرح شرف رکھنے حجر اسود کا اپنے

معجزہ — نکاح آپ کا ساتھ بی بی خدیجہ کے ۲۵ء

بنانا قریش کا از سر نو خانہ کعبہ کو اور جھگڑا ہونا قریش کا رکھنے میں حجر اسود کا اور آپ کا فیصلہ ۱۲ء

موقع پر بھی ہر ایک کو یقین ہوگا قریش نے بدل و جان اس فیصلے کو قبول کیا اور مطابق اسکے عمل مین لائے

فصل پانچوین بیان حالات نبوت مین تا معراج

جب عمر شریف قریب چالیس برس کے پہونچی اور زمانہ نبوت قریب ہوا آپ کو خواب
صحیح نظر آنے جو کچھ آپ خواب مین دیکھتے مانند سپیدۂ صبح کے ظہور مین آتا اور خلوت
آپنے اختیار کی کئی روز کا توشہ ساتھ لیکے غار حرا مین جا بیٹھتے اور عبادت الہی مین مشغول
رہتے دو شنبے کے دن آٹھوین ربیع الاول کو غار حرا مین جبرئیل آپکے پاس آئے اور
وحی الہی لاتے آپ سے کہا کہ پڑھو آپنے کہا مین پڑھا نہین ہون پھر انھون نے آپ سے
معانقہ کرکے آپ کو خوب دبوچا بقدر غایت طاقت آپ کی اور چھوڑ کے آپ سے پھر کہا کہ
پڑھو آپ نے پھر کہا کہ مین پڑھا نہین ہون پھر آپ کو دبوچا اسی طرح تین بار کہا پھر
اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۔ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۔ تک پڑھایا بسبب نزول وحی کے
آپ کے بدن کو بہت تکلیف ہوئی اور آپ دولت خانے مین تشریف لائے اور فرمایا
مجھے اڑھاؤ حضرت بی بی خدیجہ نے آپکو اڑھا لیا پھر آپنے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے
حضرت خدیجہ نے کہا کہ خدا تعالی تمھین ضائع نکریگا اور آپکے صفات حمیدہ بیان کرکے کہا
کہ تم غریبون کی مدد کرتے ہو مفلس عیالون کے لیے مال کی سبیل کر دیتے ہو تو اب حق
یعنی ایسے کامون مین جنسے حق کی تائید ہو مدد کرتے ہو پھر آپکو پاس ورقہ بن نوفل کے
کہ برادر عم زاد اُنکے تھے لے گئین وہ کتب سابقہ پڑھے تھے اُنسے حال بیان کیا انھون نے
کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو موسی علیہ السلام کے پاس آیا تھا تم اس اُمت کے پیغمبر ہو
کاش مین جوان ہوتا اُن دنون مین جب کفار تمھین نکال دینگے آپنے پوچھا کہ یہ لوگ
کیا مجھے نکال دینگے ورقہ نے کہا کہ ہان اور اسی طرح جو ایسی بات لاتا ہے جیسے تم پر نازل ہوئی
لوگ اُسکے دشمن ہو جاتے ہین پھر انھین دنون ورقہ کا انتقال ہو گیا ف آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ کا حال پوچھا اور کہا اُسنے تصدیق

تو آپ کی گی تھی مگر زمانہ ظہور نبوت اور اتباع احکام کو نہین پایا آپ نے فرمایا کہ مین نے اُسے سفید کپڑے پہنے خواب مین دیکھا اگر نجات اسکی نہوتی اور مسلمانون مین محسوب نہوتا تو سیاہ کپڑے پہنے نظر نہ آتا **حال** ابتداے نبوت مین سورۂ فاتحہ نازل ہوئی ایک دن حضرت جبرئیل نے آکر سورۂ فاتحہ آپکو سکھا دی اور بھی طریقہ وضو نماز کا بتایا اور زمین مین پر مار کے پانی نکالا اور وضو کیا اور آپنے بھی وضو کیا اور دو رکعت نماز آپنے حضرت جبرئیل کے ساتھ پڑھی **حال** سب سے پہلے جوانان احرار مین ایمان لائے ابوبکر صدیقؓ اور عورتون مین حضرت خدیجہ اور لڑکون مین حضرت علیؓ اور غلامون مین حضرت بلالؓ اور غلامان آزاد مین حضرت زید بن حارثہ بعد ازین حضرت عثمانؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف ایمان لائے اور روز بروز لوگ اسلام مین داخل ہونے لگے **حال** پہلے آپ دعوت اسلام پوشیدہ کرتے تھے یہانتک کہ آیہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ نازل ہوئی یعنی جو تمھین حکم ہے اسکو صاف کھلے کھلے یا علان بیان کرو تب آپنے دعوت اسلام آشکارا شروع کی اور جب کفار نے مذمت بتون کی سنی نہایت دشمن ہوے اور مسلمانون کو ایذا دینے لگے حضرت بلال امیہ بن خلف کافر کے کہ ایک سردار قریش مین تھا غلام تھے وہ انکو نہایت تکلیف دیتا گرم ریت اور پتھرون مین باندھ کر دوپہر کو ڈالنا اور کہنا توحید سے منحرف ہوکر لات وعزی کی الوہیت کا قائل ہو وہ شدت تکلیف سے بیہوش ہوجاتے مگر جب ہوش آتا احد احد کہتے یعنی مانتا ہون ایک ہی خدا کو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے انھین ایک اپنا غلام اور بہت مال دیکر امیہ بن خلف سے خرید کرکے آزاد کیا اور یہ شرط کی کہ خدمت مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رہین انھون نے کہا کہ مین خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ہونگا آپ شرط کرین یا نکرین اور اسی طرح حضرت صدیق نے اور کئی لونڈی غلامونکو خرید کرکے آزاد کیا اور بہت مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خرچ مین صرف کیا پیغمبر صلی اللہ

مومن اور جنتی ہونا ورقہ کا

نزول سورۂ فاتحہ

قصہ حضرت بلال کا اور حضرت ابوبکر کا انکو خرید کرکے آزاد کرنا اور نزول سورہ واللیل حضرت ابوبکرؓ کی شان مین ۱۲

علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے مال نے مجھے ایسا نفع نہین دیا جیسا ابوبکر کے مال نے نفع
دیا اسی لیے سورہ واللیل خدا تعالی نے حضرت ابوبکر کی شان مین نازل فرمائی
اور انکی بہت تعریف کی اور انکو اتقی یعنی بڑا پرہیزگار فرمایا اور جس طرح آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ رضامند کر دینے کا سورہ والضحی مین فرمایا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ
رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اسی طفیل آپکے سورہ واللیل مین حضرت ابوبکر سے وعدہ کیا وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ
ث علمانے افضلیت حضرت ابوبکر صدیق پر سورہ واللیل سے استدلال لطیف کیا ہے
باین وضع کہ اس سورے مین خدا تعالی نے ابوبکر صدیق کو اتقی فرمایا وَسَيُجَنَّبُهَا
الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ یعنی دور رکھا جائیگا دوزخ سے وہ بڑا پرہیزگار
جو دیتا ہے مال اپنا واسطے حاصل کرنے پاکیزگی کے یعنی ابوبکر صدیق اور سورہ حجرات
مین خدا تعالی نے فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی بڑا بزرگ تم مین خدا تعالی کے
کے نزدیک اتقی تم مین کا ہے دونون آیتون کے ملانے سے حاصل ہوا کہ خدا تعالی کے
نزدیک اس امت مین اکرم و افضل ابوبکر صدیق ہین حال جب آیہ وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ
الْأَقْرَبِينَ نازل ہوئی یعنی ڈرا اپنے کنبے والے نزدیکون کو آپنے کوہ صفا پر چڑھکر
ایک ایک قبیلہ قریش کو پکارا لوگ جمع ہوئے آپنے فرمایا کہ اگر مین تمھین خبر دون
کہ اس پہاڑ کی پشت پر ایک لشکر آیا ہوا اور تمھین قتل کیا چاہتا ہے تم یقین جانوگے
انھون نے کہا کہ ہم بیشک یقین جانینگے اس لیے کہ تمسے ہمیشہ سچ ہی سنا ہے جھوٹ
کبھی نہین سنا آپ نے فرمایا کہ مین تمھین عذاب سخت سے ڈراتا ہون یعنی عذاب
آخرت سے یہ سن کے ابولہب نے کہا تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا خرابی ہوجیو
تمھین سارے دن کیا اسی کام کے لیے ہمین اکٹھا کیا تھا اور وہ سب متفرق ہوگئے
سورہ تبت یدا ابی لہب تب ہی نازل ہوئی اور اسمین اسکو اور اسکی جورو حمالۃ الحطب کو
جہنمی فرمایا حمالۃ الحطب کے معنی ہین لکڑی اٹھانے والی لبسبب خست کے اپنے

ث افضلیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

نزول سورہ تبت در باب ابولہب

سر پر لکڑی کا گٹھا جنگل سے لایا کرتی تھی لہذا حمالۃ الحطب اُسکا لقب ہوا آپ سے مثل ابولہب کے وہ بھی بہت دشمنی رکھتی تھی آپ کی راہ مین واسطے ایذا رسانی کے کانٹے ڈال دیا کرتی تھی بعد نزول سورۂ تبت کے ایک دن ایک پتھر لیکے مسجد حرام مین کہ آپ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہان بیٹھے تھے آئی خدا تعالی نے اُسکی آنکھون کو آپکے دیکھنے سے اندھا کر دیا صرف ابوبکر صدیق کو اُسنے وہان بیٹھا پایا اُسنے کہا مین نے سنا ہی کہ محمد نے صلی اللہ علیہ وسلم میری ہجو کہی ہی اگر مین اُنھین یہان پاتی تو یہ پتھر اُنکے سر سے مارتی اور پھر گئی یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا کہ خدا تعالی نے حمالۃ الحطب کو آپکے دیکھنے سے اندھا کر دیا اور اُسکے شر سے آپکو بچایا حال عتبہ اور عتیبہ ابولہب کے دو بیٹے تھے رقیہ اور ام کلثوم صاحبزادیان اُن دونون کے نکاح مین تھین جب سورۂ تبت نازل ہوئی ابولہب نے اپنے دونون بیٹون کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیونکو طلاق ندوگے تو مجھسے اور تمسے کچھ علاقہ نہین دونون نے باپ کے کہنے پر عمل کیا اور عتیبہ نے روبرو آپکے جا کلمات اور حرکات بے ادبی کے کیے آپنے فرمایا اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِّنْ کِلَابِکَ یا اللہ اپنے کتون مین سے ایک کتا اُسپر مسلط کر دے ابولہب مع اُسکے ایکبار شام کو بقصد تجارت گیا راہ مین ایک منزل مین سنا کہ یہان شیر لگتا ہی ابولہب نے قافلے کی لوگون سے کہا کہ مجھے اپنے اس بیٹے پر محمد کی دعا کا خوف ہی سب نے سارے قافلے کا اسباب جمع کرکے ایک اونچا سا ٹیلہ قائم کر کے عتیبہ کو اُسپر بٹھایا اور آپ سب تلے اُسکے گرد اگرد سوئے رات کو شیر آیا اور عتیبہ کو مار کر چلا گیا وہ تدبیر اُنکی کچھ کام نہ آئی عجب حال کفار کا تھا کہ دیکھتے تھے اور مستجاب الدعوات ہونا آپ کا منقوش تھا مگر بسبب شقاوت ازلی کے ایمان نہین لاتے تھے حال کفار مسلمانونکو بہت تکلیف دیتے تھے یہانتک کہ چند مسلمانون نے باجازت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف حبشہ کے ہجرت کی حضرت جعفر بن ابی طالب و حضرت عثمان بن عفان رض مع زوجہ اپنی رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سنہ ۳
حال عتبہ اور عتیبہ پسران ابولہب کا

سنہ ۴

سنہ ۵ ہجرت حبشہ کا بیان

نے انکے حق مین فرمایا کہ بعد لوط علیہ السلام کے ہجرت عثمان کی مع زوجہ اپنی کے خدا کو واسطے
ہوئی ہے حبشہ مین نجاشی بادشاہ جو تھا اور مذہب نصاریٰ رکھتا تھا اسنے مسلمانونکو وہان
اچھی طرح جگہ دی کفار قریش کا اس بات سے بہت دل جلا اور انھون نے اپنی جانب سے
کئی شخصون کو کہ انمین عمرو بن عاص بھی تھا تحف و ہدایا لیکے پاس نجاشی کے بھیجا
باین عرض کہ مسلمانون کو اپنے پاس جگہ ندے وہ لوگ تحف و ہدایا لیکے پاس نجاشی
کے پہونچے اور مطلب عرض کیا نجاشی نے مسلمانون کو دربار مین بمواجہہ فرستادگان
قریش بلایا حضرت جعفر نے جانب اہل اسلام سے گفتگو کی اور کہا کہ ہم لوگ گمراہی مین
مبتلا تھے اور بتونکو پوجتے تھے اور حلال حرام کچھ نہین جانتے تھے اور محض جاہل تھے خدا تعالیٰ نے
اپنے فضل عمیم سے اپنا پیغمبر بھیجا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنا کلام پاک انپر نازل فرمایا
اور علوم اولین و آخرین انکو عنایت کیے کہ انکے سبب سے ہم لوگ راہ راست پر آئے اور وہ سب
بھلے کامون کا حکم کرتے ہین اور سب برے کامون سے منع کرتے ہین نجاشی نے کہا کہ جو کلام
انپر اترا ہے اسمین سے کچھ پڑھو حضرت جعفر نے سورہ مریم ابتدا سے پڑھی جب اس آیت پر
پہونچے فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا نجاشی بادشاہ کو کمال رقت ہوئی یہانتک کہ آنسو اسکی
داڑھی پر بہے اور کہا کہ یہ کلام اور جو کلام موسیٰ پر اترا تھا دونون کی روشنی ایک شمعدان سے ہے
اور اہل اسلام سے کہا کہ بخوشی میرے ملک مین رہو اور کفار کے مدعا کو رد کیا کفار نے عرض
کیا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین بھی خلاف مذہب بادشاہ کے کہتے ہین
نجاشی نے اہل اسلام سے پوچھا حضرت جعفر نے کہا کہ ہم انکے حق مین یہ کہتے ہین کہ وہ بندہ خدا
ہین اللہ تعالیٰ نے بحکم کلمہ کن انکو بغیر باپ کے مریم طاہرہ کے پیٹ سے پیدا کیا اور پیغمبر کیا اور
متعلق اس بات کی آیتین پڑھین نجاشی نے کہا کہ انجیل مین صفت عیسیٰ کی ایسی ہی
لکھی ہے جیسی تم نے بیان کی مرحبا تمھین اور انھین جنکے پاس سے تم آئے ہو وہ بیشک پیغمبر
خدا ہین تعریف انکی انجیل مین ہے اور عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت انکی دی ہے قسم خدا کی

جو کام بادشاہی کا مجھ سے متعلق ہوتا تو مین انکی خدمت مین حاضر ہوتا اور انکو وضو کراتا اور
اور تحفے قریش کے پھیر دیے اور آدمی بھیجے ہوئے قریش کے محروم وہان سے پھرے اور
اہل اسلام نجوشی مقیم رہے حال حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارادہ ہجرت کا
حبشہ کو کیا تھا اور مکے سے نکل کر برک الغماد تک کہ چار منزل مکے سے ہی پہونچے
مالک بن دغنہ کہ سردار قوم قارہ کا تھا ملا اور اسنے حال دریافت کرکے کہا کہ تم ایسے
آدمی نہین ہو کہ مکے سے نکل جاؤ مین نے تمھین اپنی پناہ مین لے لیا اور مکان پر انھین اپنے
پہونچا کر حال پناہ دینے کا سب شرفاے قریش سے ظاہر کیا کفار نے کہا باین شرط
ہمین منظور ہے کہ یہ قرآن گھر سے باہر اور بآواز بلند نہ پڑھا کرین قرآن سن کے ہمارے
لڑکے بالے فریفتہ ہوتے ہین حضرت ابو بکر صدیق نے چند روز ایسا ہی کیا بعد اسکے پیرون
صحن خانہ مین ایک مسجد بنا کی تہجد مین اور نمازون مین قرآن مجید بآواز بلند پڑھنا شروع
کیا اور ابو بکر صدیق کی یہ عادت تھی کہ جب قرآن مجید پڑھتے بے اختیار انھین رقت ہوتی
ہمسائے کی عورتین اور لڑکے مجتمع ہو کے سننے لگے محلے کے کفار نے رئیس پناہ دہندہ کو
یہ حال کہلا بھیجا اسنے آکر ابو بکر صدیق سے کہا کہ خلاف عہد کرتے ہو میری پناہ
قائم نرہیگی ابو بکر صدیق نے کہا مجھے سوائے خدا کے اور کی پناہ مین رہنا منظور
نہین ہے وہ اپنی پناہ توڑ کر چلا گیا اور ابو بکر صدیق اپنے گھر مین باامان الٰہی محفوظ رہے
حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانان ہمراہی کے اکثر چھپے رہتے تھے
اور انتالیس کو شمار اہل اسلام کی پہونچی تھی آپ ارقم کے گھر مین تھے عمر بن الخطاب اور
ابو جہل بن ہشام قریش کے دو بڑے سردار تھے آپنے دعا فرمائی یا اللہ دین اسلام کو عزت
دے اسلام عمر بن الخطاب یا ابو جہل بن ہشام سے سو حضرت عمر کے حق مین وہ دعا قبول
ہوئی اور دوسرے دن حضرت عمر مشرف باسلام ہوئے قصہ انکے اسلام کا یہ ہے کہ ایک دن
ابو جہل لعین نے ایک مجمع مین کہ عمر بن الخطاب بھی اسمین تھے متصل خانہ کعبہ کے کہا کہ جو کوئی

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا سر کاٹ لاوے مین اُسکو سو اونٹ اور چالیس ہزار درم دون حضرت عمرؓ نے کہا کہ مین یہ کام کر سکتا ہون ابوجہل نے لات و عزیٰ کی سو اونٹ دینے کے لیے بشرط مذکور قسم کھائی اور کعبے مین جاکے ہبل کو گواہ کیا عمر باین قصد روانہ ہوئے راہ مین ایک شخص سے کہ نعیم بن عبداللہ نام تھا ملاقات ہوئی وہ مشرف باسلام ہوچکا تھا اُسنے پوچھا کہان جاتے ہو عمر نے کہا محمدؐ کے قتل کو اُسنے کہا بنی ہاشم کے انتقام سے کیسے بچوگے عمر نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے بھی دین بدلا ہے اگر ایسا ہو تو پہلے تمھین ہی قتل کرون اُسنے کہا کہ مین آباکے دین پر ہون نیت یہ رکھی کہ حضرت ابراہیم و اسمٰعیل کے دین پر ہون اور ظاہر مین یہ معلوم ہوا کہ آبا سے مشرکین کے دین پر ہے پھر اس شخص نے کہا تمھاری بہن اور سعید بن زید بہنوئی تمھارے بھی مسلمان ہوگئے ہین پہلے اپنے گھر سے قتل شروع کرو عمر نے کہا کہ کیسے معلوم ہو کہ وہ مسلمان ہوئے ہین کہا تمھارے ہاتھ کا ذبیحہ نہ کھائین گے یہ بات سُنکے عمر طیش کھاکر اپنی بہن کے گھر کو پھرے اُسوقت اُنکے گھر مین خباب[1] صحابی تھے اور سورہ طٰہٰ کہ اُنھین دنون نازل ہوئی تھی عمر کی بہن اور بہنوئی کو پڑھا رہے تھے اور کواڑ دروازے کے بند تھے عمر نے کواڑ کھلوائے خباب چھپ رہے اور جس صحیفے مین سورہ طٰہٰ لکھی تھی اُسے چھپا دیا اور عمر نے آکر پوچھا کہ کیا پڑھتے تھے اُنھون نے کہا باتین کرتے تھے پھر عمر نے ایک بکری ذبح کی اور گوشت اُسکا بھون کر بہن بہنوئی کو کھانے کو کہا اُنھون نے عذر کیا عمر کو اُنکے اسلام کا یقین ہوا اور اُنکو مارنا شروع کیا یہانتک کہ اُنکی بہن کا سر اور منھ خون آلودہ ہوگیا اُنھون نے بیتاب ہوکر کہا چاہو مارو چاہو چھوڑ دو ہم تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم[12] پر ایمان لائے ہین اور وہ پیغمبر برحق ہین عمر نے دین اسلام مین اُنکی مضبوطی دیکھی اور بہن کے سر اور خون کو دیکھنے رحم کھایا الگ ہٹ گئے ایک گوشے مین جا بیٹھے تھوڑی دیر کے بعد کہا جو تم

[1] خباب بضم خا معجمہ و بائے موحدہ بن الارت صحابی ۱۲

پڑھتے تھے میرے پاس تو لاؤ تب اس صحیفے کو جس مین سورۂ طٰہٰ تھی نکالا عمر نے چاہا کہ ہاتھون مین لیکر
پڑھین انکی بہن نے کہا کہ تم نجاست شرک سے آلودہ ہوا ور اسکو نہین چھوتے ہین مگر پاکیزہ
لوگ تب عمرؓ نے غسل کیا پھر سورۂ طٰہٰ کو ہاتھ مین لیکر سر سے پڑھا جب آیت کو
پہونچے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى عمرؓ نے اس کلام معجز نظام سے
متاثر ہوکے کہا کیا اچھا کلام ہے اور کیا پاکیزہ بیان ہے جناب عمرؓ کا حال انسے سمجھکے
نکل آئے اور کہا کہ کل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھارے یا ابوجہل کے
اسلام کے لیے دعا فرمائی تھی سو مین جانتا ہون تمھارے لیے وہ دعا قبول ہوئی بعد اسکے
عمرؓ جناب کے ہمراہ ارقم کے گھر جہان آپ تشریف رکھتے تھے گئے آپ خبر پاکے دروازے پر
نکل آتے اور عمر سے بغل گیر ہوکر انھین خوب دبایا کہ بند بند عمر کا ہل گیا اور
فرمایا کہ اے عمر مسلمان ہوجا عمر نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ باواز بلند
فرمایا سب کے سب مسلمانون نے جو گھر مین تھے آواز تکبیر کی بلند کی اور بہت خوش ہوے
حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ سب کتنے آدمی مسلمان ہوچکے ہین آپ نے فرمایا کہ تمسے چالیس کا
عدد پورا ہوا ہے حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مشرکین عبادت لات وعزی کی علانیہ
کرتے ہین ہم لوگ خدا سے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کیون پوشیدہ کرین اور اسیوقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوکے سب مسلمانون کو ساتھ لیکے مسجد حرام مین آئے
اور برملا بجماعت نماز ادا کی اور اسی دن سے مسلمانون کو بہت قوت وعزت ہوئی صحیح بخاری
مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مَازِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ یعنی
ہم ہمیشہ باعزت رہے جبسے اسلام لائے عمرؓ صحیح بخاری مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک دن مین ایک بتخانے مین تھا اور مشرکین نے بت کے لیے قربانی کی بت کے
پیٹ مین سے آواز آئی یَا جَلِيحْ اَمْرٌ نَجِيحٌ رَجُلٌ فَصِيحٌ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی شخص ایک

کام کی بات ہی ایک مرد فصیح کہتا ہی لا الہ الا اللہ اور لوگ یہ آواز سنکے بھاگ گئے مین ٹھہر رہا
دوسری بار پھر مین نے وہی آواز سنی پھر انھین دنون معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
طرف لا الہ الا اللہ کے دعوت کرتے ہین بعض کتب تواریخ مین یہ قصہ روز اسلام عمر کا لکھا ہی
اور صحیح بخاری سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس سے پہلے کا قصہ ہی بہرکیف ایک یہ معجزہ آنحضرت کا
حضرت عمر نے قبل اسلام مشاہدہ کیا حال ابوطالب جناب رسول اللہ علیہ وسلم کی بہت
حمایت کرتے تھے اور بسبب انکی حمایت کے کفار آپ پر باوصف کمال عداوت کے قابو نہین
پاتے تھے اور ہمیشہ ابوطالب سے اس باب مین کہتے تھے مگر ابوطالب انکی نہین سنتے تھے ایک
مرتبہ سب کفار نے مجتمع ہوکر ابوطالب سے کہا یا محمد کو ہمارے حوالے کردو یا تمسے ہم لڑینگے
ابوطالب نے آپکا حوالے کردینا قبول نہ کیا کفار نے ارادہ مصمم آپکے قتل کا کیا ابوطالب
آپکو لیکر مع سارے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے ایک شعب یعنی گھاٹی مین واسطے محافظت کے
جا رہے اور کفار نے آپسے برادری قطع کی اور بہت کوشش کی اس بات مین کہ کسی طرح کوئی
بنی ہاشم اور بنی مطلب سے سلوک نکرے بلکہ بنیون اور سوداگرون کو منع کردیا تھا کہ ان لوگونکے پاس
کچھ خبر نہ بھیجین اور ایک کاغذ عہدنامہ قطع علاقے کا ان لوگون سے لکھ کے خانہ کعبہ مین لٹکا دیا
تین سال تک آنحضرت اور بنی ہاشم اور بنی مطلب اس شعب مین نہایت تکلیف مین مبتلا رہے
آخرکار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوحی الہی اس بات سے اطلاع ہوئی کہ کیڑے نے
کاغذ عہدنامے کو جو کعبے مین لٹکایا تھا بالکل کھا لیا سوائے نام اللہ کے جہان کہین
اسمین تھا ایک حرف نہین چھوڑا آپنے یہ حال ابوطالب سے کہا ابوطالب نے شعب سے نکل کر
یہ بات قریش سے بیان کی اور کہا کہ اُس کاغذ کو دیکھو اگر محمد کا بیان غلط نکلے تو ہم انھین
تمھین دینگے اور اگر صحیح نکلے تو اتنا تو ہو کہ تم اس قطع رحم اور عہد بد سے باز آؤ قریش نے
کعبے پر سے اُتارکے اُس کاغذ کو دیکھا فی الواقع کیڑے نے سوائے نام اللہ کے
سب حرفون کو کھا لیا تب قریش اُس ظلم سے باز آئے اور عہدنامے کو چاک کر ڈالا

اور ابو طالب ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و بنی ہاشم و بنی مطلب کی شعب سے نکل آئے
ف عبد مناف کے چار بیٹے تھے ہاشم مطلب عبد الشمس نوفل جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہاشم کی اولاد میں ہیں اسطرح کہ ہاشم کے بیٹے عبد المطلب اور عبد المطلب کے بیٹے
اور عبد اللہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مطلب کی اولاد میں بنی المطلب ہیں امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ انھین مین سے ہین عبد الشمس کی اولاد مین بنی امیہ ہین امیہ عبد الشمس کا بیٹا تھا
حضرت عثمانؓ بنی امیہ مین ہین اور نوفل کی اولاد مین حضرت جبیرؓ بن مطعم صحابی اور سعید بن
جبیر تابعی ہین بنی مطلب حالت کفر مین بھی مثل بنی ہاشم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ رہے اسی سبب سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حصہ ذوی القربی کا
تقسیم فرمایا بنی مطلب کو بھی دیا اور اولاد عبد الشمس اور اولاد نوفل کو نہین دیا حضرت عثمان
اور جبیر بن مطعم نے اس باب مین عرض کیا اور کہا کہ بنی ہاشم کی ترجیح کا ہمین انکار نہین
اسلیے کہ خدا تعالی نے آپ کو انھین پیدا کیا ہی مگر بنی مطلب اور ہم آپ سے ایکسی قرابت
رکھتے ہین انکی ترجیح کی کیا وجہ ہی آپنے فرمایا کہ بنی مطلب اور بنی ہاشم مثل ذات واحد کے
ہین یعنی ہمیشہ باہم رہتے ہین ترجیح کی یہ وجہ ہی حاصل ہمیشہ آپ ابو طالب کو دعوت
طرف اسلام کے کرتے تھے اور باوصف انکہ انکے دل مین خوب حقیقت ملت اسلام کی
ثابت تھی اسلیے کہ باپ دادے کے مذہب کو چھوڑ دینا عار سمجھے تھے انھون نے
اسلام قبول نہ کیا حتی کہ زمانہ انکی موت کا پہونچا اپنے کہا ای چچا ایک بار کلمہ لا الہ الا اللہ
کہو تو مجھے خدا تعالی سے تمھاری شفاعت کا حق ہو ابو طالب نے نہ مانا اور عار بچانے
بچنے کو نار اختیار کی ف صحیح بخاری مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ابو طالب
کو کچھ آپکے سبب سے نفع ہوا وہ آپکی بہت حمایت کرتے تھے آپنے کہا کہ وہ ٹخنون تک
آگ مین ہے اور اگر مین نہوتا وہ دوزخ کے تلے کے درجے مین ہوتا جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو ابو طالب کی وفات کا کہ وہ بہت حمایت آپکی کرتے تھے

وفات ابو طالب

بہت رنج ہوا اور اُسی سال مین حضرت خدیجہ کا بھی انتقال ہوا اور اُنکے انتقال کا بھی آپ کو
بڑا رنج ہوا اسلیے اُس سال کا نام عام الحزن رکھا تھا حضرت خدیجہ کا بہت بڑا رتبہ تھا
حتی کہ حدیث مین وارد ہے کہ زبانی حضرت جبرئیل کے خداے تعالی نے حضرت خدیجہ کو بشارت
بہشت کی اور سلام کہلا بھیجا تھا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا بعد وفات
حضرت خدیجہ کے آپ کے دو نکاح قرار پائے ایک باکرہ یعنی عائشہ بنت ابوبکر صدیق سے
کہ وہ اُن دنون مین چھہ برس کی تھین مکے مین اُنکا نکاح ہوا اور مدینے مین جب نو برس
کی ہوئین زفاف ہوا دوسری ثیب یعنی سودہ بنت زمعہ اُنسے مکے مین نکاح ہوا اور آپکے
ساتھ مدینے مین آئین اور ہمیشہ ازواج مطہرات مین رہین حال جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم دعوت اسلام مین بہت کوشش کرتے تھے مگر کفار مکہ بہت تکلیفین دیتے تھے
اور راہ راست پر نہین آتے تھے ایک بار آپ طائف کو تشریف لے گئے اور وہان کے
لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی تین شخص وہان سردار تھے عبد یالیل اور
مسعود اور حبیب اُنسے اور سب وہان کے شرفا سے اسلام کے لیے کہا اُنھون نے قبول
نہ کیا بلکہ وہان کے سفلے لوگون کو بہکا کے آپکو بہت تکلیف پہونچائی آپ وہان سے بہت
ملول ہو کے پھر آئے مکے اور طائف کی راہ مین عتبہ اور شیبہ کا کہ سرداران قریش مین سے
تھے ایک باغ تھا اُسمین آپ جب پہونچے درختونکے سائے مین ٹھہرے اُسوقت عتبہ اور شیبہ بھی اپنے
باغ مین تھے اُنھون نے اپنے غلام کے ہاتھ کہ عداس نام نصرانی تھا بمقتضاے قرابت رحم
کھانے کے انگور بھیجے آپنے کھانے سے پہلے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم عداس نے کہا کہ اس بستی مین تو
مین نے یہ نام کبھی نہین سنا آپنے پوچھا کہ تو کہان رہتا ہے اُسنے کہا نینوی مین آپنے کہا میرے
بھائی یونس کی بستی مین عداس نے پوچھا کہ یونس تمھارے بھائی کیسے ہوتے آپنے فرمایا
یونس پیغمبر تھے مین بھی پیغمبر ہون عداس نے آپکا نام پوچھا آپنے فرمایا محمد عداس نے کہا کہ مین نے
تمھارا وصف انجیل مین اور توریت مین پایا ہے مدت سے مین تمھارے مبعوث ہونے کا

منتظر تھا اور مسلمان ہو گیا اور ہاتھ پاؤن آپکے چومے جب عتبہ اور شیبہ کے پاس پہونچا انھون نے ہاتھ پاؤن چومنا اسکا دور سے جہان بیٹھے تھے وہین سے دیکھا تھا کہا کہ اس شخص نے تجھے فریب دیا اسنے کہا کہ بیشبہہ مین سارے زمین پر اُنسے کوئی بہتر نہین جب آپ بطن نخلہ مین کہ ایک دن کی راہ پر مکے سے ہی پہونچے رات کو وہان رہگئے آپ قرآن مجید نماز مین پڑھتے تھے سات یا نو جن نینوی کے وہان پہونچے اور کلام اللہ سن کے ٹھہر گئے جب آپ نماز پڑھ چکے وہ ظاہر ہوئے آپنے انھین اسلام کی طرف دعوت کی وہ سب بے توقف مسلمان ہو گئے اور انھون نے اپنی قوم کو جاکے اسلام کی طرف دعوت کی سورہ احقاف مین آیہ وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ مین اسی قصے کی طرف اشارہ ہی پھر آپ مکے کو تشریف لے گئے اور بدستور ہدایت خلق اللہ اور دعوت اسلام مین مشغول ہوئے

فصل چھٹی معراج کے بیان مین

ایام اقامت مکے مین بارھوین سال نبوت سے معراج ہوئی آپ اُمہانی بنت ابی طالب کے گھر تشریف رکھتے تھے چھت شق ہوئی اور حضرت جبرئیل تشریف لائے اور آپکو اُٹھا کے مسجد حرام مین لیگئے اور وہان سینہ مبارک اور شکم کو شق کیا اور آب زمزم سے دل مبارک کو اور سب اندرون سینہ اور شکم کو دھویا اور سونے کا طشت ایمان اور حکمت سے بھر کے لائے تھے اُس سے آپ کے دل کو پُر کیا بعد ازین براق کو کہ جنت سے لائے تھے اور وہ جانور تھا خچر سے قد مین کچھ نیچا اور دراز گوش سے اونچا آپ کی سواری کے واسطے پیش کیا ایسا تیز رفتار تھا کہ جہانتک نگاہ پہونچتی تھی ایک قدم اُسکا ہوتا تھا جب آپ نے سوار ہونے کا قصد کیا براق شوخی کرنے لگا حضرت جبرئیل نے کہا اے براق تو کیون شوخی کرتا ہی تجھپر ایسا شخص سوار ہوتا ہی کہ اللہ تعالی کے نزدیک اُسکا سب سے زیادہ رتبہ ہی براق شرما کے پسینا پسینا ہو گیا صحیح ترمذی مین یہ روایت اسی طرح مذکور ہی اور بعضی کتب تواریخ مین لکھا ہی کہ براق نے درخواست کی کہ قیامت کے دن آپ میری ہی پشت پر سوار ہون اور آپنے اُسکی درخواست کو قبول فرمایا

پھر آپ سوار ہوئے اور حضرت جبرئیل ہمراہ تھے اور مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کو تشریف لے گئے وہان ارواح انبیاے کرام کی حاضر تھین آپنے امام ہوکے بموجب حکم خدا تیعالی کے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازین سب پیغمبر حمد الٰہی بجا لائے حضرت ابراہیم اور موسیٰ اور داؤد اور سلیمان اور عیسیٰ علیہم السلام نے حمد الٰہی مین خطبہ بلیغ پڑھا اور جن نعمتین جو اُنسے علاقہ رکھتی تھین بیان کین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حمد الٰہی مین معاے متعلقہ بذات خود بیان فرمائین جنسے افضلیت آپ کی سب انبیاے کرام پر ثابت ہوتی تھی چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آن صفات کو سن کے انبیاے کرام کو خطاب کرکے کہا بِهٰذَا فَضَلَكُمْ مُحَمَّدٌ بسبب انھین صفات کے محمد تمسے افضل ہو بعد ازین آپ آسمان کو تشریف لے گئے جب پہلے آسمان پر پہونچے دروازہ حضرت جبرئیل نے کھلوایا فرشتے نے جو دربان فلک تھا پوچھا کون ہے کہا جبرئیل کہا تمھارے ساتھ کون ہے کہا محمد کہا کیا وہ بلائے گئے ہین کہا ہان کہا مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ خوش ہو انھین اچھا آنا آئے اور دروازہ کھولا آپ آسمان اول مین داخل ہوئے وہان حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہ تمھارے باپ آدم ہین انھین سلام کرو آپنے سلام کیا حضرت آدم نے جواب سلام دیا اور کہا مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ خوشی ہو جیو فرزند نیک اور نبی نیک کو اور آپ نے دیکھا کہ کچھ گوری گوری صورتین حضرت آدم کے سیدھی طرف سے نظر آتی تھین اور کچھ صورتین کالی کالی انکے بائین طرف نظر آتی تھین حضرت آدم داہنی طرف دیکھتے خوش ہو جاتے اور جب بائین طرف دیکھتے ناخوش ہوتے حضرت جبرئیل نے بیان کیا کہ داہنی طرف آنکی اولاد نیک کی صورتین نظر آتی ہین جو بہشتی ہین اسلیے انھین دیکھکر حضرت آدم خوش ہو جاتے ہین اور بائین طرف آنکی اولاد بد کی صورتین نظر آتی ہین جو دوزخی ہین اسلیے انھین دیکھکر ناخوش ہو جاتے ہین پھر دوسرے آسمان پر تشریف لیگئے وہان بھی حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوایا فرشتہ دربانے

پوچھا کون ہو کہا جبرئیل کہا کون ساتھ ہی کہا محمد کہا کیا بلائے گئے ہیں کہا ہان کہا مَرْحَبًا بِہٖ
فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ خوشی ہو انھیں اچھا آنا آئے اور وہان آپ نے حضرت یحییٰ اور عیسیٰ
علیہما السلام کو دیکھا حضرت جبرئیل نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہین انھیں سلام کرو آپنے سلام
کیا اُن دونون صاحبون نے جواب سلام دیا اور کہا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ
الصَّالِحِ خوشی ہو جیو برادر نیک اور نبی نیک کو بعد ازین تیسرے آسمان پر آپ
تشریف لے گئے اور حضرت جبرئیل نے بدستور دروازہ کھلوایا وہان کے دربان نے
بھی ویسی گفتگو کی جیسی دربان آسمان اول و دوم نے کی تھی اور اس آسمان پر حضرت
یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی آپنے فرمایا انھیں ایک شطر حسن کا ملا ہے شطر کے
معنی ہین نصف اور بھی ایک حصہ یعنی نصف حسن حضرت یوسف کو ملا اور نصف سارے
عالم کو یا ایک حصہ کا مایہ حسن کا انھیں ملا حضرت جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہین انھیں سلام
کرو لپنے سلام کیا انھون نے جواب سلام دیا اور کہا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ
پھر چوتھے آسمان پر تشریف لیگئے اور حضرت جبرئیل اور فرشتہ دربان سے حسب سابق گفتگو
ہوئی اور وہان حضرت ادریس سے ملاقات ہوئی اور آپسے سلام و جواب مرحبا حسب سابق
ہوا مگر انھون نے آپکو اَلْاَخِ الصَّالِحِ کہا حالانکہ وہ آپکے اجداد مین ہین قیاس مقتضی
اس بات کو ہی اَلْاِبْنِ الصَّالِحِ کہتے مثل حضرت آدم اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے
علمانے اسکی توجیہ مین یہ بات لکھی ہی کہ حضرت ادریس نے براہ تعظیم آپکو اَلْاَخِ الصَّالِحِ کہا
فقط بعد ازین آپ پانچوین آسمان پر تشریف لیگئے اور بعد گفتگوئے معمولی دربان جبرئیل
علیہ السلام کے اس آسمان مین جب داخل ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی
آپنے سلام و جواب و مرحبا بدستور سابق ہوا بعد ازین چھٹے آسمان کو آپ تشریف لے گئے
وہان بھی دربان سے گفتگو مثل سابق ہوئی اور سلام اور جواب و مرحبا بھی مثل سابق
ہوا اور جب وہان سے بڑھے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام روئے اور کہا کہ میرے بعد

یہ نوجوان پیغمبر ہوا اور اسکی امت کے آدمی میری امت سے زیادہ بہشت مین جائینگے مقصود
اُنکا تاسف تھا اپنی امت کے حال پر کہ بسبب نافرمانیون کے زیادہ بہشت مین جانے سے
محروم رہے بعد ازین ساتوین آسمان کو تشریف لے گئے اور بعد کھلوانے دروازے کے
اور ہونے گفتگو حسب سابق کے اُس آسمان پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے
ملاقات ہوئی کہ بیت المعمور سے پیٹھ لگائے بیٹھے تھے آپنے فرمایا کہ بیت المعمور مین
ہر روز ستر ہزار فرشتے نئے داخل ہوتے ہین کہ پھر اُسمین نہین آتے اور حضرت جبرئیل نے
کہا کہ یہ باپ تمھارے ابراہیم ہین انھین سلام کرو آپ نے سلام کیا اُنھون نے
جواب سلام دیا اور کہا مَرْحَبًا بِالْابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ بعد ازین سدرۃ المنتہی
کے پاس تشریف لیگئے وہ بیری کا درخت ہی بڑا عظیم الشان اپنے فرمایا کہ اُسکے پتے
ایسے ہین جیسے ہاتھی کے کان اور اُسکے بیر ایسے جیسے مٹکے ہجر کے ہجر ایک شہر کا نام ہی
وہان کے مٹکے بہت بڑے ہوتے ہین اور آپ نے فرمایا کہ اُسپر بیشمار پتنگے سونے کے تھے
یعنی فرشتے اِس صورت کے آپنے آگے جانے کا قصد کیا حضرت جبرئیل وہان ٹھہر گئے
آپنے سبب پوچھا کہا کہ مجھے یہان سے اوپر جانے کی طاقت نہین ہے ؎ اگر یکسر موے
برتر پرم ؛ فروغ تجلی بسوزد پرم ؛ اگر بال بھر مین اوپر اوڑون روشنی تجلی کی جلادے
پر میرے کتب سیر مین لکھا ہے کہ وہان سے براق کو اپنے چھوڑا وہان رفرف سبز آیا کہ
روشنی اُسکی آفتاب کی روشنی پر غالب تھی اُسپر آپ کو بٹھایا رفرف لغت مین بچھونے کو
کہتے ہین پس وہ رفرف مسند سبز زرین نورانی تھا مثل تخت روان کے آپ کو اُسپر سوار
کیا اور وہ آپ کو کرسی وغیرہ سب مکانات آسمانی اور حجب نورانی طی کرا کے عرش تک
لے گیا حاصل اللہ جل جلالہ سے آپ کو ایسا قرب حاصل ہوا کہ کبھی کسی نبی کو حاصل نہین ہوا
اور نہ کوئی فرشتہ اِس قرب کو کبھی پہونچا اور اللہ تعالی نے آپ سے کلام کیا اور آپ کو
دیدار مبارک اپنا دکھایا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرف قرب اتم اور دیدار سے

بیت المعمور
سدرۃ المنتہی
رفرف

ذکر حصول تقرب و ادای کلمات التحیات

مشرف ہوئے آپ نے بالہام ربانی کہا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ یعنے سب
عبادتین زبانی اور بدنی اور مالی اللہ کے لیے ہین اللہ جل جلالہ نے فرمایا اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ سلام تمپر اے پیغمبر اور رحمت خدا کی
اور برکتین اُسکی پھر آپ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ سلام
ہم پر اور خدا کے نیک بندون پر فرشتون نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لائق عبادت کے نہین سوے اللہ کے
اور گواہی دیتے ہین کہ محمد بندے اُسکے ہین اور رسول اُسکے

نکتہ کلمات التحیات کا

نکتہ آپ کا اُس وقت
التحیات للہ آخر تک کہنا ایسا ہوا جیسا بوقت حاضر ہونے کے حضور بادشاہ مین کورنش و
تسلیمات بجالاتے ہین اور خداے تعالےٰ کا السلام علیک آخر تک فرمانا ایسا جیسے
بادشاہ اپنے مقرب کا سلام بہ کمال مہربانی و توقیر لیتے ہین پھر آپ کا السلام علینا
آخر تک کہنا ایسا ہوا جیسے مقربان بادشاہی جو عالی ہمت ہوتے ہین بوقت توجہ بادشاہی
اپنی طرف اور لوگون کو یاد کرتے ہین کہ وہ بھی مشمول مراحم شاہی ہو جائین پھر ملائکہ کا
اشہد ان لا الہ الا اللہ آخر تک کہنا ایسا ہے جیسے حاضران دربار شاہی کسی امیر مقرب پر
عنایت خاص اور مکرمت با اختصاص دیکھ کے بادشاہ کی مدح و ثنا اور اُس امیر کی
تعریف اور مستحق تقرب ہونا بیان کرتے ہین چونکہ نماز معراج المومنین ہے واسطے
یاددہی حال معراج جناب سید الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم ہوا کہ نماز کے
قعود مین یہ سب عبارت پڑھی جاوے قعود نماز کی سب ہیئتون بندے کی توقیر
زیادہ دلالت کرتا ہے کہ گویا بادشاہ کے حضور سے بندے کو بسبب کمال عزت کے
اجازت بیٹھنے کی حاصل ہوئی اسی جہت سے پڑھنا التحیات کا کہ بوقت کمال توقیر
جناب سید الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کے عبارت اُسکی حاصل ہوتی تھی قعود مین
مقرر ہوا نکتہ ثانیہ بعضے گنہگارون کے دل مین یہ خلجان ہوتا ہے کہ جناب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت کرامت مین عباد صالحین کو بالخصوص یاد فرمایا
گنہگارون کا ذکر نہ کیا جواب اسکا بعضے بزرگون نے خوب لکھا ہے وہ یہ ہے کہ ممکن نہ تھا کہ ایسے
وقت مین آپ گنہگارون کو یاد نکرتے آپ رحمۃ العالمین تھے اور نظر عنایت آپکی گنہگارون پر
زیادہ تر تھی سو آپنے اس مقام قرب وحضور مین گنہگارون کو صالحین سے پہلے یاد فرمایا
اس طرح کہ ایک رتبہ اُنکا صالحین سے بڑھ گیا یعنی آپنے اَلسَّلَامُ عَلَینَا بصیغۂ تکلم مع الغیر
فرمایا سلام ہم سب پر اَلسَّلَامُ عَلَیَّ سلام مجھپر بصیغۂ متکلم واحد نفرمایا سو گنہگارون کو آپنے بنظر
غریب پروری اپنے ساتھ شامل کرلیا اور صالحین سے پہلے انھین یاد کیا ع کہ مستحق
کرامت گناہگارانند بہ حال اللہ جل جلالہ نے اُس رات مین ایسے علم اور فیوض آپ کو عطا
فرمائے کہ زبان بیان اُسکے اظہار سے کوتاہ ہے خود خداے تعالی نے مبہم رکھا ہے فرمایا ہے فَاَوْحیٰ
اِلیٰ عَبْدِہٖ مَا اَوْحیٰ پس وحی بھیجی خداے تعالے نے طرف بندے اپنے کے جو کچھ کہ وحی بھیجی
اور اللہ تعالی نے پچاس وقت کی نماز آپ کی امت پر فرض کی آپ وہان سے پھرے جب
چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے انھون نے پوچھا کہ تمھاری امت پر
کیا فرض ہوا آپنے کہا پچاس وقت کی نماز ہر روزہ حضرت موسی نے کہا کہ تمھاری امت سے
پچاس وقت کی نماز ہرگز نہو سکے گی مین نے معاملہ بنی اسرائیل کا خوب بھگتا ہے اور بہت
تدبیرین اُنکی ہدایت اور اطاعت کی کرتا رہا ہون مجھے حال خوب معلوم ہے تم اپنے
رب کے پاس پھر جاؤ اور خداے تعالی سے اپنی امت کے لیے تخفیف چاہو آپنے بموجب
مشورۂ موسیٰ علیہ السلام کے کیا اور خداے تعالی نے دس نمازون کی تخفیف کی چالیس
رکھین پھر جب حضرت موسی کے پاس آئے انھون نے پھر تقریر مثل سابق کے کی اور
آپ پھر گئے اور دس کی پھر تخفیف ہوئی اسی طرح ہر بار تخفیف ہوتے ہوتے دس کو
پہونچی اور پھر بموجب مشورۂ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جب مراجعت فرمائی
خدا تعالی نے پانچ وقت کی نماز رکھی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تمھاری امت سے

ذکر فرض ہونا نماز پنجگانہ

پانچ وقت کی نماز بھی نہو سکے گی پھر جاؤ اور خدا تعالی سے تخفیف چاہو آپنے فرمایا کہ مین نے
یہانتک اللہ جل جلالہ کے حضور مین بار بار عرض کیا کہ اب مجھے عرض کرنے مین شرم آتی ہے
مین نے پانچ وقت کی نماز قبول کر لی تبھی وقت عرش سے ندا آئی اَمْضَیْتُ فَرِیْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ
عَنْ عِبَادِيْ پورا کیا مین نے فرض اپنا اور تخفیف کی اپنے بندون سے یعنی ہر نیکی کا
دس گونہ ثواب ہوتا ہے پس پانچ نمازین بحساب ثواب کے پچاس ہوئین جتنی
کہ خدا تعالی نے پہلے فرض کی تعیین اور بندون کو آسانی ہوگئی کہ پانچ ہی نمازین
پڑھینگے اور پچاس کا ثواب پاوینگے ف صحیح بخاری مین تو فرض ہونا پچاس نمازونکا
شب معراج مین اور حسب شرح سابق تخفیف ہوکے پانچ کا رہنا مذکور ہے روزون کا ذکر نہین
اور بعض کتابون مین فرض ہونا چھ مہینے کے روزون کا اور تخفیف ہوکے ایک مہینے
کے رہنا بھی مذکور ہے ف آپ کے سامنے شب معراج مین تین پیالے پیش ہوتے
ایک دودھ کا اور ایک شہد کا اور ایک شراب کا آپ نے دودھ کا پیالہ لیا حضرت
جبرئیل نے کہا اِخْتَرْتَ الْفِطْرَۃَ تم نے اختیار کیا فطرت اسلام کو دودھ کو اللہ تعالی نے
بہت لطیف اور نافع بنایا ہے مدار حیات آدمی کا کھانے اور پینے پر ہے سو دودھ
بجاے کھانے اور پانی دونون کے ہوجاتا ہے پس دودھ مادۂ حیات جسمانی ہے
جس طرح ایمان مادۂ حیات روحانی ہے سو دودھ صورت مثالی تھی ایمان و اسلام
کی آپنے اسکو اختیار کیا تاکہ آپ کی امت مین ایمان و اسلام قائم رہے بعضی روایات
مین پیش ہونا پیالون کا پاس سدرۃ المنتہی کے مذکور ہے اور بعضے روایات مین
بیت المقدس مین دونون روایتون کی تطبیق کے لیے بعضے علما نے لکھا ہے کہ دونون
جگہ پیش ہوئے ف شب معراج مین آپ نے بہشت اور دوزخ کی بھی سیر کی اور بہت
امور عجیبہ مشاہدہ کیے مگر کتب تواریخ مین اکثر امور عجیبہ جو مذکور ہین انکا نشان کتب
معتبرۂ حدیث مین نہین مشکوۃ شریف کی کتاب الرویا مین بروایت بخاری ایک

پچاس نمازون کا ہونا
چھ مہینے کے روزون کا معراج مین

حدیث ہی جسمین خواب مین مشاہدہ کرنا آپ کا اس جنس کے امور کو مذکور ہی جیسے شب
معراج مین لوگ ذکر کرتے ہین اس مقام پر وہ حدیث ذکر کیجاتی ہے حال جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صبح کو بعد نماز لوگون سے پوچھا کرتے تھے کہ تمنے کوئی
خواب دیکھا ہی جو کوئی بیان کرتا آپ اُسکی تعبیر ارشاد کرتے ایک دن آپنے لوگون سے
حسب معمول پوچھا کسی نے کوئی خواب بیان نہ کیا آپ نے فرمایا کہ رات مین مینے
دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آتے اور مجھے اُٹھا کے لے چلے ایک میدان صاف مین پہونچے
وہان دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہی اور اُسکے سر کے پاس ایک شخص کھڑا ہے اور اُسکے
ہاتھ مین ایک آنکڑا ہی اس آنکڑے کو اُس بیٹھے کے منھ مین ڈال کے ایک طرف کا کلپھڑا
اُسکا چیرتا ہی پشت تک پھر آنکڑے کو نکال کے دوسرا کلپھڑا چیرتا ہی پشت تک اتنی دیر مین
پہلا کلپھڑا اُسکا درست ہوتا ہی آپ نے پوچھا یہ کون ہین ہمراہیون نے کہا آگے چلو
آپ آگے چلے دیکھا کہ ایک آدمی چت لیٹا ہی اور ایک آدمی اُسکے سر کے پاس کھڑا ہی
اور اس زور سے پتھر اُسکے سر مین مارتا ہی کہ سر اُسکا چپٹی ہو جاتا ہی دماغ پاش پاش
ہو جاتا ہی اور پتھر لڑھک جاتا ہے وہ شخص اُس پتھر کے اُٹھانے کو جاتا ہی جب تک
وہ پھر اُٹھا کے لاتا ہی اس لیٹے آدمی کا سر درست ہو جاتا ہی پھر وہ پتھر مارتا ہے
اور سر کو چپٹی کر دیتا ہی اور پتھر لڑھک جاتا ہے اور وہ پتھر اُٹھانے کو جاتا ہی اور
پھر سر درست ہو جاتا ہی پھر پتھر مارتا ہے آپ نے دونون ہمراہیون سے پوچھا
کہ یہ کون ہین اُنھون نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک غار اوپر سے تنگ
بھیتر سے کشادہ مثل تنور کے اور اُسمین آگ جلتی ہے اور کچھ مرد ننگے اور کچھ عورتین
ننگی ہین آگ اُنھین جلاتی ہے اور آگ کے زور سے وہ تلے سے اوپر اُٹھتے ہین کہ اتنا
قریب نکلنے کے ہو جاتے ہین پھر بھیتر کو چلے جاتے ہین آپ نے پوچھا یہ کون ہین
دونون ہمراہیون نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک نہر ہی خون کی اور ایک آدمی

اسکے بیچ میں ہے اور باہر نکلنا چاہتا ہے اور کنارے پر ایک آدمی ہے کہ اسکے ہاتھ میں پتھر
ہیں اُلٹے پیتھروالے آدمی کو مار کے پھیر دیتا ہے آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہیں دونون
ہمراہیون نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک باغ سبز ہوا اسمین ایک بڑا درخت ہے
اسکی جڑ مین ایک بڈھا ہے اور کچھ لڑکے اور قریب وہان سے ایک شخص آگ جلا رہا ہے
آپ کو دونون آدمی درخت پر چڑھا لے گئے درخت کے بیچ مین ایک گھر تھا اسمین
داخل کیا بہت خوب اور خوشنما اور زیبا نہایت قابل تعریف کے اسمین کچھ مرد ہین
بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے بعد اسکے اُس گھر سے نکال کے درخت پر اوپر
چڑھایا اور ایک اور گھر مین داخل کیا کہ پہلے گھر سے بھی اچھا تھا دیکھا کہ اسمین بڈھے
اور جوان ہین آپ نے اُن دونون شخصون سے کہا کہ تم دونون نے ساری رات مجھے
پھرایا بیان تو کرو حقیقت اُن چیزون کی جو دیکھین انھون نے کہا جسکے گلپھڑے
چیرے جاتے ہین وہ شخص ہے جو جھوٹھ بولتا ہے اور جھوٹھی بات اسکی مشہور ہو جاتی ہے
اور جس آدمی کا سر پتھر سے کچلا جاتا تھا وہ ہے جو قرآن مجید یاد کرے اور رات کو
سو رہے قرآن نہ پڑھے اور دن کو اسکے موافق عمل نہ کرے قیامت تک اسکے
ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوگا اور مرد اور عورتین برہنہ جو آگ مین جلتی غار مثل تنور مین
نظر پڑین وہ زناکار مرد اور عورتین ہین اور خون کی ندی والا آدمی سود خوار ہے
اور بڈھا جو درخت کی جڑ مین دیکھا حضرت ابراہیم ہین اور لڑکے اولاد لوگون کی
اور آگ جلانے والا فرشتہ داروغہ دوزخ مالک تھا اور پہلا گھر جو دیکھا عام
مومنین کا گھر ہے بہشت مین اور دوسرا گھر اس سے اچھا شہدا کا گھر ہے اور
ہم دونون جبرئیل اور میکائیل ہین سر اٹھا کے دیکھو تو ایک ابر سفید سا نظر پڑا
کہا یہ تمھارا گھر ہے آپ فرماتے ہین کہ مین نے کہا مجھے چھوڑو مین اپنے مکان مین
داخل ہون کہا ابھی تمھاری عمر باقی ہے بغیر اسکے پورا کیے تم اس گھر مین داخل نہین ہو سکتے

حال بعد قرب تمام جناب خالق کریم وحصول شرف کلام و دیدار و دیگر نعماے عظیمہ
آپنے مراجعت فرمائی مشہور ہی کہ بستر مبارک ہنوز گرم تھا اور زنجیر حجرے کی ہنوز ہلتی تھی اور
روضۃ الاحباب مین زمانہ آمدورفت تین ساعت لکھا ہی پس اس عالم مین اثر توقف و طول
سیر کا معلوم نہین ہوتا تھا حضرت شیخ مجدد الف ثانی و دیگر صوفیۂ کرام نے لکھا ہی کہ معراج مین
آپکا تشریف لیجانا از قبیل عالم آخرت ہی کہ اُس عالم مین بڑی گنجایش ہی ایک لمحے مین صدہا
سال کے کام ہو سکتے ہین حال صبح کو آپنے اس حال کو بیان فرمایا کفار نے جھٹلایا اور
ٹھٹھا کرنے لگے بعضون نے اُنمین سے جھپٹ کے ابو بکر صدیق سے کہا کہ تم اب بھی محمد کو
سچا کہوگے وہ کہتے ہین کہ رات مین بیت المقدس اور سب آسمانون کی سیر کر آیا ابو بکر
صدیق نے کہا کہ اگر وہ یہ بات کہتے ہین تو بیشک سچے ہین اور آپکے حضور مین حاضر ہوکے
احوال معراج سنکے بخوبی تصدیق کی اس سبب سے اُنکا لقب صدیق ہوا چنانچہ حاکم نے
روایت کی ہے اور بعضے ضعیف الایمان مرتد ہوگئے حال کافرون نے کہا کہ آسمانون کا
حال تو ہمین معلوم نہین مگر بیت المقدس کو ہمنے دیکھا ہی اور خوب جانتے ہین کہ تم وہان کبھی نہین
گئے ہو بھلا نقشہ بیت المقدس کا اور شرح اُسکے مکانات کی تو بیان کرو آپ شب مین تشریف
لے گئے تھے اور کچھ ضرورت آپ کو نقشے کے دریافت کرنے کی نہ تھی باین جہت آپکو نقشے
کے بیان مین تامل ہوا خدا تعالی نے بیت المقدس کو آپ کے سامنے کر دیا آپ نے
دیکھکر بخوبی نقشہ بیان کر دیا کافر لاجواب ہوئے اور آپنے اُنکے قافلے کا کہ بجانب شام
تجارت کو گیا تھا حال بیان کیا کہ وہ پھرے ہین بدھ کے روز مکے مین داخل ہونگے
اُس دن قافلہ قریب شام تک نہ آیا اللہ تعالی نے دن کو اتنا بڑھا دیا کہ قافلہ مکے
مین داخل ہوگیا بالجملہ خدا تعالی نے ہر طرح اس عطیہ عظمیٰ کی صورت تصدیق کی نمایان کی

بیان اسکا کہ معراج مین آپکا تشریف لیجانا از قبیل عالم آخرت ہے

معجزہ ۱۲

معجزہ ۱۳

باب دوم احوال ہجرت کے بیان مین تا وفات

فصل اول مقدمات ہجرت اور حالات راہ کے بیان مین

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قبائل عرب کو جو موسم حج مین واسطے حج کے آتے دعوت
اسلام کی فرماتے اور اپنی رفاقت کے لیے کہتے سو یہ سعادت نصیب مین انصار مدینہ
کے تھی ایک سال مین کہ گیارھوان سال نبوت کا تھا کچھ لوگ قوم انصار کے آتے تھے
آپنے انکو دعوت اسلام کی کی انھون نے مدینے کے یہود سے سنا تھا کہ ایک پیغمبر عنقریب
پیدا ہونگے اور وہ انصار سے مغلوب رہتے تھے اور کہتے تھے کہ جب وہ پیغمبر پیدا ہونگے ہم
انکے ساتھ ہو کے تمھین قتل کرینگے انصار نے آپکی دعوت سنکے کہا کہ یہ وہی پیغمبر معلوم
ہوتے ہین جنکا ذکر یہود کرتے ہین لیکن ایسا نہو کہ یہود ہم سے پہلے انسے آملین اور
چھ آدمی انسے مشرف باسلام ہوئے اور اقرار کیا کہ سال آیندہ مین ہم پھر آوین گے
مدینے مین جاکے انھون نے آپ کا ذکر کیا اور ہر گھر مین آپ کا ذکر پہونچا بارھوین
سال بارہ آدمی نے آکے آپ سے ملاقات کی پانچ پہلون مین کے اور سات اور انھون نے
احکام اسلام اور اطاعت پر بیعت کی آپ نے حسب درخواست انکے مصعب بن عمیر کو
واسطے تعلیم قرآن مجید اور شرائع اسلام کے مدینے کو بھیجدیا مصعب نے تعلیم قرآن
و شرائع اور دعوت اسلام کی شائع کی اور اکثر آدمی انصار مین کے مسلمان ہوگئے
تھوڑے انمین سے باقی رہے تیرھوین سال مین ستر آدمی شرفاے انصار مین سے
آئے اور مشرف باسلام ہوئے اور عہد و پیمان آپکے ساتھ کیا کہ آپ جو مدینے کو
تشریف لے جاوینگے ہم خدمت گزاری مین کوتاہی نہ کرینگے اور جو کوئی دشمن
آپ کا مدینے پر چڑھ آوے گا ہم اُس سے لڑینگے اور جان نثاری مین قصور نکرینگے
یہ دونون بیعتین بیعت عقبۂ اولی اور بیعت عقبۂ ثانیہ کہلاتی ہین عقبہ کے معنی
ہین گھاٹی کے ایک گھاٹی پر یہ بیعتین ہوئی تھین لہذا بیعۃ العقبہ کہلاتی ہین پہلی
اولے دوسری ثانیہ بعد بیعت عقبۂ ثانیہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو
اجازت ہجرت مدینہ طیبہ کی فرمائی اور اصحاب نے روانہ ہونا شروع کیا خفیہ روانہ ہوتے

مگر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ شمشیر حمائل کرکے مسلح ہوکے خانہ کعبہ پر آئے
اور طواف کیا بعد اسکے جماعت کفار کو خطاب کرکے کہا خراب ہون وہ لوگ جو پیچھے مُنکو
پوجتے ہین پھر کہا جسکو اپنی جورو کا بیوہ کرنا اور اپنی اولاد کا یتیم کرنا منظور ہو میرا سامنا
کرے یہ کہکر مدینے کو روانہ ہوئے کسی کو قریش مین سے طاقت اس بات کی نہوئی
کہ اُنکا مقابلہ کرے سب صحابہ ہجرت کر گئے سوائے ابوبکر صدیق اور علی مرتضی کے کوئی
باقی نرہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپنے اُنھین بشارت دی کہ تم میری رفاقت
مین چلوگے ابوبکر صدیق یہ بات سُنکر بہت خوش ہوئے حال ایک دن سرداران کفار
قریش مثل ابوجہل وغیرہ دارالندوہ مین کہ متصل خانہ کعبہ کے ایک مکان تھا اور مشورت
کے لیے قریش وہان مجتمع ہوا کرتے تھے۔ واسطے مشورے کے آپکے امر مین مجتمع ہوئے
ابلیس لعین بصورت ایک پیرمرد کے وہان آموجود ہوا کفار قریش اُسکے آنے کو مخل سمجھے
اس واسطے کہ مشورہ تنہائی مین کرنا چاہیے تھا شیطان نے کہا مین ساکن نجد ہون اور
مجھے معلوم ہے جس باب مین تم مشورہ کیا چاہتے ہو مین مرد تجربہ کار ہون اس امر مین
صلاح نیک دونگا کفار یہ بات سُن کے خوش ہوئے اور اُسکے آنے کو غنیمت سمجھے اصطلاح
مین شیطان کو شیخ نجدی جو کہتے ہین منشا اُسکا یہی قصہ ہے بعد ازین کفار نے مشورہ پیش
کیا اور کہا کہ محمد نے ہمین نہایت عاجز اور تنگ کیا ہے ہمین کافر کہتے ہین ٹھکانا ہمارا دوزخ
بتاتے ہین معبودون کو ہمارے بُرا کہتے ہین ہماری جماعت مین تفرقہ ڈال دیا بعید نہین
کہ اپنے تابعین اور رفقا کے زور سے ہمسے لڑنے کا قصد کرین اُنکے لیے ایسی تدبیرین
سوچو کہ بالکل دفع ہوجاوین ایک شخص نے اُنمین سے کہا کہ محمد کو ایک کوٹھری مین
کردو ایک علیحدہ جگہ کہ کوئی اُنسے ملنے نپاوے فتنہ اُنکا تو یہی ہے کہ لوگ اُنکا کلام سُن کے
فریفتہ ہوجاتے ہین جب اُنسے کوئی ملنے نپاوے گا یہ فتنہ موقوف ہوجاویگا شیخ نجدی نے
کہا یہ راے پسندیدہ نہین بنی ہاشم اور سب تابعین محمد کے اس بات مین مزاحم ہونگے

اور نوبت قتال و جدال کی پہونچے گی بعد ازان ایک شخص نے کہا کہ میری راے مین
یہ ہو کہ محمد کو یہان سے نکال دو یہان نہ رہینگے ہم اُنکے شر سے محفوظ رہینگے شیخ نجدی نے
کہا کہ یہ راے بھی ناصواب ہو محمد کی زبان آوری اور ساحرالبیانی معلوم ہو جہان جاوینگے
لوگون کو مسخر کر لینگے اور تابعین اُنکے اُنسے آملین گے زور پیدا کرکے ہم پر چڑھ آئینگے
اور ہنگامہ آراے جدال و قتال ہونگے بعد ازان ابوجہل نے یہ راے نکالی کہ ہر قبیلہ قریش
مین سے ایک ایک آدمی منتخب ہو اور رات کو سب مجتمع ہو کے محمد کے مکان پر جا کے
محمد کو قتل کرین بنی ہاشم سارے قبائل قریش سے طاقت مفارقت کی نہین رکھتے
صلے اللہ علیہ وسلم
بالضرور دیت یعنی خونبہا پر راضی ہو جاینگے اور ہم لوگ دیت بے تکلف ادا کر دینگے
ابلیس لعین نے اس امر کو نہایت پسند کیا اور اس بات پر مشورہ ختم کرکے عزم بالجزم
اس امر کا کرکے وہان سے اُٹھے اللہ جل جلالہ نے اس سب مشورہ کی خبر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی آیہ وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ
یُخْرِجُوْکَ ط وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ ط وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ہ مین اسی بات کا ذکر ہو
اور حکم نازل ہوا کہ تم مدینے کو ہجرت کر جاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت
ابو بکر صدیق کے گھر تشریف لیگئے اور اُنسے تنہائی مین حال بیان کیا اور کہا کہ تم رفیق
ہو ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ مین نے دو اونٹنیان اسی سفر کے لیے خریدی ہین آپنے
فرمایا کہ اُنمین سے ایک مجھے اُس قیمت کو دو جس قیمت کو تمنے لی ہے ابو بکر صدیق نے
کہا کہ آپ کی ویسے ہی نذر ہو آپ نے فرمایا نہین یہ تو ہم بقیمت ہی لینگے حضرت
ابو بکر نے کہا بہت خوب ف باآنکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بے تکلف خرچ کرتے تھے اپنا ہی مال سمجھتے تھے اس وقت کی
قیمت دینے مین کیون اصرار کیا سبب اسکا محدثین نے لکھا ہو کہ آپنے چاہا کہ اس
عبادت عظمی مین صرف مال اپنی ذات کا ہی ہو حال رات کو آپنے دولتخانے مین بیٹھے کہ

مقدمہ دوم ابو جہل ملعون کا مشورہ
مقدمہ سوم ابو جہل کی رائے کہ ہر قبیلہ سے ایک آدمی منتخب ہو کر قتل کرین بالاتفاق دیت ادا کرین اور دو اونٹنیان خریدی ہین وہ دو اونٹنیان اللہ اور رسول کی راہ مین خرچ کرنے والا ہوا

مقدمہ ہجرت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اونٹنی بقیمت لینا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے

جماعت کفار نے آکے دروازہ مبارک گھیر لیا اور وہان مجتمع ہوئے آپنے حضرت علی
رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹا دیا اور ردائے مبارک کو انھون نے اوڑھ لیا اور آپنے
آپنے فرمایا کہ کفار تمھین کچھ ضرر نہ پہونچا سکین گے اور آپکے پاس جو لوگونکی امانتین تھین
حضرت علی کو دے دین اور آپنے کہا کہ یہ مالکون کو پہونچا کے مدینے مین آیو اور آپ
دروازے سے نکلے اور اول سورہ یس فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ تک پڑھ کے
ایک مٹھی خاک جماعت کفار پر پھینک ماری ہر کافر کے سر اور منھ پر اور آنکھونمین پہونچی اور
آپ صاف نکل گئے کسی کو نہ نظر آئے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص کہ وہ شیطان تھا وہان
موجود ہوا اور پوچھا کہ کس فکر مین کھڑے ہو انھون نے کہا کہ بقصد محمد کھڑے ہین
شیطان نے کہا کہ وہ تمھاری آنکھونمین اور سرون پر خاک ڈال کے چلے گئے ہر ایکنے
جو اپنے چہرے اور منھ پر ہاتھ پھیرا اثر خاک کا پایا لکھا ہے کہ جو کفار اسوقت مجتمع تھے
اور خاک انپر پہونچی سب بحالت کفر بروز بدر مقتول ہوئے سوائے حکیم بن حزام کے کہ وہ
مشرف باسلام ہوئے اور روز بدر مقتول نہین ہوئے بلکہ انکی عمر ایک سو بیس برس کی
ہوئی ساٹھ برس بحالت کفر گذرے تھے اور ساٹھ برس اور زندہ رہے پھر کفار نے
دروازے کی درزون سے جو دیکھا تو حضرت علی کو آپکے بستر پر چادر اوڑھے لیٹا دیکھا
سمجھے کہ آپ لیٹے ہین بالآخر مکان کے بھیتر گھسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کھنکاس کے
بستر پر سے اٹھ کھڑے ہوئے آپنے پوچھا کہ محمد کہان ہین انھون نے کہا کہ مجھے نہین
معلوم پھر وہ حضرت علی سے کچھ متعرض نہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
تلاش مین مشغول ہوئے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دولتخانے سے نکل کے ابوبکر صدیق
کے گھر تشریف لے گئے اور آنکو ساتھ لیکے پیادہ روانہ ہوئے آپنے جوتا پانون سے
نکال ڈالا تھا اور انگلیون سے چلتے باین خیال کہ نشان قدم معلوم نہو آپکے پانون
زخمی ہوگئے ابوبکر صدیق نے آپکو کندھے پر سوار کیا اور غار ثور تک پہونچا دیا اور ایک

پہاڑ ہے متصل مکے کے جب متصل غار کے پہونچے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ سے
کہا کہ آپ باہر ٹھہرین مین جا کے غار کو صاف کر ڈالون کہ پہاڑون کے غار اکثر حشرات سے
خالی نہین ہوتے پھر ابو بکر صدیق غار مین گھسے اور اپنی چادر پھاڑ کے اُسکے سب سوراخ
بند کیے ایک سوراخ باقی رہا اُسمین حضرت صدیق نے اپنے پانوَن کی ایڑی لگادی
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غار مین بلایا آپ بھیتر تشریف لیگئے اور ابو بکر صدیق
کے زانو پر سر مبارک رکھکر سو رہے سانپ نے حضرت صدیق کے پانوَن مین کاٹا انھون نے
جنبش نہ کی باین خیال کہ آپ کی نیند مین خلل نہ پڑے لیکن بسبب شدت تکلیف کے
حضرت صدیق کی آنکھون سے آنسو نکل پڑے اور رخسار مبارک پر گرے آپ جاگ اُٹھے
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے سانپ نے کاٹا آپنے دہن مبارک کاٹنے
کی جگہ پر لگا دیا فوراً حضرت صدیق اچھے ہوگئے حال بعد آپ کے غار مین داخل
ہونے کے مکڑی نے جالا غار کے منھ پر پور دیا اور ایک کبوتر کے جوڑے نے آ کے
غار مین انڈے دیکے سینا شروع کیا صبح کو کفار تلاش کرتے ہوتے غار تک پہونچے
اور اسطرح جا کھڑے ہوئے کہ حضرت صدیق کو اُنکے پانوَن نظر پڑے ابو بکر صدیق کو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کمال حزن وقلق ہوا اور عرض کی اگر یہ لوگ
اپنے پانوَن کی طرف دیکھینگے تو ہمین دیکھ لینگے آپنے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا
یعنی رنج مت کرو بیشک اللہ ہمارے اور تمھارے دونون کے ساتھ ہے کفار نے جب
مکڑی کے جالے کو اور کبوترون کے جوڑے کو دیکھا انھون نے کہا کہ اگر کوئی آدمی
اس غار مین گھسا ہوتا یہ مکڑی کا جالا ٹوٹ گیا ہوتا اور کبوتر جنگلی وحشی جانور ہے
اس غار مین نہ ٹھہرتا بعضون نے کہا کہ یہ جالا تو ہمنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سے
پہلے دیکھا تھا ویسا ہی ہے اور یہ کہکر کفار پھر گئے اللہ تعالی نے اپنے حبیب کی محافظت
کے لیے تار عنکبوت اور جانور وحشی سے ایسا کام لیا کہ صدہا زرہ آہنی اور جوانان جنگی سے

مجریہ ۱۴ ماہ
مجریہ ۱۵ ماہ

نہ نکلتا ف قصۂ ہجرت مین اللہ جل جلالہ نے حضرت علی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو
بہت فضیلت عنایت فرمائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہ کہ محل خوف جان مین بجای
آپکے لیٹے اور داد جان نثاری کی دی بعضے علما نے لکھا ہو کہ آیہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ یعنی اور بعضے
آدمی بیچتے ہین جان اپنی خدا کی رضامندی کی تلاش مین اور اللہ بہت مہربان ہو
بندون پر حضرت علی کی شان مین اس قصۂ ہجرت مین نازل ہوئی ہو اور حضرت
ابوبکر صدیق کی فضیلت تو ظاہر ہو کہ سارے سفر ہجرت مین حق خدمتگزاری و
جان نثاری جیسا کہ چاہیے بجالائے اور آیہ اِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ
مَعَنَا بالاتفاق ابوبکر صدیق کی ہی شان مین نازل ہوئی ہو اللہ تعالی نے حضرت
ابوبکر کو یہ تخصیص صاحب رسول اللہ فرمایا اور بزبان اپنے حبیب کی معیت خاصہ الٰہیہ کی
بشارت دی ف اہل تحقیق نے لکھا ہو کہ حضرت موسی علیہ السلام نے جب فرعون نے
انکا تعاقب کیا تھا اور اصحاب موسی نے کہا تھا اِنَّا لَمُدْرَكُونَ یعنی بیشک ہم
پکڑے جاوینگے فرمایا كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ یعنی کوئی نہین تحقیق میرے
ساتھ رب میرا ہو عنقریب مجھے ہدایت کریگا اس مقولے مین اور مقولہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا مین بڑا فرق ہو حضرت موسی علیہ السلام
نے اپنے اصحاب کو زجر کیا کہ حرف کلا محاورۂ عرب مین واسطے زجر کے ہو اور
معیت الٰہی اپنے ہی ساتھ بیان کی مَعِيَ بصیغۂ واحد فرمایا اصحاب کو اس سے
نصیبہ ندیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کو کلمۂ تسلی محبت سے
شروع کیا کہ لَا تَحْزَنْ غم مت کرو اور معیت خاصہ الٰہی سے اپنے صاحب کو بھی
مشرف کیا کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا بیشک اللہ ہمارے تمہارے دونون کے ساتھ ہو اور
اس سے علو شان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسبت حضرت موسی کے

اور حضرت ابوبکر کی نسبت اصحاب موسی علیہ السلام کے پایا جاتا ہے مشکوۃ شریف مین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھون نے کہا کہ اگر ابوبکر صدیق میری ساری
عمر کے اعمال حسنہ لے لین اور بدلے انکے ایک رات اور ایک دن کے اپنے اعمال
دے دین تو مین راضی ہون رات ہجرت کی اور سب قصہ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کی
رفاقت اور جان نثاری کا اور اس رات مین سانپ کے کاٹنے کا بیان کیا اور دن
وہ دن کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اطراف مدینے کے اکثر لوگ
مرتد ہو گئے اور کچھ لوگ زکوۃ دینا نہین مانتے تھے ابوبکر صدیق نے نہایت کوشش
کرکے از سر نو دین کو قائم کیا اس سے بھی کمال مقبولیت عمل شب ہجرت حضرت ابوبکر کی
معلوم ہوتی ہے تین دن تک آپ نے غار ثور مین تشریف رکھی عامر بن فہیرہ کہ حضرت ابوبکر کے
غلام آزاد تھے متصل غار کے بکریان چراتے تھے وہ دودھ بکریون کا آپ کو اور حضرت
ابوبکر کو پلا جاتے تھے اور عبداللہ بیٹے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ جوان تھے
مکے مین قریش کی مجالس جاکے خبرین دریافت کرکے رات کو آپ کے حضور مین آکے
بیان کردیتے تھے بعد تین دن کے آپ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عامر بن
فہیرہ اونٹنیون پر سوار ہوکے براہ ساحل روانہ ہوئے عبداللہ بن اریقط دئلی کو
راہبری کے لیے ساتھ لیا اونٹنیان اسی کے سپرد تھین اور اس وقت حسب الحکم وہ غار پر
حاضر لایا تھا کفار مکے نے اشتہار دیا تھا کہ جو کوئی محمد کو پکڑ لائے یا قتل کرے
اسکو ہم سو اونٹ اور ابوبکر کو پکڑ لاوے یا قتل کرے اسے بھی سو اونٹ دین گے
اور جو دونون کو پکڑ لاوے وہ دو سو اونٹ پاوے حال جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مع رفقا ایک دن خیمہ ام معبد پر پہونچے ام معبد ایک عورت تھی
شرفاے عرب مین خیمہ اسکا راہ مدینے مین واقع تھا آپ نے ام معبد سے گوشت
اور چھوارے طلب کیے اسکے پاس نہ ملے ایک بکری آپنے گوشہ خیمے مین دیکھی آپنے

ام معبد سے کہا اجازت دو تو اس بکری کا دودھ دوہ لین ام معبد نے کہا کہ اس بکری کے
دودھ مطلق نہین مدت گذری کہ یہ جنی نہین اور بسبب لاغری کے جنگل کو چرنے کے
لیے بھی نہین جاسکتی آپنے فرمایا کہ کیسی ہی ہو تم دوہنے کی اجازت تو دو
ام معبد نے اجازت دی آپنے اُسکے تھن کو ہاتھ لگایا اور بسم اللہ کہی فوراً تھن
اُسکے دودھ سے بھر گئے اور آپنے دوہنا شروع کیا ایک بڑا برتن جسمین آٹھ نو آدمی
سیر ہوکے پی لیوین بھر دیا اور پہلے آپنے ام معبد کو پلایا اُسنے خوب سیر ہوکر پیا
پھر اُنکے ساتھ کے آدمیون نے خوب سیر ہوکے پیا پھر آپنے پیا پھر دودھ کے
اُس برتن کو بھر دیا اور وہان سے روانہ ہوئے شام کو ابو معبد شوہر ام معبد
جو آئے وہ دودھ دیکھکے نہایت متعجب ہوئے ام معبد نے کہا کہ یہ برکت ایک
مہمان عزیز کی ہے اور آپ کا حال بیان کیا ابو معبد اور ام معبد بعد ازین مشرف
باسلام ہوئے اور صحابہ مین داخل ہوئے ف مواہب لدنیہ مین ہے کہ وہ بکری جسے
ام معبد کے گھر مین آپنے دوہا تھا حضرت عمر کے زمانے تک جیتی رہی اور دودھ دیتی
رہی یہانتک کہ زمانہ رمادہ مین کہ حضرت عمرؓ کے عہد مین ایک بڑا قحط ہوا تھا صبح و شام
دودھ دیتی تھی اور پردۂ زمین مین ذرا بھی دودھ نہ تھا حال مکہ معظمہ مین پردہ غرور
آپ کے خیمۂ ام معبد پر اشعار عربی سُنے گئے اُنمین مضمون آپکے گذر جانے کا خیمہ
ام معبد پر اور جناب صلعم اور خاسر رہنا کفار قریش کا مذکور تھا حال سراقہ بن مالک
بن جعشم کہ ایک شخص سرداران عرب مین سے تھا اور ایک جھیل کے کنارے پر اُسکا
گھر تھا اُسنے مضمون شہرہ کفار قریش سُنا تھا کسی نے اُس سے جاکے کہا کہ ابھی
چند شخص ونٹون پر سوار ادھر سے گئے ہین شاید وہی ہون جنکی قریش کو تلاش ہے
سراقہ نے بطمع انعام قریش ارادہ اُنکے تعاقب کا کیا اور بایں خیال کہ کوئی اور
پیش قدمی نکرے دھوکھا دینے کو کہا کہ یہ لوگ وہ نہین بلکہ فلانے قبیلے مین کے

معجزہ ۱۴

ف ۱۵ ...

بیان سراقہ بن مالک کا ...

لوگ ہین بعد ازین گھوڑا تیار کرا کے ایک ٹیلے کے نیچے منگوایا اور کمان و ترکش لیکے مسلح
ہو کے روانہ ہوا اور گھوڑا جھپٹا کے قریب آپکے پہونچا حضرت ابو بکر نے کہ ہر طرف
واسطے محافظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھتے چلتے تھے سراقہ کو دیکھ کے
کہا یا رسول اللہ ایک سوار آ پہونچا آپنے دیکھا اور سراقہ کے لیے بد دعا کی اوکہا کی
زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو پیٹ تک نگل لیا پانون گھوڑے کے زمین مین غائب
ہو گئے سراقہ نے حضور مین عرض کیا کہ مین جانتا ہون کہ تم دونون صاحبونکی بد دعا سے
میرے گھوڑے کا یہ حال ہوا آپ مجھے اس بلا سے بچاوین مین عہد کرتا ہون کہ آب
پھرتے ہوئے جو کوئی تمھاری تلاش کو آتا ہوا ملے گا اسکو مین پھیر دونگا آپ نے
دعا کی زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو چھوڑ دیا سراقہ کہتا ہے کہ مجھے اسی وقت خیال
ہوا کہ خداے تعالی آپ کو غلبہ دیگا اور مین متصل آپکے گیا اور مین نے آپ سے
درخواست کی کہ مجھے آپ امان نامہ لکھ دیجیے کہ جب اللہ تعالی آپکو غالب کرے تو
مین محفوظ رہون آپنے حضرت عامر بن فہیرہ کے ہاتھ امان نامہ لکھوا دیا اور سراقہ اس وقت
اگرچہ مسلمان نہوے لیکن بعد اسکے مشرف باسلام ہوے اور صحابہ مین داخل ہوے
سراقہ نے پھرتے ہوے حسب عہد ہر شخص کو جو آپکی تلاش کے لیے جاتا تھا پھیر دیا
اور کہا کہ تمھارے جانے کی حاجت نہین ہے مین دیکھ آیا ہون ف یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہ زمین نے آپکے دشمن کے گھوڑے کو دھنسا لیا مثل معجزہ حضرت موسی
علیہ السلام کے نسبت قارون کے ہوا کہ زمین نے اسکو بسبب عداوت موسی
علیہ السلام کے دھنسا لیا مختصر قصہ اسکا جیسا کہ تفسیر بیضاوی وغیرہ مین مذکور ہے
یہ ہے کہ جب موسی علیہ السلام نے قارون کو حکم اداے زکاۃ کا دیا قارون کو یہ حکم
بہت ناگوار ہوا مال کی اسے بہت محبت تھی حضرت موسی نے ہزار درم مین سے ایک درم
زکاۃ دینے کو کہا اسمین بھی بہت مال صرف ہوتا تھا قارون کو موسی علیہ السلام سے

معجزہ ۱۰

قصہ قارون

عداوت ہوئی اور اُسنے ایک عورت کو کہ زنا سے حاملہ ہوئی تھی بہت روپیہ دیکے اس بات پر
آمادہ کیا کہ مجمع بنی اسرائیل مین کہدے کہ مجھسے موسی نے زنا کیا اور یہ حمل زنا انھین کا ہو
حضرت موسی عید کے دن وعظ کر رہے تھے اور احکام حد وقصاص بیان کرتے تھے انھین
اُنھون نے کہا کہ جو کوئی زنا کرے اور نکاح اُسکا نہوا ہو ہم اُسکے سو درے مارین گے
اور جو زنا کرے اور نکاح اُسکا ہوا ہوا اُسے ہم سنگسار کرین گے قارون نے کہا کہ اے موسیٰ
جو تمھین نے ایسی بات کی ہو حضرت موسیٰ نے کہا کہ مین ایسی بات کرون تو مجھپر بھی حد
اسی طرح جاری ہو قارون نے کہا کہ فلانی عورت یہ کہتی ہے کہ تم نے اس سے
زنا کیا اور اُس عورت کو پیش کیا حضرت موسی نے اُس عورت سے کہا سچ سچ
بیان کر اُسنے کہا کہ قارون نے مجھے روپیہ دیکر تم پر تہمت لگانے کو سکھایا اور تم
پاک اور مبرا ہو اسپر موسیٰ علیہ السلام کا جلال جوش مین آیا اور زمین سے حضرت
موسی علیہ السلام نے کہا خُذِیْہِ کھینچ لے قارون کو اسی وقت قارون کو
زمین نے ٹخنون تک دھنسا لیا قارون نے عاجزی کرنی شروع کی اور کہا
اے موسیٰ مجھے بچاؤ مگر حضرت موسیٰ کا جلال ایسا زور مین تھا کہ ہرگز نمانا اور پھر
کہا خُذِیْہِ زمین سے گھٹنون تک قارون کو دھنسا لیا قارون گڑگڑایا کیا
لیکن حضرت موسیٰ خُذِیْہِ فرماتے رہے اور زمین قارون کو دھنساتی رہی
یہانتک کہ بالکل اُسے دھنسا لیا پھر خداے تعالی نے حکم کیا کہ گھر قارون کا اور
سارا خزانہ اُسکا قارون کے سر پر رکھ کے بھی دھنسا دیا ف ان دونون معجزونکی
کیفیت وقوع مین بھی افضلیت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظہور
شان رحمۃ للعالمین کا آپکے معجزے مین عیان ہو کہ آپنے سراقہ کے التجا کرتے ہی اُسے
خسف زمین سے نجات دی بلکہ اُسے ہمیشہ کے لیے امان نامہ لکھوا دیا اور حضرت
موسیٰ نے قارون کی تفرع وزاری پر کچھ التفات نہ کیا اللہ جل جلالہ نے بھی حضرت

موسیٰ کو وحی بھیجی کہ اگر مجھے قارون ایک بار بھی پکارتا میں اُسے نجات دیتا تھیں
پکارتا رہا تمنے کچھہ نہ سُنا ۔ افضلیت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت
موسیٰ علیہ السلام پر یا کسی اور پیغمبر پر جو بیان کیجاوے اسمیں ضرور ہو کہ اس بات کا
لحاظ رہے کہ کسی طرح تحقیر اُس پیغمبر کی نہ نکلے تحقیر ہر پیغمبر کی کفر ہو شاعر لوگ اکثر اس بلا
مین مبتلا ہو جاتے ہین اور صرف افضلیت کے بیان سے تحقیر لازم نہین آتی خود خدا تعالیٰ فرماتا ہو
تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وہ رسول لوگ افضلیت دی ہمنے بعضونکو
انمین سے بعضون پر حال جب آپ متصل مدینے کے پہونچے بریدہ بن الحصیب اسلمی مع
ستر سوارون کے آپکو ملے آپنے پوچھا تم کون ہو انھون نے کہا بریدہ بن الحصیب آپنے
بطور تفاؤل کے فرمایا بَرَدَ اَمْرُنَا خنک اور ٹھنڈا ہوا کام ہمارا اور قبیلے کا نام اسلم سنکر
آپنے تفاؤلاً فرمایا سَلِمْنَا سلامت رہے ہم پھر آپ نے پوچھا قبیلہ اسلم مین سے کس
قوم کے ہو انھون نے کہا کہ بنی سہم کے آپ نے فرمایا کہ خَرَجَ سَهْمُكَ حاصل ہوا
حصہ تیرا یعنی اسلام سے تجھے نصیب ملا بریدہ آئے تو بارادہ بد تھے حسب شہرت کفار
قریش آپ سے تعرض پہونچانے کی نیت تھی لیکن جمال مبارک دیکھ کے اور کلام
سُنکے مسخر ہو گئے اور مع سب ہمراہیون کے ایمان لائے پھر انھون نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ مناسب معلوم ہوتا ہو کہ بوقت داخل ہونے آپ کے مدینے مین
آپ کے ساتھ نشان ہو اور اپنی پگڑی کو ایک لکڑی مین لپیٹ کے نشان بنایا آپنے
انھین کو نشان بردار کیا کہ آپ کے جلو مین لیکے چلے سبحان اللہ کیا قدرت خدا ہے
کس سرکشی سے آئے اور کیسے تابعدار ہو کے ساتھ چلے حال مدینے کے لوگ بخیال
تشریف آوری آپکے ہر روز واسطے استقبال کے مکے کی راہ پر آتے اور قریب دوپہر
پھر جاتے ہر روز داخل ہونے آپ کے بھی حسب عادت واسطے استقبال کے آئے تھے
اور بسبب ہو جانے دیر کے پھر چلے تھے کہ یکبارگی ایک یہودی نے ایک ٹیلے پر سے آپکی سواری دیکھی اور

چلاکے پھرنے والون سے کہا یَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ هٰذَا اجِلُّكُمْ اے گروہ عرب یہ مطلب تمھارا ہی وہ لوگ پھرے اور آپ کے ساتھ ہوکے مدینۂ طیبہ مین داخل ہوئے بکمال خوشی اہل مدینہ کو حاصل ہوئی لڑکیان انصار کی گاتی تھین شعر

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع	وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاع

طلوع کیا بدر نے ہم پر ثنیات الوداع سے واجب ہوا شکر ہمپر جبتک دعا کرے اللہ سے کوئی دعا کرنے والا ف ثنیات الوداع کے معنی ہین گھاٹیان رخصت کی اہل مدینہ رخصت کرنے کے لیے مسافر کو جو بجانب مکہ جاتا تھا ان گھاٹیون تک جایا کرتے تھے لہذا وہ ثنیات الوداع کہلاتی ہین قاموس مین ایسطرح ہی اور بعضے اہل لغت اور محدثین نے لکھا ہی کہ ثنیات الوداع مدینے سے شام کی جانب ہین مکے کی جانب نہ شعر مذکور مدینے کی لڑکیون نے بوقت معاودت آپکے غزوۂ تبوک سے گایا تھا اور صحیح بخاری سے ہونا ثنیات الوداع بجانب شام ثابت ہوتا ہی

فصل دوسری بیان حال رونق افروزی مدینۂ طیبہ مین تا غزوۂ بدر

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین پہونچکر محلۂ قبا مین منازل بنی عمرو بن عوف مین ٹھہرے اور وہ دن دوشنبہ بارھوین ربیع الاول کی تھی چودہ دن آپ وہان رہے حضرت علی بعد ادا کرنے امانتون آپکے تیسرے دن محلۂ قبا مین حضور مین جا ملے قبا محلہ تھا کنارہ شہر مدینہ پر مسجد قبا جسکا ذکر اس آیت مین ہی لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ یعنی بیشک وہ مسجد جسکی بنیاد ہوئی تقوی پر پہلے ہی دن سے لائق ہی اس بات کی کہ تم اسمین نماز پڑھو وہین نبی اور جبتک آپ وہان رہے اسی مسجد مین نماز پڑھتے رہے حال پھر آپنے اندر شہر مدینے کے تشریف رکھنے کا ارادہ کیا لوگ شہر کے کمال متمنی اس بات کے تھے اور ہر ایک کی آرزو تھی کہ آپ ہمارے محلے مین تشریف رکھین جب آپ سوار ہوئے ہر قبیلے کے لوگ ساتھ ہوئے اور وہی درخواست برزبان تھی آپنے فرمایا کہ اونٹنی میری مامور ہی جہان یہ بیٹھ جاویگی

وہین مین مقیم ہونگا اونٹنی چلتے چلتے وہان آبیٹھی جہان منبر مسجد شریف ہے متصل اسجگہ کے گھر حضرت ابوایوب انصاری کا تھا وہان اسباب آپ کا اُتار کے رکھا گیا اور آپ حضرت ابوایوب کے گھر ٹھہرے وہ شامول کی اولاد مین تھے شامول سردار اُن چارسو عالمون کا تھا جو مصاحب تبعؑ حمیری بادشاہ یمن کے تھے اہل سیر نے لکھا ہے کہ بادشاہ موصوف کا گذر زمین پاک مدینہ پر اُس زمانے مین ہوا کہ مدینہ ہنوز آباد نہ تھا وہان ایک چشمہ جاری تھا اُن عالمونکو معلوم ہوا کہ یہ جگہ ہجرتگاہ پیغمبر آخرالزمان صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوگی وہین وہ لوگ رہ گئے اور بستی آباد کی انصار اُنھین کی اولاد مین ہین بادشاہ نے یہ خیال در پیش کر کے چاہا کہ خود بھی وہان رہجاوے مگر بسبب بکھیڑے سلطنت کے نہ رہ سکا اُن لوگون کو رہنے دیا اور ایک ایمان نامہ بنام جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لکھکے شامول کو دیا کہ تم اپنی اولاد کو وصیت کیجیو کہ جو اُمین سے جناب پیغمبر آخرالزمان کو پاوے میرا سلام اور یہ نامہ پہونچاوے حضرت ابوایوب کے گھر مین وہ نامہ چلا آتا تھا اُنھون نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچا دیا حضرت ابوایوب سے شامول تک اکیسوین پشت تھی اور جس گھر مین آپ ٹھہرے یہ گھر بھی اُسی بادشاہ نے بنوا دیا تھا کہ جب آپ تشریف لاوین وہان ٹھہرین آپ تلے کے مکان مین ٹھہرے اور ابوایوب کے عیال و اطفال بالاخانے پر رہے پھر ابوایوب اور اُنکی زوجہ ام ایوب کو خیال ہوا کہ یہ بات بے ادبی کی ہے اور رات بھر اِس خیال سے نہ سوئے صبح اصرار کر کے آپکو بالاخانے پر مقیم کیا اور خود تلے رہنے لگے حال جس زمین مین اونٹنی بیٹھی تھی وہ دو یتیمونکی تھی کہ اسود بن ضرارہ کی پرورش مین تھے دس دینار کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال سے وہ زمین آپنے خریدی حجرات شریفہ اور مسجد شریف اُسی زمین مین بنی کتب حدیث مین وارد ہے کہ مسجد شریف کی تعمیر مین آپنے ایک پتھر رکھکر ارشاد کیا حضرت ابوبکر سے کہ تم ایک پتھر اِس پتھر سے ملا کر رکھو اور حضرت عمر نے متصل پتھر حضرت ابوبکر کے اور حضرت عثمان نے متصل پتھر حضرت عمر کے پتھر

[illegible]

[illegible]

رکھوا کے فرمایا ھٰؤُلَاءِ الْخُلَفَاءُ مِنْ بَعْدِی یہ لوگ خلیفہ ہونگے میرے بعد سو مطابق
اس پیشین گوئی کے واقع ہوا اور آپ ساتھ اصحاب کے تعمیر مسجد کے کام مین برابر
شریک رہے تھے حال بعد تشریف آوری آپ کے مدینے مین عبداللہ بن سلام کہ
ایک بڑے عالم یہود مین تھے آپ کی ملاقات کے لیے آتے اور آپ سے سوال کیا
کہ پہلی علامت قیامت کی کیا ہوگی اور پہلی غذا اہل جنت کی کیا ہوگی اور لڑکا کس
سبب سے مان کی جانب مشابہت پیدا کرتا ہے اور کس سبب سے باپ کی جانب آپنے فرمایا
پہلی نشانی قیامت کی ایک آگ ہوگی کہ لوگون کو مشرق سے مغرب کو ہانک لیجائیگی
اور پہلی غذا اہل جنت کی جگر گوشہ مچھلی کا ہوگا کہ اسکے کباب بہشتیونکو کھلائے جاینگے
اور جب نطفہ مان کا غالب ہوتا ہے لڑکا مشابہت مان کی جانب رکھتا ہے یعنی مان کے یا
کسی قرابتی جانب مان کے مثل ماموں یا خالہ کے مشابہ ہوتا ہے اور جو نطفہ باپ کا
غالب ہوتا ہے لڑکا مشابہ باپ یا اسکے اقارب کے ہوتا ہے عبداللہ بن سلام نے
سوالون کا جواب سنکے کہا کہ کتب سابقہ مین بھی ایسا ہی لکھا ہے اور ایمان لائے پھر
اُنھون نے عرض کیا کہ یہود بڑے جھوٹے اور مفتری ہین اگر میرے اسلام پر مطلع ہونگے
مجھے برا کہینگے مین چھپکے بیٹھتا ہون آپ قبل اطلاع میرے اسلام سے میرا حال
اُنسے پوچھین اور وہ الگ چھپکے جا بیٹھے اور یہود حاضر ہوئے آپ نے اُنسے
پوچھا کہ تم مین عبداللہ بن سلام کیسا آدمی ہے اُنھون نے کہا خَیْرُنَا وَابْنُ خَیْرِنَا وَسَیِّدُ
نَا وَابْنُ سَیِّدِنَا آپ نے فرمایا کہ جو وہ مسلمان ہوجاوے اُنھون نے کہا خدا کی
پناہ ایسی بات کبھی نہوگی پھر آپنے عبداللہ بن سلام کو بلایا اُنھون نے نکل کے کہا
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تب یہود بہت
ناخوش ہوئے اور کہنے لگے شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا اور بہت برا اُنھین کہا حضرت عبداللہ
بن سلام نے کہا مجھے اسی بات کا خوف تھا حال سلمان فارسی کہ اصل مین مجوسیان

اسلام سلمان فارسی

فارسی مین سے تھے اور بہت عمر اُنکی ہوئی اور دین مجوسی چھوڑ کر دین نصاری انھون نے
اختیار کیا تھا اور ربانی علماے یہود اور نصاری کے خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور یہ بات کہ آپ مدینے مین ہجرت کرکے آوینگے سنکے مدینے مین آرہے تھے کہین جگہ بکے تھے
اُن دنون ایک یہود کے غلام تھے حضور مین حاضر ہوئے اور کچھ چیز پیش کی اور کہا کہ صدقہ ہے
آپنے فرمایا مین صدقہ نہین کھاتا مجھپر حرام ہے پھر دوسرے دن آئے اور کچھ چیز پیش کرکے کہا کہ
یہ ہدیہ ہے آپنے لے لی اور ایک دن جاکے پشت شریف پر مہر نبوت کو بھی دیکھ لیا اور
فوراً مسلمان ہوگئے کہ اُنھون نے منجملہ علامات نبی آخر الزمان یہ بات معلوم کی تھی کہ وہ
صدقہ نہ کھاوینگے ہدیہ قبول کرینگے اور اُنکی پشت پر مہر نبوت ہوگی پھر آپنے حضرت سلمان سے
کہا کہ اپنی آزادی کی فکر کرو اُنھون نے مالک سے اپنی آزادی کے لیے بکتابت کہا اُسنے
چالیس اوقیہ سونے پر مکاتب کیا اور یہ شرط کی کہ تین سو درخت چھوہارے کے لگاوین
اور جب وہ بارآور ہون تب آزاد ہون آپنے دست مبارک سے چھوہارے کے درخت
لگائے وہ سب اسی سال مین بارآور ہوئے ایک درخت فقط حضرت عمر نے لگایا تھا
وہ بارآور نہوا آپنے اُسے اکھیڑ کر اپنے ہاتھ سے لگا دیا وہ بھی بارآور ہوا اور بقدر ایک
بیضے کے سونا غنیمت مین آیا تھا آپنے سلمان کو دیا اور فرمایا کہ اسے دیکے آزاد ہو جاؤ
سلمان نے عرض کیا کہ چالیس اوقیہ چاہیئین یہ کیا کفایت کریگا آپنے زبان مبارک
اُس سونے پر پھیر دی اور دعاے برکت کی سلمان کہتے ہین مین نے جو اُسے تولا چالیس
اوقیہ تھا نہ کم نہ زیادہ اور سلمان ادا کرکے آزاد ہوگئے اور حضور اقدس کی خدمت مین رہے
حال مدینے کی باہر دو طرف دو محلے تھے یہود کے ایک بنی قریظہ دوسرے بنی نضیر کا انہین سے
لوگ بھی آپکی ملاقات کو اور حال دریافت کرنے کو آئے حیی بن اخطب یہود مین ایک
سردار تھا اُسکی بیٹی صفیہ سے کہ وہ بعد فتح خیبر کے ازواج مطہرات مین داخل ہوئین
روایت ہے کہ باپ اور چچا میرا اُسوقت آئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینے مین

آپ کی ملاقات کو گئے جب پھر کے آئے اس طرح لیٹ گئے جیسے کوئی بہت تھکا ہوتا ہے اور
ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ یہ وہی پیغمبر ہین جنکا ذکر توریت وغیرہ کتب سابقہ مین ہے
اُسنے کہا کہ واللہ یہ وہی ہین پوچھا کہ تیرا کیا ارادہ ہے جبتک تنون مین دم ہے مخالفت مینا
کوتاہی نہ کرونگا سبحان اللہ کیا قدرت ہے خدا کی سب علماے یہود و نصاریٰ کو آپ کی
پیغمبری کا یقین تھا لیکن بہتیرے بسبب شامت حسد کے اور تکبر اور حب جاہ کے کہتے تھے بنی اسمٰعیل
مین اور ناخواندون مین پیغمبر کیون ہوتے اور اگر ہم انپر ایمان لاوین ہماری سبکی جاتی ہے
ایمان نہ لائے اور جنکی قسمت مین سعادت ابدی تھی جیسے عبد اللہ بن سلام ایمان لائے
اور نصاریٰ مین سے کئی نامی بادشاہ ایمان لائے جیسے نجاشی بادشاہ حبشہ اور اکیدر بادشاہ
دومۃ الجندل حال مدینہ طیبہ مین بیر رومہ کا پانی بہت شیرین تھا اور کنوونکا پانی کھاری
تھا اور بیر رومہ کا مالک ایک یہودی تھا وہ پانی بیچا کرتا تھا اس سبب سے مسلمانونکو پانی
کی تکلیف تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیر رومہ کو خرید
کر کے ڈول مسلمانون کے اُسمین جاری کر دے اسکے لیے جنت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے
اُس کوئین کو اپنے خالص مال سے خریدا اور وقف کر دیا اور تدبیر خریدنے کی یہ کی کہ پہلے
نصف بارہ ہزار درم کو خرید لیا اور وقف کر دیا سو جس دن باری حضرت عثمان کی ہوتی
بے مفت پانی دیتے اور دوسرا اپنی باری کے دن بیچتا لوگون نے اُسکی باری کے دن پانی
بھرنا موقوف کر دیا حضرت عثمان کی باری مین سب بقدر حاجت بھر لیتے ناچار ہو کے
اُسنے بھی اپنا حصہ حضرت عثمان رضہ کے ہاتھ بیچ ڈالا اور حضرت عثمان نے وہ بھی وقف
کر دیا اور کوئین مین بے تکلف ڈول مسلمانون کے جاری ہو گئے اور حضرت عثمان
حسب وعدہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستحق جنت ہوئے

فصل تیسری غزوہ بدر کے بیان مین

بعد ہجرت کے جہاد کا حکم نازل ہوا اور آپنے قتال کفار سے شروع کیا اور انکے قتل اور

ذکر فضیلت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

سنہ ۲

غارت کے لیے سپاہ بھیجنے لگے جس جہاد میں کہ آپ بنفس نفیس تشریف لے گئے اسکو
اہل سیر غزوہ کہتے ہیں اور جو لشکر آپ نے بھیجا یا آپ تشریف فرما نہوئے اُسے سریہ
کہتے ہیں بتفصیل ہر غزوہ و سریہ کا حال لکھنا دشوار ہے مشہور غزوات کا حال لکھا جاتا ہے
اشرف و عمدہ ترین غزوات غزوہ بدر ہے کہ باعث ترقی عظیم اسلام کا ہوا شرح اس غزوے
کی یہ ہے کہ حضور اقدس میں خبر پہونچی کہ ابوسفیان مع قافلہ تجارت شام سے معاودت
کیا چاہتا ہے آپ بنفس نفیس مع جماعت مہاجرین و انصار کے کہ تین سو تیرہ تھے بقصد اُس
قافلے کے نکلے ابوسفیان نے خبر پاکے ضمضم غفاری کو اجیر کرکے مکے کو بھیجا اور ابوجہل وغیرہ
سرداران قریش کو کہلا بھیجا کہ اگر قافلے کی خیر چاہیں مدد کیلئے آویں اور قافلے کو بچالیجاویں
یہ خبر سُنکے ابوجہل بہت طیش میں آیا اور لشکر مع سامان جنگ آستے جمع کیا سواران اسپ و
شتر او پیادے اور کرد فر تمام سے روانہ ہوا اور جمیع قبائل قریش میں سے اعیان و
اشراف حتی کہ عباس بن عبد المطلب بنی ہاشم میں سے کہ ہنوز مسلمان نہوئے تھے حسب
قاعدہ حمیت برادری ساتھ ہوتے اگرچہ ابوسفیان نے قافلے کو دوسری راہ سے
نکال کر آدمی مکے کو بھیجکر ابوجہل وغیرہ کو کہلا بھیجا تھا کہ اب حاجت مدد لانے کی نہیں
لیکن اللہ جل جلالہ کو منظور ہوا کہ سرداران کفار کو فی النار کرے اور شوکت اسلام
علی وجہ الکمال ظاہر کرے لہذا ابوجہل لعین نے لشکر لیجانے پر اصرار کیا اور کہا محمد نے
نہایت شورش کی ہے انکی شورش کو بالکل دفع کرنا ضرور ہے اور ابوسفیان کہ بہت اصرار
کفر پر آن و نون رکھتا تھا باآنکہ خود ممانعت کہلا بھیجی تھی مکے میں قافلے کو پہونچا کے خود
جمعیت کے شریک ابوجہل واسطے حاصل کرنے عار شکست و نکبت کے ہوا اور چند زخم
لڑائی میں کھائے اور اللہ جل جلالہ نے آپکو وحی بھیجی کہ خدا تعالی تمکو ظفر دیگا یا قافلے
پر یا لشکر پر اور آپ کے اصحاب لشکر والوں کا یہ جی چاہتا تھا کہ قافلے سے مقابلہ ہو
اسلیے کہ لشکر جماعت کثیرہ باسامان و سلاح تھا اور مسلمان بے سامان تھے اور قافلہ

جماعت قلیل بے سلاح تھا لیکن اللہ تعالی کو اپنی قدرت کاملہ دکھانی اور اسلام کی نصرت
عظیم کرنی منظور تھی لہذا قافلہ نکل گیا لشکر سے ہی مقابلے کی ٹھہری لشکر کفار مسلمانون کے
لشکر سے سہ چند تھا بلکہ زیادہ مسلمان تین سو تیرہ تھے اور کفار ایک ہزار لیکن کفار کو مسلمان
دو ہی نظر پڑے اور مسلمانون کا رعب کافرون کے دل مین سما گیا حال جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر مین پہونچے آپ نے اصحاب کو ہر کافر کی جاے قتل کو
نشان دیا تھا کہ یہان فلانا مارا جاوے گا اور یہان فلانا حضرت عمرؓ راوی حدیث
کہتے ہین کہ قسم ہے خدا کی کسی نے انھین سے ایک بالشت بھی تجاوز نہین کیا حال
آپ نے لشکر بے سامان دیکھکر دعا فرمائی کہ الٰہی یہ ننگے ہین انھین کپڑا دے الٰہی یہ
بھوکھے ہین انھین کھانا دے الٰہی یہ پیادے ہین انھین سواری دے راوی حدیث
کہتے ہین کہ کوئی ہم مین سے بعد فتح کے ایسا نرہا جسکے پاس سواری اور کپڑا اور نقد و
جنس بوفور نہو حال قبل پہونچنے لشکر کفار کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے
بطور مشورے کے لڑائی کے باب مین تذکرہ کیا پہلے حضرت ابو بکرؓ نے پھر حضرت عمرؓ نے
باتین مناسب عرض کین آپ بہت خوش ہوتے اور انکے لیے دعاے خیر فرمائی
حضرت مقداد نے کہا کہ ہم ایسا نہ کہین گے جیسے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے
کہا تھا فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ ۔ یعنی جا کے تو اور تیرا رب
لڑے ہم تو یہین بیٹھے ہین بلکہ ہم یہ عرض کرتے ہین ہم آپ کے ساتھ آگے پیچھے
داہنے بائین ہر طرف سے لڑینگے اور جہانتک آپ ہمین لیجائین لے جائینگے ساتھ جائینگے
چونکہ انصار نے بوقت بیعت عقبہ یہ عہد کیا تھا کہ جو کوئی آپ پر مدینے مین چڑھ آویگا
اُس سے لڑینگے یہ نہین کہا تھا کہ ہم آپکے ساتھ نکل کے لڑینگے آپ نے ایسی تقریر کی
جس سے انصار سمجھے کہ آپ کو موافق اُس معاہدے کے یہ خیال ہے کہ شاید ہم
باہر مدینے کے آپ کے شریک نہونگے انھون نے عرض کیا کہ ہر چند ہمارا معاہدہ

معجزہ

معجزہ

یعنی پہلا اظہار [illegible] ۱۲

موافقت کا بوقت جرم آنے دشمن کے مدینے پر تھا لیکن جب ہم آپ پر ایمان لائے اور آپکو نبی برحق جانتے ہین اب ہماری جان آپکی جان پر فدا ہو آپ کیسی ہون اگر آپ ہمین حکم دین تو ہم سمندر مین گھس جاوین اور کسی طرح دشمن سے لڑائی مین ہمین عذر نہین اور بوقت جنگ انشاء اللہ تعالی آپ ہماری جان نثاری سے راضی ہونگے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تقریرات جان نثاری سُنکے آپ بہت راضی ہوئے حال کتب حدیث مین وارد ہو کہ بوقت مقابلہ لشکر کفار اور ملاحظہ کرو فر انکے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے مین گرے اور بہ کمال زاری اللہ جل جلالہ کی جناب مین عرض معروض کرنے لگے یہانتک کہ آپنے کہا کہ یا اللہ اگر تو چاہیگا تو بعد آج کے دن کے عبادت تیری موقوف ہو جائیگی یعنی بر روئے زمین پر ہم ہی لوگ تیری عبادت کرنیوالے ہین اگر تیری مشیت مقتضی اس بات کو ہوگی کہ کفار غالب آوین اور ہم لوگ فنا ہو جاوین تو تیری پرستش بالکل موقوف ہو جائیگی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بس کیجیے اللہ تعالی نے آپسے وعدہ کیا ہو فتح کا اللہ تعالی بیشک آپکو فتح دیگا تب آپ اُٹھ کھڑے ہوئے اور یہ آیت پڑھی سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ یعنی قریب ہو کہ بھاگ جائیگی یہ جماعت اور پشت پھیر لیگی اور مطابق پیشین گوئی آیت موصوفہ کے ہوا ف بحسب ظاہر اس مقام پر یہ شبہہ ہوتا ہو کہ جب خدا تعالی نے آپ سے وعدہ فتح و ظفر کیا تھا پھر آپ کے اتنے اضطراب و تضرع و زاری کی کیا وجہ تھی اور بھی بحسب ظاہر حضرت ابوبکر صدیق کا توکل قوی معلوم ہوتا ہو جواب اس شبہے کا یہ ہو کہ نظر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اللہ جل جلالہ پر تھی کہ قادر مطلق ہو اور غنی بے پروا جو ہے سو کرے اور نظر حضرت ابوبکر صدیق کی صفات پر کہ وعدہ وعید از قبیل صفات ہین اس مقام ذات کا ارفع ہو یعنی بہت بلند اور مقام عبدیت حضرت صوفیہ کے نزدیک سب مقامات سے اعلی ہو اور قرآن مجید مین علو مقام عبدیت کی طرف اشارہ واضح ہو اسواسطے کہ موقع کمال قرب

ف روایت بخاری از المسنون صفحہ ۱۲

بیان مقام عبدیت

وعظمت مین اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلفظ عبد ہی تعبیر کیا ہی مثلاً بیان حال معراج مین سورۂ اسرا
مین فرمایا سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی
الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا یعنی پاک ہی وہ ذات جو لیگیا اپنے عبد کو
مسجد حرام یعنی مسجد کعبے سے طرف مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کے جسکے گرداگرد ہمنے برکت
رکھی ہے تاکہ دکھاوین اُسے ہم آیتین اور نشانیان اپنی عظمت وقدرت کی یعنی آسمان
پر لیجاوین اور مقام قرب عظیم پر پہونچاوین اور سورۂ نجم مین فرمایا فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ
مَا اَوْحٰی یعنی پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف بندے اپنے کے جو کچھ کہ وحی بھیجی
ظاہر ہے کہ مقام معراج سب مقامات سے اشرف واعلیٰ ہے ایسے مقام پر بلفظ عبد
تعبیر کرنا صاف اشارہ ہی طرف اِس بات کے کہ مقام عبدیت سب مقامون سے
اعلیٰ ہے اور سِر اسمین یہ ہی کہ عبد کو ایسا علاقہ مولیٰ سے ہوتا ہی کہ کسی کو کسی سے نہین ہوتا
جان ومال عبد کا سب مولیٰ کا ہوتا ہی اور خود کسی تصرف کا مالک نہین ہوتا مولیٰ کا ہی
اسمین ہر طرح کا تصرف نافذ ہوتا ہی یہ بات نہ پسر کو پدر سے حاصل ہے نہ نوکر کو آقا سے
اور عبدیت مقتضی اِس بات کو ہی کہ عبد ہر آن مین مولیٰ سے خائف رہے اور اپنا کچھ حق
اُسپر نہ سمجھے کیسا ہی تقرب رکھتا ہو اور ہمیشہ اپنی حاجتمندی اور عاجزی ظاہر کرتا ہی
اور اُسکی مہربانی اور عطائے انعام پر مغرور نہو اور اُسکی عظمت وجلال کو بھول نجاوے
سو دعا فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کمال تضرع اور زاری کرنا ناشی اس مقام
عبدیت سے تھا کہ ارفع مقامات ہی اور یہی سر ہی درخواست نزول رحمت کاملہ کا بصیغہ دعا
مین آپ پر حال آنکہ یقیناً آپ پر رحمت کاملہ نازل تھی اور ہمیشہ نازل رہیگی اور بھی دعا
منگوانا واسطے حصول مقام محمود کے کہ دعا بعد اذان مین ہی وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ
الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ یعنی اور قائم کر انکو مقام محمود مین جسکا تو نے انسے وعدہ کیا ہی حال آنکہ
خدا تعالیٰ نے صاف وعدہ حصول مقام محمود کا آپ کے لیے فرمایا ہی عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ

رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یعنی قریب ہو کہ قائم کریگا تجھے رب تیرا مقام محمود مین اور خود
اس دعا مین بھی اس مقام کے موعود ہونے کا ذکر ہے سو وہ مانگوانا اسکے لیے محض
بمقتضاے عبدیت ہو حال جس جگہ لشکر اسلام جاکے رات کو مقیم ہوا وہان زمین ریت
کی تھی اور پانون جمتے نہ تھے اور پانی نہ تھا اور پیاس غالب ہوئی اور وضو کی حاجت تھی
اور رات کو بعضے اہل لشکر کو احتلام ہوگیا اس جہت لشکر اسلام کے لوگ پریشان خاطر تھے
آپ نے مینھ کے لیے دعا فرمائی خوب مینھ برسا کہ زمین جگہ کی سخت ہوگئی پانون ٹھہرنے لگا
اور لوگ نہا لیے اور ظروف اپنے پانی سے بھر لیے حال زمانہ سابق مین دستور تھا کہ
پیشتر وقت جنگ میدان مین ایک ایک دو دو آدمی طرفین سے نکل کر لڑتے تھے سو سب سے
پہلے عتبہ اور شیبہ پسران ربیعہ اور ولید پسر عتبہ کفار کی جانب سے میدان جنگ مین
آئے اُنکے مقابلے مین تین آدمی پہلے شجاعان انصار مین سے نکلے کفار نے کہا کہ ہمکو اپنے
اخوان قریش سے مبارزت منظور ہے تب حضرت علی اور حضرت حمزہ اور عبیدہ بن حارث
اُنکے مقابلے مین گئے حضرت علی مقابل شیبہ کے ہوئے اور حضرت حمزہ مقابل عتبہ کے
اور اُن دونون صاحبون نے تو جاتے ہی اپنے مقابل کو مار لیا اور عبیدہ نے اپنے
حریف کو کہ ولید تھا زخمی کیا اور آپ بھی زخمی ہوتے حضرت علی نے اپنے حریف سے
فارغ ہو کے ولید کو بھی قتل کیا اور تینون صاحب مظفر و منصور لشکر اسلام مین پھر آئے
ف عتبہ اور شیبہ کی سبقت کی وجہ یہ لکھی ہے کہ بوقت روانہ ہونے لشکر کے مکے سے
یہ دونون ہمراہی سے جی چراتے تھے اور ہرگز نہین چاہتے تھے کہ لڑائی کے لیے جاوین
اور سبب اسکا یہ تھا کہ ایک بار عدّاس اُنکا غلام نصرانی جو جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے ہاتھ پر جب آپ طائف سے پھرے تھے باغ مین مسلمان ہوگیا تھا
انھین اس لڑائی مین جانے سے مانع تھا اور کہتا تھا کہ ان سب لوگون کو واسطے
قتل کے خدا لیے جاتا ہے اس سبب سے عتبہ اور شیبہ اس لڑائی مین شامل ہونے سے

سنہ ۲۲ بعث

کارہ تھے اور نفرت کی باتین اس لڑائی اور سفر سے کرتے تھے ابوجہل نے انھین تہمت
نامردی کی لگائی اور ہر بار ایسے ہی طعنے کیے اسی سبب سے ان دونون نے لڑائی مین
پیش قدمی کی حال اُمیہ بن خلف بھی اس لڑائی مین شریک ہونا نہین چاہتا تھا سبب
اسکا یہ تھا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بعد ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مکے مین وارد ہوئے اور امیہ سے اُنسے دوستی تھی اُسکے گھر ٹھہرے امیہ کے ساتھ وہ طواف خانہ
کعبہ مین مشغول تھے کہ ابوجہل لعین وہان آیا اُسنے چلا کے امیہ سے کہا کہ تم اُنسے کیون خلاص
محبت کرتے ہو اُن لوگون نے تو دین بدلنے والون کو اپنے پاس جگہ دی ہی حضرت
سعد نے چلا کے بطور زجر کے کہا کہ اگر تم ہمارا یہان آنا بند کرو گے تو ہم تمھین وکین گے
ایسی جگہ سے کہ تمھین بڑی مشکل پڑے گی یعنی شام کے سفر سے کہ قریش واسطے
تجارت کے وہان براہ مدینہ جایا کرتے تھے امیہ نے کہا کہ چلا کے اس سے بات مت
کرو کہ یہ یہان کا سردار ہے حضرت سعد نے کہا کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سُنا ہی کہ ابوجہل تیرا قاتل ہے یعنی باعث قتل بموجب ابوجہل نے ترغیب و
تحریص واسطے قتال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قصۂ بدر مین شروع کی مقولہ حضرت
سعد کا امیہ کو یاد آیا اور ڈرا کہ کہین مطابق اسکے اس سفر مین ظہور مین نہ آوے اور
جانے مین اُسنے عذر کیا حتی کہ ابوجہل اسکے پاس سرمہ دانی لیگیا اور کہا تم مرد نہین عورتون کی
طرح سنگار کرکے گھر مین بیٹھو اور بہت طعن و تشنیع کی باتین کین یہانتک کہ اُسکو ساتھ لیگیا
آخر ہر روز اسکا ارادہ سفر مین یہ رہا کہ لشکر سے الگ ہوکے مکے کو پھر جاوے جورو نے اُسکی
بوقت سامان سفر اُسے مقولہ حضرت سعد کا یاد دلایا تھا اُسنے کہا تھا کہ مین دو تین دن مین
پھر آونگا لیکن اتفاق نہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی ظہور مین آئی
حال مشکوۃ شریف مین حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہی کہ اُنھون نے کہا کہ مین نے
بروز بدر اپنی داہنی طرف اور بائین طرف دونون جوانون کو دیکھا مین دل مین ناخوش ہوا

معجزہ ۲۳
دونون جوان انصاری
کا حضرت عبدالرحمن بن
عوف سے حال ابوجہل
کا پوچھنا اور
اس لعین کا قتل کرنا

کہ نا تجربہ کارون کا ساتھ ہو کچا ساتھ ہوا تنے مین ایک نے انمین سے مجھ سے پوچھا کہ اے چچا
تم ابوجہل کو پہچانتے ہو مین نے کہا پہچانتا ہون تمہارا کیا مطلب ہو اُسنے کہا مین نے سنا ہی
کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہتا ہو اگر مین اُسے دیکھ پاؤن تو اُس سے جدا نہون
جب تک کہ ہم دونون مین ایک مر نہ لیوے بعد اسکے دوسرے نے بھی اسیطرح پوچھا
اور وہی بات بیان کی وہ دونون جوان انصاری تھے معاذؓ اور معوذ بیٹے غفراء کے
غفراء انکی ماں کا نام ہو اسی نسبت سے مشتہر ہین حضرت عبدالرحمن کو انہون نے چچا
بسبب بڑے ہونے کے برا تعظیم کہا حقیقت مین اُنکے بھتیجے نہ تھے حضرت عبدالرحمن
کہتے ہین کہ مین اُنکی باتین سُنکر خوش ہوا اتنے مین مین نے ابوجہل کو گھوڑا میدان مین
کوداتے دیکھا مین نے اُن دونون جوانون سے کہا کہ یہ ہو وہ جسے تم پوچھتے ہو یہ سنتے ہی وہ
دونون تلوارین میان سے نکال کے مانند باز کے جھپٹے اور ابوجہل سے بھڑ گئے یہانتک کہ
اسکو گرا دیا حدیث مین وارد ہو کہ بعد فتح جب اُن دونون نے دعوی قتل ابوجہل کا کیا
آپنے دونون کی تلوارین دیکھکے فرمایا کہ تم دونون نے قتل کیا اور سلب ابوجہل کا
معاذ کو دلایا بعد ازین معوذ پھر لڑائی کو گئے اور شہید ہوئے ف سلب بفتحتین کہتے ہین
سلاح وغیرہ اسباب کو جو مقتول کے پاس ہو امام شافعی کے نزدیک سلب کا مستحق قاتل ہی
ہوتا ہے اور غنیمت کے ساتھ ملا کے سلب کی تقسیم نہین ہوتی اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کے نزدیک جب امام لڑائی مین کہدے کہ جو جسکو مارے سلب اسکا پاوے
تب سلب قاتل ہی کا ہوتا ہو ورنہ مثل غنیمت کے تقسیم ہو جاتا ہو اور جنگ بدر مین
آپنے یہ بات فرمائی تھی اور اکثر لڑائیون مین فرمادیا کرتے تھے حال اللہ تعالی نے
لشکر اسلام کی مدد کے لیے فرشتونکو بھیجا پہلے ایک ہزار پھر تین ہزار بعد ازان پانچ ہزار
قرآن مجید مین مذکور ہین اور کتب احادیث مین مذکور ہو کہ بعضون نے لشکر فرشتون کا
پہاڑ پر سے دیکھا مشکوۃ شریف مین روایت ہو کہ ایک صحابی ایک کافر کے پیچھے بقصد قتل

جاتے تھے انھون نے آواز سنی اَقْدِمْ یَا حَیْزُوْمُ بڑھ اے حیزوم اور ایک کوڑے مارنے
کی اواز سنی کہ پھر اس کافر کو اپنے آگے مرا پایا ناک اسکی پھٹ گئی تھی کوڑے اثر سے
وہ جگہ نیلی ہوگئی تھی حضور اقدس مین اس بات کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتہ
مدد آسمان سوم کا تھا اور حیزوم فرشتے کے گھوڑے کا نام ہے حضرت عباس کو جس
شخص نے اسیر کیا تھا بہت حقیر تھا ہرگز طاقت مقاومت حضرت عباس کی نہین رکھتا تھا
آپنے فرمایا اس سے کہ تو نے عباس کو کیسے اسیر کیا اسنے کہا کہ ایک شخص نے میری مدد
کر کے انھین اسیر کر دیا اور اس شخص کو نہ مین نے پہلے دیکھا تھا نہ پھر دیکھا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فرشتہ تھا اور اکثر صحابہ نے دیکھا کہ کفار کے سر انکے
سامنے گرتے تھے اور سر کاٹنے والا نظر نہین آتا تھا حال عین گرمی ہنگامۂ جنگ مین
آپ نے ایک مٹھی خاک اور کنکریون کی لیکے کافرون کی طرف پھینک ماری اور
فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ یعنی برے ہوئے یہ منھ وہ خاک اور کنکریان کافرون کے
منھون مین جالگین اور اسکے وہان پہونچتے ہی تیزی کفار کی کند ہوگئی اور ذرہ
دیر نہ گذری تھی کہ وہ بھاگ گئے ایسی تاثیر نمایان جو پھینک مارنے مشت خاک
اور کنکریون مین ہوئی اسکے حال مین اللہ جل جلالہ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَا رَمَیْتَ
اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی یعنی نہین پھینک مارا تم نے جس وقت کہ پھینک مارا
لیکن اللہ نے پھینک مارا یعنی ایسی تاثیر قوی کہ ایک مشت خاک اور کنکریون نے
لشکر جرار کا منھ پھیر دیا طاقت بشری سے باہر ہے لہذا یہ تاثیر تمھاری قوت سے کہ
بشری ہے نہین ہوئی بلکہ قدرت و قوت ایزدی سے ہوئی کہ اسنے تمھارے ہاتھ
ظہور پکڑا بالجملہ شکست عظیم نصیب کافرون کے ہوئی ستر آدمی بڑے بڑے سردار
مثل ابوجہل کے تھے قتل ہوئے اور ستر اسیر ہوئے حال بعد فتح کے ابوجہل کے
حال کی آپ نے تفتیش فرمائی تب تک حال اسکے مقتول ہونے کا آپ کو معلوم

نہوا تھا آپ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اُسکا حال دریافت کرنیکو بھیجا
انھون نے میدان جنگ مین جاکے دیکھا کہ وہ لعین پڑا تھا اور ایک رمق جان اُس مین
باقی تھی حضرت ابن مسعود اُسکے سینے پر چڑھ بیٹھے اُس کافر نے اُنھین دیکھکر کہا کہ اَو
بکری چرانے والے بہت اونچی جگہ تو بیٹھا ہے پھر اُسنے کہا کہ میرا حال تو جو ہوا سو ہوا
مگر یہ تو بتاؤ کہ فتح کسکی ہوئی حضرت ابن مسعود نے کہا کہ اللہ تعالی نے اپنے
رسول کو فتح دی اور کفار کو شکست دی اور ذلیل و خوار کیا بعدازین ابن مسعود نے
ارادہ اُسکے سر کاٹنے کا کیا اُس لعین نے کہا کہ میرا سر کندھون کے اتصال سے
کاٹیو تاکہ سرون مین جو رکھا جاوے بڑا معلوم ہو لوگ جانین کہ سردار کا سر ہے
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُس لعین کا سر کاٹ لیا اور حضور مین لاکے ڈال دیا
آپ بہت خوش ہوتے اور سجدۂ شکر بجالاتے اور آپ نے فرمایا کہ یہ فرعون اِس
امت کا تھا اور ابن مسعود کو آپ نے تلوار ابوجہل کی عنایت فرمائی ف جسطرح کہ
نبی اس امت کے بلند رتبہ تھے بہ نسبت حضرت موسیٰ کے فرعون آپ کی
اُمت کا شقاوت مین بلند رتبہ تھا بہ نسبت فرعون حضرت موسی کے اُس فرعون نے
مرتے وقت کلمۂ اسلام و ایمان کہا گو قبول نہین ہوا اور اس امت کے فرعون نے مرتے
وقت بھی کلمات کفر اور تکبر کے کہے **حال** بروز بدر بعد فتح کے امیّہ بن خلف کو
کہ سرداران قریش مین تھا اور وہی پہلے حضرت بلال کا مالک تھا جو واسطے ترک دین
اسلام کے تکلیف دیتا تھا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بسبب دوستی سابق کے
اُسکو اور علی اُسکے بیٹے کو اپنے ساتھ لے لیا دو زرہین جو اُنھین اُس لڑائی مین ملی تھین
دونون ہاتھ مین لیے تھے امیہ نے کہا کہ تم ان زرہون کو ڈال دو ہمین بچاؤ تمھین
زیادہ فائدہ ہوگا حضرت عبدالرحمن نے وہ زرہین ڈال دین اور ایک ہاتھ سے امیہ کا
ہاتھ اور دوسرے ہاتھ سے علی بن امیہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُن دونون کو ساتھ

بے چلے جاتے تھے کہ حضرت بلال نے دیکھا وہ چلائے کہ ای مسلمانون یہ دشمن خدا ہی
امیہ بن خلف ایسا نہو کہ بچ جاوے مسلمانون نے جھپٹ کے اُسے اور اُسکے بیٹے کو
قتل کیا حضرت عبدالرحمن کہا کرتے تھے خدا رحمت کرے بلال کو میری زرہین اُنھون نے
کھوئین اور میرے اسیرونکو قتل کروایا حال بعد فتح کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دھڑ کفار مقتولین کے چاہ بدر مین ڈلوا دیے بعد ازین متصل اس کنوین کے آپ نے
کھڑے ہوکے ایک ایک کا نام لیکے پکارا اور فرمایا ہم نے تو جو خدا تیعالی نے ہمسے وعدہ
کیا تھا ٹھیک پایا تم نے بھی جو کچھ خدا تیعالی نے تمسے وعدہ کیا تھا پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ایسے جسمون سے کلام کرتے ہین جنمین روح نہین آپنے فرمایا
کہ وہ تم سے زیادہ سنتے ہین حال بعد فتح کے آپ رونق افروز مدینہ ہوئے حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کو آپ واسطے تیمارداری حضرت رقیہ صاحبزادی کے کہ منکوحہ حضرت عثمان کی
تھین اور بیمار تھین مدینے مین چھوڑ گئے تھے اور اُنسے فرمایا تھا کہ تمھین ثواب مثل حاضر
ہونے اس غزوے کا ملیگا لہذا حضرت عثمان بدریین مین محسوب ہوئے اور ایک حصہ
پورا غنیمت بدر کا آپنے حضرت عثمان کو دیا جب آپ مدینے مین پہونچے اُس سے ایک دن
پہلے بی بی رقیہ کا انتقال ہوا لوگ اُنکی تجہیز و تکفین کرکے دفن مین مشغول تھے کہ زید بن حارثہ نے
مدینے مین پہونچ کے بشارت فتح بدر کی پہونچائی اور آپنے بعد ازین ام کلثوم صاحبزادی کا
نکاح حضرت عثمان سے کر دیا اسی سبب سے حضرت عثمان ذوالنورین کہلاتے ہین قسطلانی نے
شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ یہ شرف کہ پیغمبر کی دو بیٹیان ایک ہی کے نکاح مین
آئی ہون سوائے حضرت عثمان کے امم ماضیہ مین بھی کسیکو حاصل نہین ہوا اور جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان سے اتنا راضی تھے کہ آپنے بعد وفات
حضرت ام کلثوم کی فرمایا کہ اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو مین عثمان سے نکاح کر دیتا
حال ستر آدمی جو اسیر ہوآئے تھے انمین حضرت عباس عم رسول رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم بھی تھے آپنے مسلمانون سے فرمایا تھا کہ عباس بکراہت لشکر کفار کے ساتھ آئے
ہین جو کوئی اُنھین پاوے قتل نکرے سو فرشتے نے بھی اُس حکم کو مانا کہ اُنھین اسیر کر دیا
قتل نہ کیا جیسا کہ اوپر گذرا حضرت عباس اُس وقت تک اگرچہ مسلمان نہوئے تھے لیکن بسبب
محبت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مسلمانونکے خیرخواہ تھے سب اسیرونکے ہاتھ بندھے
تھے حضرت عباس کے ہاتھ بہت سخت بندھے تھے رات کو وہ کراہتے تھے آپ اُنکی آواز
سُنکے بیقرار رہے حتی کہ آپ کو نیند نہ آئی ایک صحابی نے یہ حال دریافت کرکے حضرت
عباس کے ہاتھ کے بند کو ڈھیلا کر دیا کہ وہ خاموش ہوئے آپ نے یہ بات سُن کے
اور سب اسیرون کے ہاتھون کے بند کو ڈھیلا کرا دیا حال اسیران بدر کے معاملے
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے مشورہ کیا حضرت عمرؓ نے کہا یہ لوگ
ائمۃ الکفر ہین یعنی کافرون کے سردار ہین سب کو قتل کیجیے کہ ہیبت اسلام کی
خوب ظاہر ہو اور جنکے اقارب اہل اسلام مین ہین اُنکو اُنھین کے اقارب کو واسطے
قتل کے دیجیے عقیل کو اُنکے بھائی علی کو دیجیے اور عباس کو اُنکے بھائی حمزہ کو دیجیے
اور میرے فلانے قریب کو مجھے دیجیے کہ ہم سب قتل کرین اور متحقق ہو جاوے
کہ محبت خدا اور رسول کی ہم پر اقارب کی محبت سے غالب ہے اور حضرت ابوبکرؓ نے
کہا کہ یہ لوگ فدیہ لیکے چھوڑ دیے جاوین شاید کہ آیندہ یہ لوگ مسلمان ہو جاوین
اور اب مسلمانون کی بسبب مال فدیے کے تقویت ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دل آدمیون کے اللہ تعالی نے بعضے نرم بنائے ہین اور بعضے سخت اور
مثال عمرؓ کی انبیا مین سے نوح اور موسی ہین کہ نوح علیہ السلام نے دعا مانگی رَبِّ
لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ای پروردگار میرے مت چھوڑ زمین پر
کافرون سے کوئی گھر بنانے والا اور موسی علیہ السلام نے دعا مانگی رَبَّنَا اطْمِسْ
عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ

مشورت کرنا آنحضرتؐ کا اصحاب سے معاملہ اسیران بدر مین اور موافق راے حضرت ابوبکرؓ کے سب کو فدیہ لیکر چھوڑ دینا اور نازل ہونا آیات قرآنی موافق راے حضرت عمرؓ کے [illegible] ۱۲

اور یہ ہت ہمارے سادے انکے مالون کو اور سخت کر انکے دلون کو کہ وہ ایمان نہ لاوین جبتک نہ دیکھین عذاب دردناک کو اور مثال ابوبکر کی انبیا مین سے ابراہیم علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام ہین حضرت ابراہیم نے فرمایا مَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ ج وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ جو میرا تابع ہو وہ میرا ہے اور جسنے میرا کہا نمانا پس بیشک تو بڑا گناہ بخشنے والا ہی بڑا مہربان اور حضرت عیسیٰ کا مقولہ اپنی امت کے حق مین یہ ہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ج وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ہ یعنی تو اگر انھین عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین اگر بخش دے تو تو زبردست ہی حکمت والا چونکہ آپکے مزاج مین بہت حلم تھا کہ آپ رحمۃ للعالمین تھے آپ کو راے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پسند ہوئی اور آپ نے فدیہ لیکے اسیرون کو چھوڑ دیا پس عتاب الٰہی نازل ہوا اور یہ آیت آئی لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ہ یعنی اگر نہوتا ایک حکم لکھا ہوا خداتیعالی کی جانب سے کہ پہلے ہوچکا ہی بیشک پہونچتا تمھین اسمین جو لیا تمنے عذاب بڑا یعنی خداتیعالی نے پہلے سے یہ حکم لکھرکھا ہی کہ خطاے اجتہادی مین مواخذہ نہین ہوتا اور حکم فدیہ لینے کا تمنے باجتہاد دیا کہ اسمین خطا ہوئی لہذا تم سے مواخذہ نہوا آپ بعد نزول اس آیت کے رونے لگے اور آپنے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو سواے عمر اور سعد بن معاذ کے کہ انکی بھی راے مثل حضرت عمر کے تھی کوئی نہ بچتا ف اس مقام پر علمانے یہ مسئلہ نکالا ہی کہ انبیاے کرام حکم باجتہاد بھی دیتے ہین اور اسمین خطا بھی ہوتی ہے لیکن خداتیعالی انبیا کو خطا پر قائم نہین رکھتا فوراً اسپر مطلع کردیتا ہی ف اگرچہ اسوقت اس حکم پر عتاب ہوا اسواسطے کہ اس زمانے مین واسطے جمانے رعب و رہیبت کے حکم قتل مناسب تھا لیکن بعد ازین اس شریعت مین حکم فدیہ لینے کا آگیا اور آیت مذکور الصدر سے پہلے خداتیعالی کی ارشاد بھی فرمایا ہی کہ جب تک نبی خوب خونریزی کفار کی نکرے تب تک اسیرون سے

فدیہ لینا نچاہیے اس سے بھی معلوم ہوا کہ بعد خونریزی کفار اور راسخ ہو جانے ہیبت ورعب اسلام کے فدیہ لینا نامناسب نہین حال حضرت عباس نے فدیے مین اپنی بیمایگی کا عذر کیا اور کہا ای محمد شرم کی بات ہو کہ تمہارا چچا قریش مین مال فدیہ کے لیے ہاتھ پہیلادے آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ بوقت پیش آنے اس سفر کے تم جو سونا ام الفضل اپنی زوجہ کے پاس رکھکر آئے ہو وہ کیا ہوا حضرت عباس نے کہا بیشک تم نبی برحق ہو اس سونے کی کسیکو خبر نہین بیشک خداے تعالی نے تمھین اسکی خبر دی اور اسی وقت حضرت عباس ایمان لائے لیکن رہنا حضرت کا مکے مین مصلحت تھا اسلیے آپ نے وہین انکو پھر جانے کی اجازت فرمائی حال منجملہ اسیران بدر حضرت ابو العاص داماد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ بی بی زینب ایک دختر آپ کی انکے نکاح مین تھین انکے فدیے مین بی بی زینب نے کچھ زیور بھیجا اسمین ایک حمائل تھی حضرت بی بی خدیجہ کی کہ انھون نے اپنی بیٹی کے جہیز مین دی تھی آپ کو وہ حمائل دیکھکے خدیجہ کو یاد کرکے رقت آئی اور اصحاب سے آپ نے کہا کہ اگر تمھاری مرضی ہو تو یہ زیور واپس کیا جاوے اصحاب نے یہ بات بدل وجان قبول کی آپ نے ابو العاص سے یہ وعدہ کیا کہ مکے پہونچتے ہی حضرت بی بی زینب کو مدینے مین پہونچا دین اور انھین رخصت کیا ف جمیع حاضرین بدر کا بہت بڑا رتبہ ہو اور باقی صحابہ سے افضل ہین اور سب بہشتی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاے راشدین اہل بدر کی بہت توقیر کرتے تھے صحیح بخاری مین ہو کہ حضرت جبرئیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ جس طرح تمھارے اصحاب مین اہل بدر عالی رتبہ ہین نسبت باقی اصحاب کے اسیطرح جو ملائکہ کہ جنگ بدر مین حاضر ہوئے وہ اشرف اور اعلی ہین نسبت اور ملائکہ کے نکتہ اہل بدر کی وجہ فضیلت یہی ہو کہ انسے تائید دین متین کی ہوئی ایسے موقع پر کہ بیخ دین

معجزہ ۲۴

فضیلت صحابہ بدر

عالم ہونگی بہتری جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس سے معلوم ہو کہ تاکید دین تعین افضل عبادت ہی

فصل چوتھی نکاح حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیان مین ؀

منجملہ احوال سین ہجرت کے نکاح حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ہی ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹیون مین حضرت فاطمہؓ کو بہت چاہتے تھے اور خدائے تعالی کے نزدیک بھی وہ زیادہ مقبول تھین آپنے ارشاد کیا کہ فاطمہ بہشت کی سب عورتون کی سردار ہین جب وہ جوان ہوئین حضرت ابوبکر اور بھی حضرت عمرؓ نے آنکے نکاح کی درخواست کی آپ نے فرمایا وہ چھوٹی ہے اور حضرت عثمان بسبب ہونے ایک بہن حضرت فاطمہ کے آنکے نکاح کی درخواست نہین کر سکتے تھے اور حضرت علی کو بسبب بے مقدوری کے جرأت اس درخواست کی نہ تھی حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت علی سے واسطے درخواست کے کہا انھون نے اپنی بے مقدوری کا عذر کیا اور یہ بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری درخواست قبول فرماوین یا نفرماوین حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ تمھاری درخواست منظور ہوگی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قرائن مزاج سے یہ بات انھون نے پائی ہوگی حضرت علیؓ واسطے درخواست نکاح بی بی فاطمہؓ کے حضور اقدس مین گئے اور حضرت فاطمہؓ کی خواستگاری کی آپ نے مرحبا کہا اور خوش ہوئے بعد ازین حکم خدا تعالی کا ہو چکا کہ نکاح فاطمہؓ کا علی سے کردو آپ نے حضرت علی کی درخواست پذیرا فرمائی اور حضرت علی نے کہا کہ مہر کے قابل میرے پاس کچھ نہین ہی آپ نے پوچھا کہ تمھارے پاس کیا کیا اسباب ہی انھون نے بیان کیا کہ ایک زرہ اور ایک گھوڑا ہی آپ نے زرہ کے بیچنے کا حکم دیا اور گھوڑے کے لیے ارشاد کیا کہ تمھین جہاد کی ضرورت ہی آسے مت جدا کرو زرہ حضرت عثمان نے چارسو اسی درم کو خریدلی اور زر قیمت ادا کرکے وہ زرہ بھی حضرت علی کو پھیردی کہ اسے بھی آپ رکھیے

حضرت علی سب درا ہم زرہ کی قیمت حضور مین لائے آپ نے ایک مٹھی حضرت
بلال کو دی کہ ان درمون کی خوشبو فاطمہ کے لیے لے آؤ اور باقی آپ نے حضرت
ام سلمہؓ کو دیکر فرمایا کہ اس سے جہیز یعنی خانہ داری کا سامان بی بی فاطمہ کا کردو
ایک پلنگ دو نہالی کتان کی دو چادر برد کی اور ایک تکیہ اور دو بازوبند چاندی
کے اور ایک مشک پانی بھرنے کی اور دو گھڑے مٹی کے اور چند چیزین اسی قسم کی
تیار ہوئین پھر آپنے شرفا و اعیان مہاجرین و انصار کو ایک دن جمع کرکے خطبہ پڑھکر
نکاح حضرت فاطمہ کا ساتھ حضرت علی کے کردیا اور مہر چارسو دینار چاندی کے باندھے
جو حساب سے ڈیڑھ سو تولہ ہوتے ہین اور نکاح سے پہلے خود حضور نے حضرت بی بی
فاطمہ سے استیذان کیا تھا یعنی پوچھا تھا کہ تمھارا نکاح علی سے کردین وہ خاموش
رہی تھین اور خاموشی انکی اذن قرار پائی جیسا کہ حکم ہو کہ سکوت بکر کا بوقت استیذان
ولی اقرب کے اذن ہی حصن حصین مین ہر کہ بعد ازان کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو
آپنے رخصت کردیا آپ انکے گھر تشریف لیگئے اور پہلے حضرت فاطمہ سے پانی منگوایا وہ
ایک قعب مین پانی بھر لائین آپنے اس پانی مین کلی ڈالی پھر حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ
آگے آؤ وہ آگے آئین آپ نے پانی انکے سر و سینے پر چھڑکا اور پھر حضرت فاطمہؓ سے کہا
پیٹھ پھیرو انھون نے پیٹھ پھیری آپ نے پانی انکی پیٹھ پر چھڑکا اور دعا کی اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ الٰہی تیری
پناہ مین کرتا ہون فاطمہ کو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود سے پھر آپ نے
فرمایا پانی لاؤ حضرت علیؓ کہتے ہین مین سمجھا مجھے حکم ہے مین قعب مین پانی لایا
آپنے پانی مین کلی ڈال کے حضرت علی کے اول سر و سینے پر پھر درمیان
دونون شانون کے چھڑکا اور مثل حضرت فاطمہ کے انکے لیے بھی دعا کی اور
بوقت نکاح آپنے دونون صاحبون کے لیے خیر و برکت کی دعا کی اور پیدا ہوتے

بکثرت طیبین و طاہرین کی انکی اولاد میں سے دعا فرمائی آپ نے فرمایا جمع اللہ شملکما و اسعد جدکما و بارک علیکما و اخرج منکما کثیرا طیبا یعنی خدا تعالی تم دونوں کو بخوبی اکٹھا رکھے اور تمھارا بخت برا کرے اور تم پر برکت کرے اور تم میں سے بہت طیب پاکیزہ پیدا کرے اور بعد نکاح کے ایک طبق چھوہاروں کا منگوا کے حکم دیا کہ لوٹ لو ف دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدا تعالی نے قبول فرمائی اور بی بی فاطمہ میں ایسے طیبین طاہرین پیدا ہوئے کہ اور کسیکی اولاد میں نہیں ہوئے ائمہ اطہار و کبار اولیاء اللہ مثل حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کے کہ قدم انکا سب اولیا کی گردن پر ہے اور یہ بات کہ میرا قدم سب اولیا کی گردن پر ہے حضرت ممدوح نے بحکم الہی کہی تھی اور سب اولیاء اللہ انکے علو شان کے معترف تھے شیخ محی الدین العربی نے فتوحات مکیہ میں بیان مقامات و مراتب تصرفات اولیا میں حضرت کو بہت بلند رتبہ اور قوی التصرف لکھا ہے امام مہدی خاتم الخلفاء الراشدین والائمۃ المجتہدین بھی بن فاطمہ سے ہونگے امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ف ہونا امام مہدی کا امام حسن کی اولاد میں اسمیں دو نکتے ہیں ایک یہ کہ حضرت ابراہیم کے بڑے بیٹے اسمعیل تھے اور انسے چھوٹے اسحق سو جس طرح حضرت اسحق کی اولاد میں سب انبیا ہوئے اور اشرف الانبیا خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم حضرت اسمعیل خلف اکبر کی اولاد میں ہوئے اسیطرح سبط اصغر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں اور ائمہ اطہار ہوئے خاتم الائمہ و الخلفاء الراشدین امام مہدی سبط اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ہوئے دوسرا یہ ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے حسبۃ للہ واسطے محفوظی امت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتولی اور خونریزی سے خلافت کو چھوڑ دیا تھا انکے صلے میں اللہ تعالی نے انکی اولاد میں قائم الخلفا کو پیدا کیا جو ساری زمین کے بادشاہ

ذکر حضرت غوث اعظم

ذکر ہونے امام مہدی کا امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں اور بیان نکتوں کا اس باب میں ۱۲

ہونگے اور امور دینیہ اور رفاہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام انکے عہد مین علی وجہ الکمال ظہور مین آویگی جسطرح حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اپنی جان وحیات کے خدا کے لیے درگذرے تھے اور ذبح ہونے کے لیے اپنے آپ کو دے دیا تھا اللہ جل جلالہ نے انکی اولاد مین خاتم النبیین ایسے پیدا کیے کہ جان جہان ہوتے اور بسبب انکے حیات طیبہ و حیات ابدی کرورون اشخاص نے حاصل کی اور تا بقاے عالم فیض انکا رہیگا

فصل پانچوین غزوۂ احد کے بیان مین

۳ سنہ

منجملہ غزوات مشہورہ غزوۂ احد ہے شرح اسکی یہ ہے کہ کفار قریش نے کہ بڑا رنج بسبب شکست کھانے اپنے بدر مین اور قتل مقتولین کے رکھتے تھے ایک لشکر بھاری مرتب کرکے بقصد انتقام مدینے پر فوج کشی کی مرضی مبارک مدینے سے باہر جانے کی نہ تھی قصد یہ تھا کہ شہر مین قائم رہکے فوج اعدا کو بوقت آنے انکے دفع کرین اگر صحابہ مثل حضرت حمزہ و سعد بن عبادہ و دیگر مردم اوس و خزرج کا یہ مشورہ ہوا کہ باہر نکل کے لڑین ہر چند کہ بعض اصحاب انصار نے یہ بات بھی کہی کہ ہمنے پہلے سے یہ بات تجربہ کی ہے کہ جب کوئی لشکر مدینے پر چڑھ آیا ہے اور مدینے مین ہی قائم رہکے مدافعت کی ہے تو خواہی نخواہی فتح اہل مدینہ کی ہوئی ہے اور باہر نکل کے لڑائی مین اہل مدینہ کی فتح نہین ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی ہرگز باہر تشریف لیجانے کی نہ تھی لیکن اصحاب موصوفین نے بکمال مبالغہ اسی بات مین کہا کہ باہر نکل کے ہی لڑنا چاہیے حتی کہ آپ برخلاف مرضی دولتخانے مین جاکے سلاح جنگ پہن کے باہر تشریف لائے اسوقت اصحاب یہ سوچے کہ برخلاف مرضی مبارک اصرار مناسب نہین لہذا حضور مین عرض کیا کہ اگر آپ کا دل باہر جانے کو نہین چاہتا ہے تو بہتر ہے مدینے مین ہی شہر کے لڑائی کیجاوے آپ نے فرمایا کہ جب پیغمبر سلاح جنگ بدن پر لگائے تب روا نہین کہ قبل جنگ بے حکم الٰہی سلاح کھولے اب مین ہتیار نہین اتارونگا

اور آپ باہر کو روانہ ہوئے اور فرمایا کہ تم اگر ثابت قدم رہوگے خدا تیعالی تمھین فتح دیگا
اور متصل جبل احد کے دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا لشکر اسلام کی پشت پر ایک شگاف
دو پہاڑون مین تھا اودھر سے اندیشہ اس بات کا تھا کہ دشمن پشت پر سے آکے حملہ
کرین لہذا آپنے عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو ساتھ پچاس تیراندازونکے وہان
متعین کیا اور کہا کہ اس درے کی تم خبر رکھو اگر کفار اودھر سے قصد کرین تم تیربارانی
کرکے دفع کیجیو اور کسی حال مین خواہ ہماری فتح ہو خواہ شکست تم اس جگہ سے مت ہٹیو
اور لڑائی شروع ہوئی شجاعان لشکر اسلام نے داد مردانگی کی دی اور خون کفار سے
اس میدان کو لالہ زار کردیا اور کئی مرتبہ جانب درے سے کفار نے حملہ کرنا چاہا مگر
بسبب تیراندازی ہمراہیان عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے قابو نہ پایا بالآخر کفار کی
ہزیمت ہوئی یہانتک کہ ہندہ وغیرہ عورتین جو جانب کفار تھین ایسی پریشان ہوکے
بھاگین کہ انکی پنڈلیان کھل گیئن فلخال نظر پڑے لشکر اسلام آگے بڑھا اور لوگ
غنیمت مین مشغول ہوئے تب ہمراہیان عبداللہ بن جبیر بھی آگے بڑھے ہرچند عبداللہ بن
جبیر رضی اللہ عنہ نے منع کیا مانا کل دس آدمی انکے ساتھ رہگئے تب خالد بن الولید نے
کہ اس زمانے مین کافر تھے درے کی جانب سے مع انبوہ کفار فراریون کے حملہ کیا
سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ مع اپنے ہمراہیون کے شہید ہوئے اور پشت لشکر اسلام
سے یکبارگی فوج کفار نے ایسا غلبہ کیا کہ اہل اسلام حیران ہوگئے اور جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی صدمہ زخمون کا پہونچا چہرہ مبارک خون آلودہ
ہوا دندان مبارک سامنے کا پتھر لگنے سے شہید ہوا اور ابن قمیہ ایک کافر آپ تک
پہونچ گیا اور اسنے آکے تلوار ماری آپ بسبب صدمہ زخم کے اور بھی اس سبب سے
کہ آپ دو زرہین پہنے تھے بہت بوجھ آپ پر تھا ایک غار مین گر پڑے اور ابن قمیہ نے
پکار کے کہا کہ مین نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا اور شیطان نے بھی

جبال بن سراقه کی صورت بنکر سارے لشکر مین اس خبر کو مشہور کیا که محمد مقتول ہوئے
تب اکثر مسلمانون کے پانوٗن اٹھ گئے اور صورت ہزیمت کی واقع ہوئی چند صحابه
مهاجرین و انصار مثل حضرت ابو بکر و عمر و علی و طلحه و اسید بن حضیر وغیره رضی الله
عنهم قائم رہے آنحضرت صلی الله علیه وسلم اس دن دو زرہین پہنے تھے نیچی جگه سے اوپر
آپنے چڑھنا چاہا وہان ایک پتھر تھا بسبب ضعف کے کہ زخمون سے آپکو ہو گیا تھا اور
بسبب بوجھ زرہون کے آپ اس پتھر پر نه چڑھ سکے حضرت طلحه تلے بیٹھ گئے اور کہا که
آپ میرے کندھون پر پانوٗن رکھکر چڑھ جاوین آپ نے ایسا ہی کیا اور آپ
حضرت طلحه سے بہت راضی ہوئے اور فرمایا اَوْجَبَ طَلْحَةُ یعنی طلحه نے اپنے لیے
جنت واجب کر لی حضرت بی بی فاطمه بھی وہان جا پہونچین انھون نے بوریے کا
ٹکڑا جلا کے زخم مین بھرا تب خون بند ہوا حلقے خود کے رخسار مبارک مین
گھس گئے تھے حضرت ابو عبیده بن جراح نے اپنے دانتون سے زور کرکے
ان حلقون کو نکالا پہلے ایک حلقے پر دانتون کو جماکے نکالا بسبب شدت
زور کے ایک دانت انکا ٹوٹ گیا پھر دوسرے حلقے پر دانتون کا زور کرکے
نکالا دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا انسے بھی حضرت بہت راضی ہوئے حال اس
ہنگامے مین ستر آدمی اصحاب مین سے شہید ہوئے سید الشہدا حضرت حمزه
رضی الله عنه عم آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے بھی شہید ہوئے شرح انکے قصه
شہادت کی یه ہے که جنگ بدر مین حضرت حمزه کے ہاتھ سے که شجاع صفدر تھے
خوب شجاعت و کافرکشی ظہور مین آئی تھی طعیمه بن عدی اور عتبه باپ ہنده زوجه
ابو سفیان کا انھیں کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اسی سبب سے جبیر بن مطعم نے که
بھتیجا طعیمه کا اور مالک وحشی کا تھا وعده آزادی کا در صورت قتل کرنے حضرت
حمزه کے اور ہنده نے وعده انعام کا وحشی حبشی سے کیا تھا اور وه وحشی بھی حربه لگانے مین

ذکر مرہم بندی ہونا حضرت فاطمه کا

فضیلت حضرت ابو عبیده رضی الله عنه

خوب مشاق تھا سو وحشی سے صحیح بخاری مین روایت ہے کہ بروز اُحد معرکے مین مین نے
دیکھا حضرت حمزہ کو کہ مانند شیر کے حملہ آور ہین اور میری طرف کو آتے ہین مین بھاگا اور
کترا کے ایک پتھر کی آڑ مین چھپ رہا اُنھون نے مجھے نہین دیکھا جب میرے برابر پہونچے
مین نے اُسی کمین سے حربہ اپنا پھینک کر مارا اُنکے زیر ناف لگا وہ میری طرف جھپٹے
دو چار قدم چلکے گر پڑے مین سمجھا کہ زخم کام کر گیا پھر مین نے پاس جا کے حربہ اپنا
نکال لیا ہند ہ خبر قتل حمزہؓ کی پا کے بہت خوش ہوئی اور نعش کے پاس پہونچکے مثلہ کیا
یعنی ناک و کان کاٹے اور اعضاے تناسل بھی کاٹ ڈالے اور پیٹ چیر کے جگر حضرت
حمزہؓ کا نکال کے دانتون سے چبایا حال حضرت یمان والد حذیفہ رضی اللہ عنہ کے
بھی جنگ اُحد مین شہید ہوئے گھبراہٹ مین مسلمانون کی تلوارین اُنپر پڑین حذیفہ
رضی اللہ عنہ بہتیرا کہتے رہے میرا باپ ہی میرا باپ ہی کسی کے دھیان مین نہ آیا
حال اُبی بن خلف کہ کفار قریش مین ایک سردار تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے بہت عناد رکھتا تھا ایک گھوڑا اُسنے پالا تھا اور کہتا تھا آپ سے
جب کہ آپ مکے مین تھے کہ مین نے یہ گھوڑا تمھارے قتل کے لیے پالا ہی مین اسپر
سوار ہو کر تمھین قتل کرونگا آپ نے اُس سے فرمایا تھا کہ مین ہی تجھے انشاء اللہ تعالیٰ
قتل کرونگا بروز اُحد وہ گھوڑا کو داتا ہوا آپ کے قصد پر آیا صحابہ نے چاہا کہ
آپ تک پہونچنے سے پہلے اسے دفع کرین آپ نے فرمایا کہ آنے دو جب وہ
متصل آیا آپ نے ایک صحابی سے نیزہ لیکے اُسکے گلے مین آہستہ سے ماردیا
ایک زخم خفیف پوست خراش لگا وہ چلاتا بھاگا جب لشکر مین پہونچا لوگون نے
کہا کہ تیرے کچھ زخم ایسا نہین لگا ہی کیون ایسا چلاتا ہی اُسنے کہا تم نہین جانتے
کس کے ہاتھ کا زخم ہی محمدؐ کے ہاتھ کا زخم ہے اگر وہ مجھپر تھوک بھی دیتے بیشک
مر جاتا بعد ازین وہ راہ مین موضع سرف مین واصل جہنم ہوا بیہقی نے روایت

تفصیل مقابلہ ابی بن خلف

[illegible]

کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بار مین رات کو بطن رابع مین
جہان ابی بن خلف مرا تھا چلا جاتا تھا دیکھا کہ ایک شخص آگ کی زنجیرون مین بندھا ہوا
چلاتا ہو کہ مجھے پانی دو اور ایک نگہبان اُسکے ساتھ ہو وہ کہتا ہو خبردار اسے پانی نہ دینا
یہ قتل کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا ابی بن خلف کافر ہو حال
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ معرکہ جنگ مین جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہ دیکھا مجھے گمان ہوا کہ اللہ جل جلالہ نے بسبب ناخوشی کے ہمسے اپنے
پیغمبر کو آسمان پر اُٹھالیا اور مین نے کہا کہ اب زندگی مین کیا لطف ہو اور تلوار لیکے
کفار کے غول مین بہ نیت حصول شہادت گھس گیا اور تلوار مارتے مارتے غول کو پریشان
کردیا اور یکبارگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نظر پڑے حضور مین پہونچکر حیات تازہ
حاصل کی حال جو صحابہ کہ غزوۂ احد مین بھاگے اُنکا قصور اللہ جل جلالہ نے معاف
فرمایا اسلیے کہ وہ لوگ مخلص جان نثار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے یہ قصور
اُنسے بمقتضاے بشریت ہو گیا تھا قرآن مجید مین آیت عفو کی موجود ہی حال
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جو اصحاب وہان موجود تھے پہاڑ پر چڑھ گئے
کافرون نے بھی چڑھنا چاہا آپنے دعا مانگی کہ الٰہی یہ چڑھ نہ سکین خدا تعالے
نے اُنھین روک دیا کہ وہ چڑھ نہ سکے بعد ازین ابوسفیان نے کہ افسر لشکر کفار
وہی تھا پکار کے پوچھا کہ محمد ہین آپنے فرمایا کہ جواب نہ دو پھر اُسنے پوچھا کہ
تم مین ابو بکر ہین آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جواب نہ دو پھر اُسنے حضرت عمر کو پوچھا آپنے
تب بھی جواب دینے سے منع کیا تب ابوسفیان نے چلا کے کہا کہ معلوم ہوتا ہو
یہ تینون شخص مارے گئے حضرت عمر کو تاب نرہی اور اُنھون نے چلا کے کہا کہ
بفضلہ تعالیٰ یہ تینون شخص زندہ ہین تیرے اوپر رنج اور بلا ڈالنے کو پھر کہا کہ
سال آیندہ بمقام بدر ہمارے تمھارے لڑائی ہوگی آپ نے فرمایا کہ کہدو بہت اچھا

بطن رابع موضع مشرق مین بہ کوئی چار میل مکہ سے فاصلہ ہے اسی وادی کے مکان کے قریب حضرت میمونہ کی قبر ہے
جہاں حضرت میمونہ بی بی بھی مدفون ہیں ۱۲ منہ

پھر ابوسفیان نے کہا اُعْلُ ھُبَل بلند ہو تو اے ہبل آپ نے اصحاب سے کہا جواب دو عرض کیا کہ کیا جواب دین فرمایا کہو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلّ صحابہؓ نے بھی کہا پھر ابوسفیان نے کہا عزّیٰ لَنَا وَلَا عُزّٰی لَکُمْ عزی ہماری ہے اور تمھاری عزی نہین آپنے فرمایا جواب دو صحابہ نے پوچھا کہ کیا جواب دین آپ نے فرمایا کہو اَللّٰہُ مَوْلٰنَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ اللہ ہمارا مولی ہے اور تمھارا کوئی مولی نہین پھر ابوسفیان نے کہا کہ مقتولین مین تم مثلہ پاؤگے یعنی ناک اور کان اور اعضا کٹے ہوتے سو مین نے یہ حکم نہین دیا تھا اور مین اس بات سے ناخوش بھی نہین ہوا پھر ابوسفیان مع اپنے لشکر کے مکے کو پھر گیا حال بعد مراجعت کفار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوپر سے اُترے اور مقتولین مین حضرت حمزہؓ کو اُس حالت سے دیکھکے بہت ملول ہوئے اور مقتولین کو بے غسل وکفن اُن ہی خون آلودہ کپڑون سے دفن کردیا اور ایک ایک قبر مین دو دو شہیدون کو دفن کیا اور جسکو قرآن شریف زیادہ یاد تھا اُسے آگے کیا بعد ازین مدینے کو معاودت فرمائی مدینے مین احوال جنگ سُن کے بہت غم ہو رہا تھا اور نسبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو خبر مشہور ہوئی اُسکا صدمہ جان اہل مدینہ پر کہ عاشق زار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے زیادہ از حد تھا اور سب کو تفتیش آپ کی ہی صحت وسلامتی کی تھی آپنے عزیز و قریب کا کیسکو ایسا خیال نہ تھا حتی کہ ایک بی بی انصاری کہ نام اُنکا کبشہ بنت رافع تھا سعد معاذ کی ماں اور اُنکا بیٹا عمرو بن معاذ اُس لڑائی مین شہید ہوا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی دریافت حال کے لیے بیتاب تھین جب خبر آپکے عود فرمانے کی سُنی کہا مجھے قرار نہو گا جبتک مین جمال مبارک اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لون اور بیٹے کی راہ مین ہو بیٹھین اور جمال مبارک دیکھکے کہا کُلُّ مُصِیْبَۃٍ بَعْدَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جَلَلٌ ہر مصیبت بعد آپکی سلامتی کے اے پیغمبر خدا بے حقیقت تھی آپنے اُنسے تعریف اُنکے بیٹے

حاشیہ: جنگ اُحد ... (حاشیہ کی تحریر ناخوانا)

عمرو بن معاذ کی کری اور فرمایا کہ تجھے بشارت ہو کہ تیرا بیٹا بہشت مین ہی اور سب شہیدونکے اقارب کو یہ خوشخبری سنا دو کہ اُنکے اقارب جو شہید ہوکے بہشت مین ہین کبشہ نے کہا کہ جب یہ حال ہی تو جاے خوشی ہے آپ پس ماندون کے لیے دعا فرمایئے آپ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حُزْنَ قُلُوبِهِمْ وَاَجِرْ مُصِيبَتَهُمْ حال الله جل جلالہ نے شہداے احد کے لیے آیتین بھیجین اس مضمون کی کہ وہ زندہ ہین خدا کے نزدیک انھین مردہ مت سمجھو خداتعالی کے پاس سے وہ رزق پاتے ہین اور بسبب اُن نعمتونکے جو الله تعالی نے انھین دی ہین خوش ہین اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ الله تعالی نے شہداکی ارواح کو سبز طائر کے قالب مین رکھکر اجازت دی ہی کہ بہشت مین جہان چاہین سیر کرین جو چاہین کھاوین اور رات کو سونے کی قندیلون مین کہ سایۂ عرش مین ہین جا رہتی ہین آور بھی حدیث صحیح مین وارد ہی کہ الله جل جلالہ نے شہدا کو حضور مین بلاکے اُنسے کلام کیا عبدالله والد جابر رضی الله عنہ سے بالمشافہہ کلام کیا اور پوچھا کہ اگر تمھین کسی چیز کی خواہش ہو تو بیان کرو تمھین دیجاوے اُنھون نے عرض کیا کہ ہمین سب عمدہ نعمتین بہشت کی ملتی ہین ہمین اب کس چیز کی خواہش ہو ایک بات کی البتہ خواہش ہی کہ ہم پھر دنیا مین بھیجے جاوین اور تیرے لیے پھر شہید ہون الله تعالی نے فرمایا کہ دنیا مین دوسری بار جانا نہین ہوسکتا لہذا یہ آرزو تمھاری حاصل نہوگی تب اُنھون نے کہا ہمارا حال ہمارے بھائیون کو پہونچادیا جاوے تب الله تعالی نے یہ آیتین نازل کین وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا آخر تک حال اور حضرت جابرؓ سے روایت ہی کہ اُنھون نے کہا کہ والد میرے بہت مقروض تھے اور چھوٹا رے باغ مین جو پیدا ہوے اُنسے مین نے چاہا کہ قرض ادا ہوجاوے لیکن میری دانست مین وہ واسطے ادای قرض کے کافی نہ تھے لہذا مین نے حضور مین عرض کیا کہ اگر آپ تشریف لیچلین تو غالبًا بلحاظ آپ کے

بیان فضیلت شہداے احد

قرض والے کچھ رعایت کرین آپ تشریف لائے قرض والے آپکو دیکھکے اور بھی تقاضے
مین گرم ہوتے آپنے یہ حال ملاحظہ فرمایا اور گرد بڑے خرمن کے تین بار پھرے پھر
اُس خرمن کے پاس بیٹھ گئے اور قرض والون کو پیمانے سے ناپ ناپ کے دینا شروع
کیا ایک ہی خرمن سے سب قرض ادا ہوگیا ایک حبہ باقی نرہا اور وہ خرمن بھی ویسا ہی
تھا جیسا پہلے سے تھا سبحان اللہ کیا عظمت اور برکت تھی جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ جابر رضی اللہ عنہ سب خرمنون سے ادا ہوجانا قرض کا دشوار سمجھتے تھے
بسبب برکت آپ کے ایک ہی خرمن سے سب قرض ادا ہوگیا اور اُس خرمن سے
بھی کچھ کم نہوا **ف** یہ جو عوام مین مشہور ہے کہ چہاردہم شعبان کو جسکی شام کو
شب برات ہوتی ہے غزوہ اُحد واقع ہوا اور آپنے سبب ٹوٹنے دانت کے اُس دن
حلوا کھایا تھا محض غلط ہے کسی مورخ نے یہ بات نہین لکھی ہے بلکہ وقوع اس
غزوے کا ساتوین یا گیارھوین شوال مین ہو البتہ شب برات مین آپنے واسطے
شہداے احد کے استغفار کیا ہو جیسا کہ اہل بقیع کے لیے بھی استغفار کیا ہے
پس شب برات مین شہداے اُحد اور اور اموات کے لیے استغفار کرنا اور اُنکو ثواب
پہونچانا مطابق سنت کے ہو حال بعد رونق افروزی آپ کے مدینہ طیبہ مین خبر
پہونچی کہ ابوسفیان بعد پھرنے کے پشیمان ہوا اور کہنے لگا کہ غلبہ ہمنے پایا تھا
محمد کا کام کیون تمام نہین کیا اب وہ مع لشکر پھر آتا ہو آپنے یہ خبر سنتے ہی حکم دیا
کہ لشکر تعاقب ابوسفیان روانہ ہوا اور خود بہ نفس نفیس مع لشکر روانہ ہوئے اور
انھین لوگونکو ہمراہ لیا جو شریک غزوہ اُحد تھے با آنکہ وہ لوگ خستہ اور زخمی تھے
حسب الحکم ہمرا آنکی روانہ ہوئے آیہ اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا
اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ انکی شان مین ہو
ابوسفیان نے جب یہ حال سنا ڈر گیا اور ہمراہیون نے اُسکے کہا کہ تام فتح کا ہوگیا ہو

پھرتے مین کہین ایسا نہو کہ بات الٹ جاوے ابوسفیان نے مدینے کی طرف رخ کیا اور بعجلت مکے کو روانہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند منزل تعاقب کرکے باشوکت وعظمت مدینہ طیبہ کو واپس تشریف لائے منزل حمراء الاسد تک آپ تشریف لے گئے تھے لہذا یہ سفر غزوہ حمراء الاسد کہلاتا ہے

سنہ ۴ھ

فصل چھٹی غزوہ بدر ثانی کے بیان مین

ابوسفیان احد سے پھرتے وقت کہ گیا تھا کہ سال آیندہ مین بدر پر پھر لڑائی ہوگی جب وہ زمانہ قریب ہوا اور ابوسفیان لڑائی کے لیے بدر تک نہ آسکا اسنے یہ چاہا کہ ایسی صورت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بدر پر نجاوین تاکہ اُنسے خجالت نہو اُسنے ایک شخص کو کہ نعیم بن مسعود نام تھا مدینے کی طرف بھیجا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچاوے کہ ابوسفیان نے بہت لشکر جمع کیا ہے اور بدر پر آیا چاہتا ہے اُس شخص نے مدینے مین آکے اہل اسلام سے وہ بات کہی اُنھون نے سُنکے کہا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ہمین اللہ کافی ہے اور اچھا کام بنانے والا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر کہ ڈیڑھ ہزار آدمی تھے بدر کو تشریف لیگئے ابوسفیان مارے ڈر کے نہ آیا اور آپ نے مع لشکر چندروز وہان مقام کیا اور وہان اصحاب نے تجارت اموال بہت نفع حاصل کیا چنانچہ حضرت عثمان غنی سے منقول ہے کہ ہر دینار پر مجھے ایک دینار نفع ہوا پر وہان سے خوش و خرم بے جنگ و رنج پھر آئے یہ آیتین اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ اسی حال کے بیان مین ہین

سنہ

فصل ساتوین سریہ رجیع کے بیان مین

جب مشرکین غزوہ احد سے پھر کے مکے مین پہونچے سفیان بن خالد ہذلی لحیانی کچھ لوگ

قبیلہ عضل اور قارہ کے ساتھ لیکے واسطے تہنیت فتح کے پاس قریش کے مکے مین آیا وہان
اُسنے سُنا کہ سلافہ بنت سعد طلحہ بن ابی طلحہ کی زوجہ نے کہ اُسکے چار بیٹے اور شوہر اُحد مین
مارے گیئے تھے یہ شہرت دی ہو کہ جو کوئی عاصم بن ثابت کا سر لاوے مین اُسے
سو اونٹ بہت اچھے دون عاصم کے ہاتھ سے اُسکے دو بیٹے مارے گئے تھے اِسلیے
سلافہ نے نذر کی تھی کہ مین عاصم کے کاسہ سر مین شراب پیون گی سفیان بن خالد کو
سو اونٹون کی طمع ہوئی اُسنے اپنے گھر بھر کے سات آدمی عضل و قارہ کے
مدینے مین بھیجے اُنھون نے بموجب کہنے سفیان کے یہ فریب کیا کہ ظاہر مین مسلمان
ہو گئے اور حضور اقدس مین عرض کیا کہ ہمارے ساتھ آپنے اصحاب مین سے چند
آدمی ساتھ کر دیجیے کہ ہماری قوم کو قرآن مجید سکھادین اور کوشش اِس بات
مین کی کہ عاصم کو آپ ساتھ کر دین اور ثابت بن ابی الاقلح عاصم کے باپ کے گھر جاکر
ٹھہرے اور عاصم سے بہت محبت کا اظہار کیا اُنسے کہتے کہ اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تمھین ہمارے ساتھ کر دین تو بہت خوب ہو آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے دس آدمی اُنکے ساتھ کر دیے اور عاصم کو اُنکا سردار کر دیا وہ دسون آدمی
ساتھ اُن ساتون کے روانہ ہوئے جب درمیان عسفان اور مکے کے آئے ایک
اُن ساتون مین سے جاکے سفیان بن خالد کو خبر دی وہ دو سو آدمی لیکر
چڑھ آیا عاصم مع اپنے ساتھیون کے فدفد پر کہ ایک اونچا ٹیلہ تھا
چڑھ گئے جب دشمن اُنکے قریب پہونچے عاصم نے اپنے ساتھیون سے کہا
کہ حصول شہادت کو غنیمت سمجھو اور سب لڑائی کے لیے مستعد ہوئے کافرون
نے کہا کہ ہمسے لڑنے کا قصد نکرو تم ہمسے مقابلہ نہین کر سکتے عاصم نے کہا کہ
ہمین مارے جانے کا ڈر نہین دین کے لیے سر دینا ہمارا کام ہو کفار نے عاصم سے
کہا کہ جلدی نکرو اور اپنی جان کو ہلاک نکرو ہم تمھین امان دینگے عاصم نے

کہا کہ مین مشرک کی امان لینا نہین چاہتا اور مین نے سنا ہے کہ سلافہ نے قسم
کھائی ہے کہ میرے کاسہ سر مین شراب پیے یا اللہ تو ہمارے حال کی اپنے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دے سو اللہ جل جلالہ نے یہ دعا انکی قبول کی اور انکو
حال کی آپ کو خبر دی اور عاصم نے پہلے تیر کفار کے مارے جب تیر ختم ہو گئے نیزے
سے لڑے جب نیزہ ٹوٹ گیا تب تلوار لی اور یہان تک لڑے کہ شہید ہوتے
اور دعا کی کہ الٰہی مین نے تیرے دین کی حمایت کے لیے جان دی تو میرے بدن کو
بچا کہ کفار کے ہاتھ نہ لگے بعد از ین کفار نے چاہا کہ انکا سر کاٹ لین تاکہ سلافہ کے
پاس لیجاوین خدا تعالیٰ نے شہد کی مکھی کا لشکر بھیجا پاس بدن مبارک حضرت عاصم
کے انھون نے جھرمٹ باندھا کسی کافر کو پاس پھٹکنے نہ دیا جب رات ہوئی خدا تعالیٰ نے
ایک سیلاب ایسا بھیجا کہ بدن حضرت عاصم کا بہا لے گیا کافر خائب خاسر
رہے جب سلافہ کے پاس سفیان بن خالد نے آدمی بھیجا کہ سو اونٹ بھیج دے ہمنے
عاصم کو قتل کیا سلافہ نے کہلا بھیجا کہ میری شرط یہ تھی کہ عاصم کا سر یا عاصم کو
جیتا لے آؤ سو تمنے دونون باتون مین سے ایک بات بھی نہ کی مین اونٹ ہرگز نہ دونگی
حال باقی عاصم کے ساتھیون کا یہ حال ہوا کہ چھ شخص اور لڑکے شہید ہو گئے اور
خبیبؓ بن عدی اور عبد اللہ بن طارق اور زید بن دثنہ یہ تین صاحب کافرون کے
سمجھانے سے انکی امان مین آگئے پہاڑ پر سے اترے کفار نے بدعہدی کر کے انکے
ہاتھ کمان کے چلّے سے باندھے عبد اللہ بن طارق نے جب عذر انکا دیکھا چلّے سے ہاتھ
اپنے کھول کے تلوار کھینچی اور کفار سے قتال شروع کیا کافر انکے حملہ شیرانہ سے حیران
ہو گئے اور پتھر برسا کے انھین شہید کیا اور حضرت خبیب اور زید کو کفار اسیر کر کے
لے گئے خبیب کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹون نے سو اونٹ دے کے مول
لیا تھا کہ عوض اپنے باپ کے کہ خبیب کے ہاتھ سے مارا گیا تھا قتل کرین

معجزہ

اور زید کو صفوان بن امیہ نے بعوض پچاس اونٹ کے لے لیا اسلیے کہ عقبہ اپنے باپ کے عوض کہ زید نے اُسے قتل کیا تھا مار ڈالے دونون صاحب کے مین بماہ ذیقعد پہونچے تھے بانتظار گذر جانے اشہر حرم کے انھیں قید کر رکھا صحیح بخاری مین ہے کہ خبیب نے ایک بار استرہ واسطے بال لینے کے حارث کے ایک بیٹے سے مانگ لیا تھا اُسی حالت مین ایک لڑکا اسکا خبیب کے پاس جا پہونچا خبیب نے اُسے اپنے زانو پر بٹھا لیا اُس عورت کو ڈر ہوا کہ یہ قیدی ہے کہین میرے بیٹے کو مار نہ ڈالے خبیب نے کہا کہ مت ڈرو مین ایسا نہ کرونگا بچے کو قتل نہ کرونگا وہ عورت کہتی ہے کہ مین نے خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہین دیکھا مین نے خبیب کو حالت قید مین انگور کھاتے دیکھا اور اُن دنون مکے مین کوئی میوہ نہ تھا اور خبیب زنجیرون مین قید تھے وہ انگور رزق الٰہی غیبی تھا کہ خداے تعالےٰ نے خبیب کو بھیجا تھا بعد گذر جانے ماہ ہاے حرام کے موضع تنعیم مین کہ خارج حرم ہے خبیب اور زید دونون کو سولی دی خبیب نے کفار سے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ مین دو رکعت نماز پڑھ لون کفار نے مہلت دی حضرت خبیب نے دو رکعت نماز پڑھ لی مقتولون بے گناہ کے لیے یہ نماز اُنھون نے سنت قائم کر دی بعد ازان اُنھون نے یہ شعر پڑھے ؎

وَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا	عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِیْ
وَذٰلِكَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ یَّشَاْ	یُبَارِكْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ

ترجمہ مجھے کچھ پروا نہین جبکہ مین مارا جاتا ہون مسلمان کسی کروٹ پر ہو خدا کے لیے ہے میرا مارا جانا اور یہ قتل میرا اللہ کے لیے ہے اور اگر خدا تعالیٰ چاہے برکت کرے عضو پارہ پارہ کے ٹکڑون مین خبیب کو سولی پر چڑھایا اور قبلے سے منہ پھیر دیا خبیب نے کہا کہ کچھ مضائقہ نہین ہے فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ پھر خبیب سے کہا کہ اگر تم دین اسلام چھوڑ دو تو ہم تمھین چھوڑ دین خبیب نے کہا کہ

سبق ۴۲

اگر تمام روے زمین مجھے دین تو بھی مین اسلام سے نہ پھرون ایک جان کیا سو جان اسلام کے قربان کافرون نے کہا کہ تمہارا جی چاہتا ہے کہ تمہارے بدلے محمد کو سولی ہو اور تم اپنے گھر سلامت چلے جاؤ خبیب نے کہا کہ میرا دل ہرگز نہین چاہتا کہ مین گھر مین ہون اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پانون مین ایک کانٹا چبھے پھر مقتولان بدر کی اولاد و اقارب چالیس آدمی نے نیزے ہر طرف سے حضرت خبیب کے مارنے شروع کیے اُس وقت منھ حضرت خبیب کا قبلے کیطرف ہوگیا انھون نے کہا شکر خدا کا جسنے میرا منھ اُس قبلے کی طرف کر دیا جو اُسنے اپنے رسول کے لیے اور مسلمانون کے لیے پسند کیا ہے اور حضرت خبیب نے کہا کہ الٰہی یہان سب دشمن ہین کوئی دوست نہین کہ میرے سلام تیرے دوست کو پہونچا وے تو ہی میرا اسلام اپنے حبیب کو پہونچا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین مجلس شریف مین ساتھ ایک جماعت اصحاب کے حاضر تھا آپ پر آثار وحی ظاہر ہوئے بعد ازان آپ نے فرمایا کہ خبیب کو کافرون نے قتل کیا اور یہ جبرئیل امین اُسکا سلام مجھے پہونچاتے ہین پھر آپ نے فرمایا علیہ السلام ورحمۃ اللہ پھر حضرت زید کو سولی دی اُنھون نے بھی پہلے دو رکعت نماز پڑھی اور جیسی گفتگو کفار نے حضرت خبیب سے کی تھی ویسی ہی اُنسے بھی کی اور ویسا ہی جواب پایا حضرت خبیب کی نعش کو سولی پر ہی لٹکا رکھا حال جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کہ کوئی ہے خبیب کی نعش کو سولی پر سے اُتار لائے حضرت زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہما نے اس کام کا اقرار کیا احد روانہ ہوئے دن کو چھپ رہتے اور رات کو چلتے یہان تک کہ پاس نعش کے پہونچے چالیس آدمی محافظت کے لیے اطراف دار مین سوتے تھے اُنھون نے آہستہ خبیب کو سولی پر سے اُتارا اور گھوڑے پر

رکھ کے لے چلے چالیس دن اُنکے قتل سے گذرے تھے بدن اُنکا ویسا ہی تازہ
تھا اور زخمون سے خون ٹپکتا تھا اور مشک کی خوشبو آتی تھی صبح کو قریش نے
خبر پائی ستر سوار دوڑائے جب پاس اُن دونون صاحبون کے پہونچے حضرت
زبیر نے نعش خبیب کی زمین مین رکھ دی فوراً زمین اُسے نگل گئی حضرت
خبیب کو بلیغ الارض اس لیے کہتے ہین حضرت زبیر نے کفار کی طرف منھ
کر کے کہا کہ مین زبیر بن العوام ہون اور ماں میری صفیہ بنت عبد المطلب ہے
اور یہ میرے رفیق مقداد بن الاسود ہین تمھارا جی چاہے تو تیرون سے لڑلو
اور کہو اُتر کے تلوار نیزے سے لڑلین اور چاہو پھر جاؤ کفار پھر گئے حضرت
زبیر اور مقداد نے حضور اقدس مین جا کے حال عرض کیا جبرئیل ع نے
مجلس شریف مین آکے بیان کیا کہ تمھارے اُن دونون یارونکی فرشتون
مین تعریف ہو رہی ہے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عاصم اور
اُنکے ہمراہیون کے قتل کا بڑا رنج ہوا اور عبد اللہ بن انیس انصاری کو واسطے
قتل سفیان بن خالد ملعون کے مامور کیا وہ سفیان کو پہچانتے تھے آپ نے
اُسکی شکل بیان فرمائی اور ارشاد کیا کہ اُسکے دیکھتے ہی تمھارے دل مین
خوف آویگا عبد اللہ بن اُنیس نے اجازت لی کہ جو جی مین آوے اُسکے سامنے
کہین اور تلوار لیکے روانہ ہوئے بعد قطع منازل بطن عرنہ مین پہونچے وہان
اس کافر کو دیکھا اور موافق نشان دہی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے پہچانا اور اُسکے پاس گئے اُسنے پوچھا تم کون ہو عبد اللہ نے کہا
کہ مین قوم خزاعہ مین سے ہون مین نے سُنا کہ آپ لشکر محمد سے لڑنے کو تیاری
کرتے ہین مین بھی حاضر ہوا ہون کہ شریک ہون اور بہت خوش آمد کی باتین کین
کہ سفیان بہت راضی ہوا عبد اللہ اُسکے خیمے مین داخل ہو گئے اور موقع پاکے

سریۂ ۵ م
[illegible]

سریۂ عبد اللہ بن انیس بطرف سفیان
[illegible]

۵ قاموس [illegible] بطن [illegible] عرنہ [illegible] برفات [illegible] [illegible] [illegible]

سر اُسکا کاٹ کے مدینے کو روانہ ہوئے اور راہ مین ایک غار مین چھپ رہے خدا تعالیٰ کے حکم سے اُس غار مین مثل غار ثور کے مکڑی نے جالا پور دیا جب سفیان کی قوم کو خبر ہوئی عبد اللہ کی تلاش مین چھوٹے بہتیرا تلاش کیا نہ پایا پھر گئے عبد اللہ غار سے نکلکر روانہ ہوئے اور منازل قطع کر کے حضور اقدس مین پہونچے سر اس لعین کا زیر پاے مبارک ڈال دیا آپ اور اصحاب بہت خوش ہوئے لکھا ہے کہ آپنے ایک عصا عبد اللہ بن انیس کو دیا اور فرمایا کہ یہ عصا بہشت مین ہاتھو مین رکھیو اسطرح آنکو آپنے خوشخبری جنت کی دی وہ عصا عبد اللہ کے ہر وقت ساتھ رہتا تھا یہانتک کہ بوقت مرگ اُنھون نے اپنے ساتھ کفن مین رکھوا لیا

فصل آٹھوین قصہ بیر معونہ[1] کے بیان مین

ابو براء عامر بن مالک بن جعفر کہ مشہور بملاعب الاسنہ تھا نجد کا رہنے والا قوم بنی عامر مین سے وہ حضور اقدس مین حاضر ہوا آپنے اُسے اسلام لانے کے لیے ارشاد کیا وہ مسلمان تو نہوا مگر اسلام کی اُسنے تعریف بہت کی اور کہا مین مسلمان ہو جاتا مگر مجھے قوم کا خیال ہے آپ کچھ لوگ میرے ساتھ کر دین کہ وہ میری قوم کو دعوت اسلام کرین اگر وہ مسلمان ہو جاوینگے مجھے کچھ تامل نہووے گا آپنے فرمایا کہ مجھے اہل نجد کا ڈر ہے اُسنے کہا کہ کچھ ڈر نہین مین اپنی پناہ مین لے لونگا آپنے ستر آدمی اپنے اصحاب مین سے کہ قُرّاء کہلاتے تھے یعنی قرآن مجید پڑھنے والے اُنکے ساتھ کر دیے اکثر وہ انصار مین سے تھے اور بعضے مہاجرین وہ لوگ بہت بزرگ اور مقبول اصحاب مین تھے دن کو لکڑی اور پانی ازواج مطہرات کے حجرون مین پہونچاتے اور رات کو نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن مجید مین مشغول رہتے منذر بن عمرو کو اُنپر امیر کیا اور ایک نامہ رؤساے نجد اور بنی عامر کو لکھکے اُسے دے دیا عامر بن مالک کا ایک بھتیجا تھا عامر بن طفیل بن مالک اُسکو اہل اسلام سے کمال عداوت تھی جب یہ اصحاب بیر معونہ مین پہونچے اونٹ عمرو بن امیہ ضمری اور حارث بن صمہ کو

[1] [illegible]

دیلے کہ چراگاہ کو لیجاوین اور خط حرام بن ملحان کو دیا کہ نبی عامر کو پہونچادین حرام
دو آدمی اور ساتھ لیکے خط پہونچانے کو پاس عامر بن طفیل کے گئے حرام جب متصل
اُس قوم کے پہونچے اپنے ساتھیون سے کہا کہ مین یہ پہلے جاتا ہون اگر مجھے امان ہو
تم بھی آئیو اور وہان جاکے حرام نے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
پیغام لیکے آیا ہون مجھے ادائے رسالت کے لیے امان دیتے ہو ایک کافر نے حرام کے
پس پشت سے آکے ایسا نیزہ مارا کہ دوسری طرف سے نکل آیا حرام نے کہا فُزتُ وربِّ
الکعبۃ یعنی مین مقصود کو پہونچ گیا قسم ہے مالک کعبہ کی اور عامر بن طفیل نے بنی عامر
واسطے لڑائی کے ساتھ اصحاب موصوفین کے کہا اُنھون نے بخیال امان عامر بن مالک
قبول نہ کیا تب اُس کافر نے قبائل سلیم اور عصیۃ اور ذکوان کے پاس آدمی بھیجکے
بلایا اور لشکر انبوہ لیکر بیر معونہ کو جاکے گھیر لیا وہ اصحاب سے لڑے یہانتک
کہ سب شہید ہوگئے حضرت عامر بن فہیرہ کہ غلام حضرت ابو بکر کے تھے اور حضرت
ابو بکر نے ابتدائے اسلام مین اُنکو خرید کرکے آزاد کردیا تھا اور ہجرت مین وہ بھی
رفیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بھی شہید ہوئے اور اُنکی یہ کرامت
اُس وقت نمایان ہوئی کہ فرشتے اُنکی نعش کو آسمان پر لے گئے سب کافرون نے
یہ بات دیکھی حال حارث بن صمہ اور عمرو بن امیہ جب اونٹ چراگاہ سے پھیر کے
لائے دور سے غبار اپنے لشکر کی جگہ پر اور جانور اڑتے ہوئے اور کافرون کے
سوارون کو کھڑا دیکھا آپس مین مشورہ کیا عمرو بن امیہ نے کہا کہ چلکے اس حال
کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کرین حارث نے کہا نہین شہادت
مفت ملتی ہے کاہیکو چھوڑین اور لڑے یہانتک کہ دو کافر حارث نے قتل کیے بالآخر
کافرون نے دونون کو اسیر کیا اور جان کی پناہ دی اسیر بھی حارث نے دو آدمی
اور قتل کیے اور شہید ہوئے اور عمرو بن امیہ کو عامر بن طفیل نے پیشانی کے بال کاٹ کر

چھوڑ دیا اسکی مان کے ذمے ایک غلام کا آزاد کرنا تھا اسمین چھوڑنا عمرو بن امیہ کا محسوب
کیا عامر بن طفیل نے عمرو بن امیہ سے ایک ایک مقتول کو اہل اسلام کے پوچھا عمرو نے
ہر ایک کا حال بیان کیا کہا تمھارے یارون مین کوئی گم تو نہین ہے عمرو نے کہا
کہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ نہیت ہین کہا وہ کون تھے عمرو نے کہا کہ وہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے سابقین اصحاب مین تھے عامر بن طفیل نے کہا کہ مین نے دیکھا
کہ انکو بعد قتل کے آسمان پر اٹھا لے گئے حال قاتل حضرت عامر بن فہیرہ کا کہ ایک
شخص بنی کلاب مین سے تھا جابر بن سلمی نام وہ کہتا ہے کہ جب مین نے نیزہ عامر
کے مارا اور وہ پار ہو گیا عامر نے کہا فزت واللہ یعنی پالیا مین نے قسم خدا کی اور مین نے
دیکھا کہ عامر کو آسمان پر لے گئے مین نے عامر کے کلام مین تامل کیا کہ کس چیز کو پالیا
ضحاک بن سفیان کلابی سے جا کے پوچھا انھون نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ جنت کو پالیا
مین نے ضحاک سے کہا کہ اسلام مجھے تلقین کرو اور مین بسبب مشاہدہ احوال حضرت
عامر کے مسلمان ہو گیا اور ابو برار عامر بن مالک کو اس قصے سے کہ اسکی امان مین تھے
بھتیجے نے فتور ڈالا بہت رنج ہوا اور انھین روزون مین وہ مر گیا اور عامر بن طفیل کے
سر مجلس ربیعہ بن ابی برار نے نیزہ مارا اُس سے تو وہ نہ مرا مگر طاعون سے کہ ایک
پھوڑا بڑی قسم کا اسکے نکلا تھا مر گیا اسنے براہ حماقت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہلا بھیجا تھا کہ یا تو ملک مجھے بانٹ دو کہ مالک زمین نرم یعنی دیہات کا
اور جنگل تمھارے حصے مین رہے اور شہر میرے حصے مین یا مجھے اپنا خلیفہ بعد
وفات کے کردو نہین تو مین بڑا لشکر لا کے تمسے لڑونگا جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ عَامِرًا یا اللہ تو خود کام تمام کردے عامر
مجھہ تک نوبت نہ آوے تب وہ طاعون سے مر گیا حال عمرو بن امیہ ضمری
وہان سے پھرے راہ مین دو شخص مشرک بنی عامر کے انھین ملے عمرو نے

ان دونون کو قتل کیا دل مین سمجھے کہ یہ بھی ایک طرح کا انتقام ہے عامر بن طفیل سے
جسنے سب اصحاب بیر معونہ کو قتل کرایا تھا اور وہ دونون مشرک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی امان مین تھے اس بات عمرو بن امیہ کو خبر نہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اس قتل کی نسبت کہ بخطا واقع ہوا دیت تجویز کی اور بنی عامر اور یہود بنی نضیر ہم عہد تھے
آپکو منظور ہوا کہ بمشورت انکے اس معاملہ دیت کو عمل کرین اور یہ امر سبب غزوہ بنی نضیر کا ہوا

فصل نوین غزوہ بنی نضیر کے بیان مین

سنہ ۴ھ

بعد تشریف آوری آپ کے مدینے مین یہود بنی قریظہ و بنی نضیر نے کہ ہر واحد انمین سے
ایک ایک محلے مین باہر مدینے کے رہتے تھے آپ سے عہد باندھا تھا کہ ہم آپکے
ساتھ موافق رہینگے کچھ بدخواہی نکرینگے اور آپ کے دشمن کی مدد نکرینگے بعد قتل کرنے
عمرو بن امیہ ضمری کے دو مشرک بنی عامر کو جیسا کہ اوپر ذکر ہوا آپ واسطے مشورت
معاملہ دیت کے محلہ بنی نضیر مین تشریف لے گئے اور انسے اس معاملے مین کہا
انھون نے کہا کہ آپ ہمارے یہان تشریف لائے ہین ہم آپ کی ضیافت کرینگے
آپ تشریف رکھین بعد فراغت کھانے سے اس امر مین عرض کرینگے اور آپکو
ایک دیوار کے تلے بٹھلایا پھر ان ملاعین نے یہ تجویز کی کہ دیوار سے ایک پتھر
لڑھکا کر آپ کو قتل کرین اللہ تعالی نے بوساطت جبرئیل علیہ السلام کے آپکو
اس بات سے مطلع کر دیا آپ وہان سے اسطرح اٹھے جس طرح کوئی قضائے حاجت
کے لیے اٹھتا ہے اور مدینے کو روانہ ہوئے اصحاب ہمراہی بھی جب آپ کی
معاودت مین دیر ہوئی اور معلوم کیا کہ آپ تشریف لے گئے مدینے کو چلے گئے
آپ نے بنی نضیر کو کہلا بھیجا کہ تمنے ارادہ فاسد میرے لیے کیا تھا غدر اور نقض عہد
تمھاری طرف سے متحقق ہوا اسلیے تمھین یہ حکم ہے کہ یہان سے نکل جاؤ دس دن کی
مہلت ہے بعد دس دن کے جو ملے گا اسکی گردن ماری جائیگی یہود نے نہ مانا اور لڑائی

کے لیے تیار ہوتے تب آپنے بنی نضیر پر لشکر کشی کی آنکی گڑھی کو جا گھیرا اور چھوڑ کے
انکی عافیت تنگ کی حال ہو دکو درخت خرما کہ متصل اُنکی گڑھی کے تھے بہت
محبوب تھے مثل اولاد کے باین خیال کہ اگر یہ درخت کاٹ ڈالے جاوین تو انکی
روح پر صدمہ ہوگا آپنے حکم درختون کے کاٹنے کا دیا اصحاب نے درخت
کاٹنے شروع کیے بعضون نے قسم عمدہ درخت کاٹے باین نیت کہ اُنکو کٹنے سے
کافرون کو رنج ہوگا اور بعضے اصحاب نے بُری قسم کے کاٹے باین نیت کہ انکو یقین
کامل اس بات کا تھا کہ اہل اسلام کی فتح ہو گی اور سب اموال بنی نضیر اہل اسلام
کے قبضے مین آوینگے عمدہ قسم مسلمانون کے لیے بچ رہے اللہ تعالے نے کو
دونون فعل بمقتضاے حسن نیت پسند ہوئے اور دونون کو خداے تعالی نے
اپنا حکم فرمایا مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ
وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ٥ جو کاٹی تمنے ایک قسم درخت خرما کی یا چھوڑی قائم اپنی
جڑون پر سو بحکم خداے اور اسلیے کہ رسوا کرے نافرمانون کو اور صحیح بخاری
مین ہے کہ آپنے درختون کے جلانے کا بھی حکم دیا تھا چنانچہ کچھ درخت وہان جلائے
بھی گئے اسی باب مین حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر ہے ۔ وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ
لُؤَيٍّ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ ترجمہ آسان ہوا سرداران بنی لوی پر آگ لگا دینا
بویرہ مین کہ شرارے اسکے اُڑتے تھے بویرہ اُس جگہ کا نام ہے جہان درخت خرما بنی
نضیر کے تھے اور لوی ہمزہ سے ایک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اجداد مین ہین بنی لوی اُنکی اولاد حال انصار کے دو قبیلے تھے اوس اور خزرج اپنی
ہمیشہ باہم لڑائی رہتی تھی اور بنی قریظہ اُس سے ہم عہد تھا اور بنی نضیر خزرج
سے اور ہر ایک اپنے معاہد کی مدد کیا کرتے تھے عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق خزرج مین
سے تھا اسلیے در پردہ اُسنے بنی نضیر سے وعدہ مدد کا کیا تھا اور حالت جنگ مین اور

[illegible]

پہلے سو بہت تسلی کی باتین کیا کرتا تھا مگر مدد نکر سکا جب بنی نضیر بہت تنگ ہوئے انھون نے
درخواست کی کہ اب ہمین نکل جانے دو آپ نے فرمایا کہ اب یہ بات منظور نہین مگر
اس طرح کہ ہتھیار سب چھوڑ جاوین اور جس قدر اسباب اُنکے چار پاؤن پر لد سکے
لیکے مع عیال و اطفال جلاوطن ہو جاوین مطابق اُسکے یہود نامسعود وہان سے
نکل گئے مکانون مین سے کوئی کواڑ کڑی یا کچھ اور چیز جو بہت اچھی جانی
مکان توڑ کے نکال لے گئے اور بسبب عجلت جانے کے مسلمانون سے بھی انھون نے
مدد لی مسلمانون نے بھی مکانات اُنکے توڑ کے اُنکی چیزین نکال دین هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ
الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا
وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا
وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي
الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ اس آیت مین اسی قصے کا بیان ہے
اور وہ لوگ جلاوطن ہو کے بعضے خیبر مین جا بسے بعضے شام مین اور بعضے اور جگہ

فصل دسوین غزوۂ خندق کے بیان مین

شرح غزوۂ خندق کی یہ ہے کہ حیی بن اخطب کہ بنی نضیر مین بڑا مفسد تھا مع چند شریر
یہود بعد جلائے وطنی کے خیبر مین جا رہا اور شب و روز اس فکر مین رہتا تھا کہ
اہل اسلام سے انتقام لے اسلیے وہ اور چند مفسد کہ سب قریب بیس آدمی کے تھے مکے کو
گئے اور قریش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی کے لیے بوعدۂ اپنی مدد اور
تدبیرات کے آمادہ کیا اور اس بات پر باہم اُنکے عہد مستحکم ہوا ابو سفیان نے چار ہزار آدمی
مسلح جمع کیے اور مکے سے روانہ ہوا اور حیی وغیرہ یہود قبیلۂ غطفان کو گئے اور اُنکو
بھی باین وعدہ کہ ایک سال کے چھوہارے خیبر کے تمھین دینگے آمادہ پیکار سید الابرار
صلی اللہ علیہ وسلم کیا عیینہ بن حصن فزاری کہ سردار غطفان کا تھا مع اپنے قبیلے اور چند قبائل کے

کہ آسکے ہمعہد تھے منزل مرالظہران مین ابوسفیان سے جا ملے سب اٹھارہ ہزار ہوگئے تھے مدینے کو روانہ ہوئے خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی صحابہ سے آپنے مشورہ کیا حضرت سلمان نے عرض کیا کہ مین نے ملک فارس مین دیکھا ہے کہ جب کسی شہر پر بھاری لشکر چڑھ آتا ہے جسکے مقابلے کی انہین طاقت نہین ہوتی گرد شہر کے خندق کھود لیتے ہین اور اسکی پناہ مین لڑتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند ہوئی اور آپنے خندق کھودنے کا پاس مدینے کی جانب کوہ سلع کی حکم دیا اور طرفین مدینے کی شہر پناہ کی دیوار اور عمارتون سے محکم تھین اس غزوے کو غزوۂ خندق اسی سبب سے کہتے ہین اور غزوۂ احزاب بھی کہتے ہین بایں جہت کہ احزاب جمع حزب کی ہے بمعنی جماعت کی چونکہ کفار جماعتونکو لیکر چڑھ آتے تھے لہذا یہ غزوہ غزوۂ احزاب کہلایا حال خندق کے کھودنے مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اصحاب کے ساتھ شریک تھے اور سب اصحاب مہاجرین و انصار خندق کھودنے مین بڑی محنت کرتے تھے اور آپ کا یہ حال تھا کہ بھوک کے سبب سے آپنے پیٹ پر پتھر باندھے تھے حضرت جابرؓ نے یہ حال دیکھا اور اپنے گھر گئے اور اپنی زوجہ سے کہا کہ مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھوکا پایا کچھ تدبیر آپکے کھانا کھلانے کی کرنی چاہیے انھون نے ایک صاع جو کا آٹا نکالا اور گوندھ کے خمیر کیا اور ایک بکری کا بچہ ذبح کرایا حضرت جابر نے جا کے چپکے سے حضور مین عرض کیا کہ تھوڑا کھانا مین نے پکوایا ہے آپ تشریف لے چلین آپنے چلا کے فرمایا کہ اے اہل خندق تمھارے لیے جابر نے دعوت کا کھانا پکوایا ہے جلدی چلو اور آپ نے جابر سے ارشاد فرمایا کہ جبتک مین نہ پہونچون ہانڈی نہ اتارین اور آٹا نہ پکاوین حضرت جابر نے بڑھکر اپنی زوجہ سے کہا کہ کھانا تھوڑا اور آپ سب اہل خندق کو لیے آتے ہین انھون نے کہا کہ آپ بہتر سمجھے ہین اور حضرت جابر نے حکم سنا دیا کہ ہانڈی قبل از تشریف آوری آپ کے مت اتارنا اور آٹا

ذکر حفر خندق غزوۂ سلمان رضی اللہ عنہ کہ سلع نام پہاڑ مین مدینہ کے ... ہجرت ... اللہ علیہ

معجزہ

نہ نکالیو آپ تشریف لائے اور کھانے کے پاس جاکے آٹے میں اور ہانڈی میں
آپ دہن مبارک ڈال دیا اور دعاے برکت کی پھر آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے
کہا کہ ایک روٹی پکانے والی اور بلالو اور گوشت کی ہانڈی چولھے پر رہنے دو اسمیں سے
گوشت نکال نکال کے پیالوں میں دو پھر آپ نے کھلانا شروع کیا سب کہ
ہزار آدمی تھے خوب سیر ہوکے کھایا اور ہانڈی گوشت کی ویسی ہی جوش مارتی تھی
جیسے پہلے ہی تھی اسمیں گوشت ذرا کم نہوا اور آٹا بھی اتنا ہی رہا جتنا تھا سبحان اللہ
کیا برکت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ پونے چار سیر آٹے کی روٹی اور
ایک بکری کے بچے کے گوشت سے اتنے بہت آدمیوں نے سیر ہوکے کھایا اور کھانا
اتنا ہی رہا حال خندق کھودنے میں ایک پتھر ایسا آیا کہ صحابہ اسکو توڑنے سے
عاجز ہوئے حضور خود وہاں تشریف لے گئے اور پھاوڑا یا کدال آپنے اس پتھر پر
مارا وہ ایک تہائی ٹوٹ گیا اور اسمیں سے ایک بجلی چمکی جس سے آپکو عمارات
ملک شام کی نظر پڑیں آپ نے فرمایا اللہ اکبر خداے تعالی نے ملک شام مجھے
دیا پھر آپ نے دوسری بار پتھر پر کدال مارا پھر بجلی چمکی اور اسمیں آپکو عمارات
فارس کی نظر پڑیں آپ نے فرمایا اللہ اکبر خداے تعالی نے ملک فارس مجھے
دیا پھر آپنے کدال پتھر پر مارا پھر بجلی چمکی اور عمارات ملک یمن نظر پڑیں
آپنے فرمایا اللہ اکبر خداے تعالی نے ملک یمن مجھے دیا اور وہ پتھر پاش پاش ہوگیا

معجزہ ۳۹

ف یہ پیشین گوئی جو آپنے فرمائی مطابق اسکے واقع ہوا ملک یمن تو آپکی حیات
میں ہی قبضے میں آپ کے آیا تھا مگر بسبب ارتداد مرتدین اور دعوی نبوت
اسود عنسی کے اسمیں خلل ہوگیا تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں وہ خلل
رفع ہوگیا اور ملک شام اور فارس میں جہاد حضرت ابو بکر کے عہد میں شروع ہوگیا
تھا اور کچھ کچھ ملک اہل اسلام کے قبضے میں آگیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں

کل ملک یمن اور کل ملک شام اور کل ملک فارس اہل اسلام کے قبضے میں آیا حال یعنی ابن اخطب یہودی واسطے موافق کرنے بنی قریظہ کے ساتھ ابوسفیان اور احزاب کے محلہ بنی قریظہ میں گیا راہ میں سے ہی ابوسفیان نے حیی کو واسطے اس کام کے روانہ کیا تھا کعب سردار بنی قریظہ نے پہلے تو بہت اظہار ناخوشی کا اسکے آنے سے کیا بلکہ اسکو اپنے مکان کے اندر آنیکا اذن نہیں دیتا تھا اور دروازہ نہیں کھولتا تھا اور سنتے ہی اسکی آواز کے کہا کہ یہ بڑا منحوس ہے اپنی قوم کا تو ستیاناس کھویا اب ہمارے تباہ کرنے کو آیا ہے لیکن اسکے مکر و فریب کی باتوں میں آکے پہلے تو دروازہ کھولا پھر نقض عہد پر ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور موافقت کفار پر مستحکم ہوا اور کفار قریش و احزاب کو کہلا بھیجا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور سب بنی قریظہ احزاب کے ساتھ متفق ہوئے حال بعد مرتب ہونے خندق کے آپ نے وہاں لشکر اپنا قائم کیا اور لڑائی کا اہتمام کیا مشکوٰۃ شریف میں بروایت حضرت ابوسعید خدری وارد ہے کہ ایک نوجوان انصاری کہ حضرت ابوسعید خدری کے مکان کے سامنے اسکا مکان تھا بایں سبب کہ اسکا نیا بیاہ ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر خندق پر سے دوپہر کو آیا کرتا تھا ایک دن بوقت چلنے اسکے آپنے فرمایا خالی ہاتھ مت جاؤ کچھ ہتھیار لے لو مجھے بنی قریظہ کا خوف ہے اس جوان نے نیزہ اپنا لے لیا جب گھر پہونچا کیا دیکھتا ہے کہ زوجہ اسکی دروازے پر کھڑی ہے جوان نے بمقتضائے غیرت چاہا کہ اپنی زوجہ کے نیزہ مارے اسنے کہا کہ جلدی نکرو اندر جاکے دیکھو کہ کس چیز نے مجھے نکالا ہے جوان اندر مکان کے گیا دیکھا کہ اسکے بچھونے پر ایک بڑا سانپ بیٹھا ہے جوان نے اس سانپ کو نیزہ مارکے نیزے میں پرو لیا اور سانپ نے تڑپ کے جوان کو کاٹ کھایا پھر معلوم نہوا کہ وہ سانپ پہلے مرا یا وہ جوان پہلے صحابہ نے

قصہ عجیب نوجوان انصاری

عرض کیا کہ یا رسول اللہ دعا کیجیے کہ یہ جوان زندہ ہو جاوے آپنے فرمایا کہ جاؤ
تجہیز و تکفین کر کے دفن کر دو پھر آپ نے فرمایا کہ مکانون مین ایک قسم کے
سانپ ہوتے ہین کہ عوامر کہلاتے ہین جب سانپ مکان مین نمود ہو تو دیکھتے ہی
نہ مار ڈالو تین دن اُس سے کہدو کہ پھر نہ نکلیو پھر اگر وہ دکھلائی دے تو اُسے
مار ڈالو فقط آپنے جوان سے چلتے وقت ہتھیار لے لینے کو جو فرمایا اُسکا یہ بھی
ایک نفع ہوا کہ جوان کو مکان پر پہونچتے ہی ہتھیار کی حاجت ہوئی حال
جب لشکر کفار کا آپہونچا خندق دیکھ کے بہت متحیر ہوا اسلیے کہ عرب نے تو
یہ صورت کبھی دیکھی نہ تھی اور متصل خندق کے خیمہ زن ہو کے تیر و سنگ سے لڑتے
رہے اور ہمیشہ خندق پر حملہ کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لشکر صحابہ
اخیار بھی تیر و سنگ سے لڑتے رہے اور اُنکے حملون کو دفع کرتے رہے کتب حدیث
مین ہے کہ ایک بار بسبب اُنکے یورش کے کہ آپ اُنکی مدافعت مین مشغول رہے
چار وقت کی نمازین آپ کی قضا ہو گئین کہ آپ نے ترتیب قضا کین یعنی مقدم
نماز کو پہلے اُسکے بعد اُسکے بعد والی مثلاً ظہر کی قضا کی پھر عصر کی پھر مغرب کی اور ایک بار
عصر کی نماز آپ کی قضا ہو گئی آپ نے فرمایا ملأ اللہ بیوتہم وقبورہم
نارا کما شغلونا عن الصلوۃ الوسطی صلوۃ العصر یعنی خدا تعالی کافرون کے
گھرون اور قبرون کو آگ سے بھرے جیسا اُنھون نے ہمین نماز وسطی سے کہ نماز
عصر ہے باز رکھا فقط وسطی کے معنی عربی مین بیچ والی کے بھی ہین اور افضل کے بھی
آیت حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی مین مفسرین نے لفظ
وسطی کو دونون طرح تفسیر کیا ہے اور اس بات مین کہ نماز وسطی کون ہے بڑا
اختلاف ہے ہر نماز کی طرف لوگ گئے ہین مگر حنفیہ کے نزدیک ترجیح اسی بات
کو ہے کہ نماز عصر ہے چنانچہ اشباہ و النظائر مین لکھا ہے اور حدیث جو اوپر مذکور ہوئی

صاف اس مطلب پر دال ہی اور بیچ والی ہونے نماز عصر کی یہ وجہ ہی کہ ایک طرف
اسکے دو دن کی نمازین ہین یعنی فجر اور ظہر اور دوسری طرف اُسکے دو رات کی
نمازین یعنی مغرب و عشا اور فضیلت نماز عصر کی یہ وجہ ہی کہ حدیث صحیح مین وارد ہی
کہ جسکی نماز عصر کی فوت ہو گئی یا کہ لڑکے بالے اُسکے اور گھر بار اُسکا سب چھن گیا حال
عمرو بن عبدود ایک بڑا پہلوان شجاع مشہور تھا حتیٰ کہ لوگ اُسے ہزار مرد کے مقابل
کہتے تھے اور ایک بار قافلہ قریش مین کہ تجارت کو گیا تھا قزاق آپڑے کہتے ہین
کہ پچاس تھے اور عمرو بن عبدود نے تنہا اُنکے مقابل ہو کے حملہ کیا سب بھاگ
گئے جنگ بدر سے زخمی ہو کر بھاگ گیا تھا اور اُسنے عہد کیا تھا کہ جب تک محمد
صلے اللہ علیہ وسلم سے انتقام نہ لے لونگا تیل سر مین نہ ڈالونگا سو عمرو مذکور
خندق پر یورش کر کے آیا اور ایک جگہ تنگ خندق کی پا کے ادھر سے خندق
کے اندر گھس آیا اور اُسنے مبارز یعنی مقابل واسطے لڑائی کے طلب کیا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حیدر کرار اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ کو اُسکی مبارزت کے لیے بھیجا اور اُنکے لیے دعاے محفوظی اور غالب
آنے کی فرمائی اور ذوالفقار اُنکو عنایت فرمائی جب حضرت علی رضہ عمرو بن عبدود کے
مقابل ہوتے انھین دیکھ کے وہ بہت ہنسا حضرت علی نوجوان و کم عمر تھے کہنے لگا
تم لڑکے ہو تم پر مین کیا ہاتھ ڈالون اور تمھارے باپ ابو طالب سے اور مجھسے دوستی
تھی تم میرے بھتیجے ہوتے ہو مین نہین چاہتا کہ تمھین قتل کرون حضرت علی نے
فرمایا کہ میرا جی تو چاہتا ہی کہ خدا تعالی کی رضا کے لیے تجھے قتل کرون پھر جھٹکے
حضرت علی اُس سے اُس سے بھڑ گئے اور آپسمین ہتھیار چلنا شروع ہوا اُسکی تلوار
حضرت علی نے سپر پر لی مگر اُس زور سے اُسنے ہاتھ مارا تھا کہ سپر کٹ گئی اور تھوڑا اثر
اُسکا سر مبارک حضرت علی مین پہونچا اور حضرت علی نے ایسی تلوار ماری کہ سر اُسکا دو

ذکر مقتول عمرو بن عبدود پہلوان بدست حیدر کرار رضہ

جاکر حضرت علی نے نعرہ اللہ اکبر بلند کیا پہلے مکان مبارزت مین گرد اڑی تھی
کہ لشکر اسلام سے حال نظر نہین پڑتا تھا جب آواز تکبیر کی سنی آپ خوش ہوئے اور
کفار احزاب کو بڑا رنج ہوا گویا انکی کمر ٹوٹ گئی حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے واسطے تفرقہ ڈالنے کے احزاب مین یہ تدبیر سوچی کہ ایک ثلث پیداوار خرما ے
مدینہ کا قبیلہ غطفان اور فزارہ کو دیدین تاکہ وہ قریش سے الگ ہوگے اپنے گھرونکو
پھر جاوین وہ بھی اس بات پر راضی ہوئے صحابہ سے آپنے اس باب مین مشورہ
کیا انصار نے عرض کیا کہ ان کفار کی کیا حقیقت ہے کہ دندان طمع خرماے مدینہ پر
دراز کرین جب ہم مشرک تھے تب تو انکا حوصلہ ایسا نہ تھا اب ہمین خدا تعالی نے
عزت اسلام کی دی اب ہم کیون ایسی ذلت اختیار کرین ہم کبھی ایک چھوہارا
انھین نا دینگے ہمارے پاس انکے لیے سوا تلوار کے نہین ہے آپنے فرمایا کہ مین نے
یہ تجویز اسلیے کی کہ سارے عرب نے ایک کمان سے تیر مارنا شروع کیا مین نے
چاہا کہ انکی جماعت متفرق کردون لیکن تمھاری مصلحت نہین ہے پس کچھ ضرورت نہین
حال ایک شخص کہ اعزہ قبیلہ غطفان مین سے تھے اور نعیم بن مسعود انکا نام تھا
حضور مین آکے مشرف باسلام ہوئے اور انھون نے عرض کیا کہ مین ایک تدبیر خلاف
ڈالنے کی لشکر قریش اور بنی قریظہ مین کرسکتا ہون اگر حضور مجھے اجازت دین کہ
جو میرے جی مین آوے سو کہون میرے اسلام کی انھین خبر نہین اور میرا انھین اعتبار ہے
میری بات انمین اثر کرجائیگی آپنے اجازت فرمائی وہ پہلے ہی قریظہ مین گئے اور
اُنسے بہت التیام اور نیکخواہی کی باتین کین وہ انکی ملاقات سے بہت راضی ہوے
پھر نعیم نے کہا کہ تم جو قریش سے اور غطفان سے موافق اور محمد سے تمنے
نقض عہد کیا بیجا کیا اگر قریش محمد کا کام تمام نکرین اور پھر جاوین تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمپر فوج کشی
کرکے تمھارا کام تمام کرینگے اور تمھین تنہا انکے مقابلے کی طاقت نہین یہود نے کہا

کہ اب اسکی کیا تدبیر ہے نعیم نے کہا کہ اب میری صلاح یہ ہے کہ تم قریش اور غطفان کو
کہلا بھیجو کہ تمھیں دو چار سردار یا اولاد سرداروں کی بطور اول کے دیوین کہ
تمھارے پاس رہین تاکہ جب محمدؐ تمھارا قصد کرین بضرورت حفظ انھی سردارون
یا انکی اولاد کے قریش و غطفان کو تمھاری مدد کے لیے آنا ضرور ہو اگر وہ اس بات کے
ماننے میں تو سمجھ لو کہ دل سے انکو تمھارا خیال ہے نہیں تو وہ دل سے تمھارے دوست
نہیں یہود بنی قریظہ نے اس صلاح کو بہت پسند کیا اور کہا ہم قریش سے ابھی
پیغام کرینگے بعد ازین نعیم وہان سے اٹھکے قریش کے پاس آئے انسے پہلے اپنا
اخلاص اور نیکخواہ ہونا ظاہر کرکے کہا کہ بنی قریظہ کی بابت ایک خبر سنی ہے تمسے
بنظر خیرخواہی بیان کرتے ہین وہ یہ ہے کہ بنی قریظہ محمدؐ سے در پردہ مل گئے
ہین اور انھون نے اقرار کیا ہے کہ ہم قریش کی اب مدد نہ کرینگے اور محمدؐ نے
انھین کہلا بھیجا ہے کہ تمھاری طرف سے دل ہمارا تب صاف ہوگا جب تم قریش
مین سے کچھ عمدہ آدمی ہمارے ہاتھ گرفتار کرادوگے سو بنی قریظہ نے محمدؐ سے
وعدہ کیا ہے کہ کسی بہانے سے ہم سرداران قریش مین سے چند آدمی طلب
کرکے تمھارے حوالے کردینگے سو اگر وہ تمسے آدمی طلب کرین تم ہرگز نہ دیجیو
قریش نے یہ خبر سنکے نعیم کی خیرخواہی کا احسان مانا اور نعیم وہانسے اٹھ آئے
اور غطفان کے لوگون سے بھی یہی امر بیان کردیا بعد ازان قریش نے بنی قریظہ کو
کہلا بھیجا کہ ہمین یہان پڑے ہوئے بہت دن گذر گئے اب تم ہماری مدد
کے لیے آؤ تو یکبارگی حملہ کرین اسکے جواب مین بنی قریظہ کی جانب سے وہی تقریر
جو نعیم نے بتائی تھی پیغام آیا قریش نے سنتے ہی کہا کہ نعیم نے سچ کہا تھا حقیقت
مین بنی قریظہ محمدؐ سے مل گئے ہین اور صاف اس بات سے انکار بنی قریظہ کو کہلا
بھیجا بنی قریظہ نے کہا کہ نعیم سچ کہتا ہے حقیقت مین قریش دل سے ہمارے دوست نہین

ف [illegible] ۱۲ منہ

اور قرار واقعی یہود بنی قریظہ اور قریش مین بگاڑ ہو گیا ف حدیث مین آیا ہی
کہ الحرب خدعۃ یعنی لڑائی فریب ہی مطابق اسکے حضرت نعیم سے واقع ہوا ایسا
فریب اور جھوٹ گناہ نہین بلکہ موجب ثواب ہی ہان غدر یعنی خلاف عہد کے کرنا
دشمن اور کافر سے بھی درست اور جائز نہین حال جب قریش اور احزاب کو زیادہ
دن گذر گئے سردی شدت کی پڑنے لگی اور بسبب ناموافقت بنی قریظہ کے انکے دل
سرد ہو گئے اللہ جل جلالہ نے ایک پُروائی ہوا نہایت تند اور تیز بھیجی جس سے
خیمے کی رسیان ٹوٹ گئین میخین اکھڑ گئین گھوڑون نے لشکر مین جھوٹ کر دند مچایا
ہانڈیان الٹ گئین سردی اور صدمہ ہوا سے سب بہت گھبرائے ارادہ پھر جانے کا
مصمم ہو گیا اُس رات کو جبکہ باد تند کا لشکر کفار پر بہت صدمہ تھا جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کہ کوئی جاکے احزاب کی خبر لاوے پھر آپنے
بتعیین حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو اس کام کے لیے مامور فرمایا سردی شدت کی
جو پڑتی تھی اُس سے محفوظی کے لیے دعا فرمائی حضرت حذیفہ کہتے ہین کہ برکت آپکی
دعا کے مجھے جانے آنے مین مطلق سردی نہ معلوم ہوئی بلکہ ایسا حال تھا کہ گویا مین
حمام مین چلا جاتا ہون اور آپنے فرمایا کہ کسی پر ہاتھ نہ ڈالیو حذیفہ رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ مین متصل خیمہ ابوسفیان کے جا پہونچا باہر خیمے ابوسفیان کے آگ
جلتی تھی اُس سے ابوسفیان تنہا تاپ رہا تھا میرے جی مین آیا کہ ابوسفیان کے
تیر مارون مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست اندازی سے ممانعت فرمائی تھی
لہذا مین نے قصد نہ کیا ابوسفیان نے لشکر کے لوگون سے کہا کہ اس میدان مین
پڑے پڑے تنگ آ گئے ہین سردی کی یہ تکلیف ہی ہوا سے تند سے یہ بلا نازل کی ہی
یہود بنی قریظہ نے بے وفائی کی اب یہان ٹھہرنا ہرگز صلاح نہین پھر لشکر مین اسطے
کوچ کے پکار دیا حضرت حذیفہ نے پھر کے یہ خبر حضور اقدس مین پہونچائی اور یہی

معجزہ ۴۰

رات مین لشکر کفار چلا گیا سورۂ احزاب مین اس غزوے کے حالات کا ذکر ہوا اور اس آیت مین یا ایھا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیھم ریحا وجنودا لم تروھا ہوا کا اور ملائکہ کا مامور ہونا واسطے دفع لشکر کفار کے مذکور ہے حال صحیح بخاری مین ہے جب لشکر کفار پھر گیا آپ نے فرمایا کہ الآن نغزوھم ولا یغزوننا اب ہم انپر چڑھ جاوینگے اور وہ ہم پر چڑھکر نہ آوینگے سو مطابق اس پیشین گوئی کے واقع ہوا کہ بعد غزوۂ خندق کے پھر کفار آپ پر لشکر نہ لائے آپ ہی انپر غزوہ وفتح مین لشکر لے گئے

فصل گیارھوین غزوہ بنی قریظہ کے بیان مین

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد فتح غزوۂ احزاب کی دولتخانے مین تشریف لائے آپ نہا رہے تھے کہ حضرت جبرئیل آئے اور آپسے کہا کہ تمنے ہتھیار رکھ ڈالے اور ہمنے ابھی نہین رکھے خدا تعالی کا حکم ہے کہ فورا بنی قریظہ پر چڑھائی کرو آپنے اسیوقت روانگی لشکر کا حکم دیا اور فرمایا کہ کوئی نماز عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ کے محلے مین اصحاب روانہ ہوئے راہ مین آفتاب غروب ہونے لگا بعضون نے نماز پڑھ لی اور کہا مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلد پہنچنا ہے نماز کا قضا کرنا مقصود نہین ہا اور بعضون نے نہ پڑھی بنی قریظہ مین پہونچکر قضا پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال سنکے دونون مین کسی پر عتاب نہین کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطائے اجتہادی مین مواخذہ نہین ہوتا دونون مین سے ایک بیشک خطا پر تھے اور آپنے عتاب نہ فرمایا اور نماز پڑھنے والے حنفیہ کے مشابہ ہین اور قضا کرنے والے شافعیہ کے حال آپ نے مع لشکر بنی قریظہ کو گھیرا اور محاصرہ انکا تنگ کیا یہانتک کہ انھون نے گڑھی سے اترنا چاہا ابو لبابہ صحابی سے کہ قبیلہ اوس سے تھے جو ساتھ بنی قریظہ کے ہمعہد تھا اس باب مین مشورت کی اور کہا کہ ہم اس بات پر اترآوین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہمارے لیے

۵ھ

یہ قصہ صحیح بخاری مین ہے

ابولبابہ کا اپنے تئین ستون مسجد مین باندھنا

حکم دین ہمین منظور ہی ابولبابہ نے کہا بہتر ہی مگر اُسوقت اپنے گلے پر ہاتھ رکھا اس اشارہ کو
کہ آپ قتل کا حکم دینگے پھر اُسیوقت یہ سوچے کہ یہ مجھسے بڑا قصور ہوا اور مین نے
اللہ اور رسول کی خیانت کی وہان سے روانہ ہوکے اپنے تئین مسجد شریف کے
ستون مین باندھ دیا اور کہا جب خدا تعالی میری توبہ قبول کریگا تب ہی کھولونگا
پندرہ دن تک بندھے رہے ایک لڑکی انکی انھین کھانا کھلا جاتی تھی اور حاجت
ضروری کے لیے کھول دیتی تھی آپنے ابولبابہ کے بندھنے کی خبر سنکے فرمایا کہ اگر وہ
ویسے ہی میرے پاس چلے آتے تو مین انکے لیے استغفار کرتا لیکن جب وہ ستون
مسجد مین جا بندھے جب تک خدا تعالے کا حکم نہ آویگا مین نہ کھولونگا القصہ
پندرہ دن وہ بندھے رہے تب اللہ جل جلالہ نے حکم انکی معافی قصور کا بھیجا آپ
حضرت ام سلمہ کے حجرے مین تھے کہ سحر کے وقت یہ حکم نازل ہوا اور حضرت ام سلمہ نے
ابولبابہ کو پکارکے خبر دی لوگ دوڑے کہ انھین کھول دین ابولبابہ نے کہا کہ مجھے
کوئی نہ کھولے مین حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے کھولونگا جب صبح کو آپ
نکلے ابولبابہ کو اپنے دست مبارک سے کھول دیا حال ایام محاصرے مین ایک یہودی کی
زوجہ نے کہ شوہر سے محبت رکھتی تھی کہا افسوس ہی اب تیری جان بچتی نظر نہین آتی
تیری جدائی کا بہت قلق ہی یہودی نے کہا تجھے کیا رنج ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
عورتون کو نہین مارتے ہین لونڈی کر لیتے ہین اُسنے کہا بغیر تیرے مجھے جینا پسند
نہین یہودی نے کہا کہ اگر تو سچی ہی فلانے برج کے تلے کچھ مسلمان سوتے ہین تو
اُدھر سے پتھر لڑھکا کے ایک مسلمان کو مار ڈال اُسکے قصاص مین البتہ محمد تجھے قتل
کرینگے یہ صورت البتہ میری جان کے ساتھ تیری جان کے جانے کی ہی اُس کمبخت نے
ایسا ہی کیا حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب بنی قریظہ قتل ہوئے ایک یہودیہ میرے
حجرے مین بیٹھی تھی ایک شخص نے اُسے باہر بلایا وہ ہنستی ہوئی اٹھی اور کہا مجھے

حال جان دینے ایک یہودیہ عورت کا

قتل کو بلاتے ہین مین نے کہا ہماری شریعت مین عورت کو قتل نہین کرتے سننے قصہ اپنا بیان کیا مجھے اس بات کا بڑا تعجب ہوا کہ قتل کے واسطے ہنستی اٹھی چال بنی قریظہ نے گھبرا کے درخواست کی کہ ہم اسطرح اترتے ہین کہ سعد بن معاذ جو ہمارے لیے حکم دین ہمین منظور ہے وہ صحابی انصاری قبیلہ اوس مین سے تھے جو بنی قریظہ کے حلیف تھے اور انکے غزوہ خندق مین تیر ہاتھ کی ایک رگ مین لگا تھا کہ خون بند نہین ہوتا تھا انھون نے جناب الٰہی مین دعا کی کہ اگر قریش سے آپکی لڑائی باقی ہے تو مجھے مہلت دے کہ مین خوب میدان جنگ مین انسے لڑون نہین اس تیر سے میری شہادت ہو جاوے لیکن اتنی مجھے مہلت ہو کہ مین بنی قریظہ کی بدعہدی کی سزا دیکھ لون فوراً خون بند ہو گیا جب بنی قریظہ انکے حکم پر راضی ہوتے بنی قریظہ کو یہ خیال تھا کہ جیسے عبداللہ بن ابی نے اپنے ہمعہدون یعنی بنی قینقاع کی رعایت کر کے جان بچائی یہ بھی رعایت کرینگے اور اس باب مین اور لوگون نے بھی حضرت سعد سے کہا لیکن انھون نے التفات نہ کیا اور یہ حکم دیا کہ مردانین کے قتل کیے جاوین اور عورتین اور انکے لونڈی غلام کر لیے جاوین اور مال جائداد انکا سب ضبط ہو آپنے فرمایا کہ تمنے مطابق حکم فرشتے کے حکم دیا اور آپنے چارسو یہودی قریظہ کو جتنے مرد تھے قتل کروایا اور عورت لڑکون کو لونڈی غلام کر لیا اور مال منقولہ وغیر منقولہ اہل اسلام مین حسب الحکم خدا کے تقسیم ہوا

فصل بارھوین قتل کعب بن اشرف کے بیان مین

کعب بن اشرف ایک یہودی بڑا مالدار تھا اور وہ بھی نہایت دشمنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتا تھا اور محمد بن مسلمہ صحابی انصاری اسکے قتل کے لیے مامور ہوئے انھون نے اجازت حاصل کی جو کچھ جی مین آوے کہین پھر کعب بن اشرف کے پاس گئے اس سے انسے ایک رابطہ قدیم تھا اسنے پوچھا کہ کیسے آئے انھون نے کہا کہ ضرورت کچھ قرض لینے کی ہے جیسے یہ شخص آیا ہے اور اشارہ طرف جناب رسول اللہ

قصہ اگرچہ دوسرے سنہ مین واقع ہوا تھا اور یہ قصہ بنی قریظہ سے پہلے کا ہے بمناسبت قصہ بنی قریظہ کے یہان لکھا گیا اور غزوہ احزاب کے اور غزوہ بنی قریظہ سبب فصلون مین ایک دوسرے سے علاوہ لکھا ہے بعض ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا تب سے ہم لوگون کو بڑی زیر باری ہی ہمیشہ نئے نئے خرچ ہمارے ذمے پڑتے ہین کعب نے کہا کہ آیندہ زیادہ اسکے رکھنے سے پشیمانی حاصل کروگے یعنی اپنین نکال کیون نہین دیتے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ اپنے عہد اور بات کا خیال ہی اسلیے ابھی اُنکا چھوڑ دینا مناسب نہین معلوم ہوتا ابھی چند روز دیکھتے ہین چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے شکایت کی کعب راضی ہوا بعد ازین قرض کے باب مین اُسنے کہا کچھ رہن کے لیے لے آؤ آخر گفتگو مین یہ بات قرار پائی کہ محمد بن مسلمہ نے کہا کہ کچھ ہتھیار مین رہن کے لیے شام کو لے آونگا شام کو محمد بن مسلمہ مع ابو نائلہ کہ رضاعی بھائی کعب کے تھے کعب کے مکان پر گئے وہ اُس وقت اندر مکان کے زنانے مین تھا انھون نے اُسکو بلایا اُسنے ارادہ باہر آنے کا کیا اسکی زوجہ نے کہا کہ تم مت جاؤ اس آواز سے خون ٹپکتا ہی صحیح بخاری مین اسی قدر ہی اور بعضے روایات مین ہی کہ اُسنے بہت مبالغہ منع کرنے مین کیا اور لپٹ گئی مگر کعب نے نہ مانا اور کہا کچھ اندیشہ نہین میرا دوست محمد بن مسلمہ اور رضاعی بھائی میرا ابو نائلہ ہی اپنے کام کے لیے آئے ہین لکھا ہی کہ وہ عورت کاہنہ تھی آواز سنتے ہی اُسے معلوم ہوا کہ یہ لوگ بارادۂ قتل آئے ہین القصہ کعب باہر آیا اور محمد بن مسلمہ کے ساتھ سوا ابو نائلہ کے تین آدمی اور تھے صحیح بخاری مین اُن تین آدمیون کا نام ابو عبس بن جبر اور حارث بن اوس اور عباد بن بشر لکھا ہی اور اُسکے آنے سے پہلے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون سے یہ صلاح کر رکھی تھی کہ مین بالون مین ہاتھ لگانے کے بہانے سے کعب کے بال پکڑ لونگا تب تم اُسکا سر کاٹ لیجیو جب کعب آکے بیٹھا اچھے کپڑے پہنے خوشبو لگائے تھا محمد بن مسلمہ نے کہا کہ تم تو اس وقت خوب ستھرے پاکیزہ معلوم ہوتے ہو خوشبو

خوب تمھارے بدن سے مہکتی ہے اسنے کہا کہ میرے پاس عورتین بہت پاکیزہ ہین اسلیے اچھی اچھی خوشبو میرے لگتی ہے انھون نے کہا کہ تمھارے سر کے بالون مین بہت اچھی خوشبو آتی ہے اگر اجازت ہو تو مین ہاتھ مین لیکے سونگھون اسنے کہا بہت اچھا محمد بن سلمہ نے اسکے بال ہاتھ مین لیے اور سونگھنے لگے اور ساتھیون کو سونگھاے پھر دوسری بار سونگھنے کی اجازت لی اور پھر خوب مضبوط اسکے بالون کو پکڑا اور ہمراہیون سے کہا کہ لو انھون نے کعب کا سر کاٹ لیا اور حضور اقدس مین آکے خبر کی اور سر ناپاک کعب کا آپ کے قدمون کے تلے خاک مذلت پر ڈالدیا آپ بہت خوش ہوتے مدارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ پہلا سر جو زمانہ اسلام مین کٹ کے حضور اقدس مین آیا یہ سر تھا اور بھی مدارج النبوۃ مین ہے کہ بوقت سر کاٹنے کعب کے حارث بن اوس کے اپنے ساتھیون کی ہی تلوار سے زخم آیا تھا اور خون جاری تھا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زخم کو ہاتھ سے ملدیا فوراً اچھا ہوگیا

معجزہ

فصل تیرھوین قتل ابورافع یہودی کے بیان مین

سنہ

ابورافع ایک یہودی تھا سوداگر بڑا مالدار ایک گڑھی مین خیبر کے متصل رہتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت عداوت رکھتا تھا لوگونکو آپ سے لڑنے کی ترغیب دیتا تھا اور اس باب مین مدد کرتا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ صحابی انصاری کو چند آدمی انصار پر سردار کرکے اسکے قتل کو بھیجا قریب شام کے عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ متصل اسکی گڑھی کے پہونچے اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم ٹھہرو مین اکیلا جاتا ہون اگر ڈھب لگیگا تو چپکے سے گھسکے ابورافع کا کام تمام کرونگا جب اسکے دروازے کے پاس پہونچے معلوم ہوا کہ کوئی گدھا گم گیا تھا اسکی تلاش کے لیے کچھ لوگ مشعل لیکے نکلے تھے یہ ان لوگون مین مل گئے جب وہ لوگ دروازے مین داخل

ہونے لگے یہ باہر دروازے کے سامنے اسطرح بیٹھ گئے جیسے کوئی پیشاب کو بیٹھا ہے
دربان سمجھا کہ کوئی گڑھی کا آدمی ہے کہا ای بندہ خدا جلد آمین کواڑ بند کرتا ہون عبد اللہ
بن عتیک دروازے مین داخل ہوگئے کہتے ہین کہ مین ایک گدھے کے تھان میں
چھپ رہا اور دربان نے جہان کنجیان رکھدی تھین اُنکا مین نے دھیان رکھا
جب وہ سو رہا مین نے وہ کنجیان اُٹھالین ابو رافع کے پاس کہ بالاخانے مین
تھا دیر تک قصہ گو قصہ کہتا رہا جب وہ خاموش ہوا مین بالاخانے پر گیا اور جس
دروازے کو کھولتا تھا اندر سے بند کرتا جاتا تھا کہ کوئی باہر سے نہ آسکے ابو رافع
اپنے عیال مین سوتا تھا مجھے معلوم نہوا کہ کہان ہے مین نے پکارا ای ابو رافع
وہ بولا اُسکی آواز پر مین نے تلوار لگائی تلوار نے کچھ کام نہ کیا ابو رافع نے ایک چیخ
ماری اور مین اس مکان سے باہر ہوگیا اور ذرا ٹھہر کے پھر مکان کے اندر جا کے
مین نے آواز بدل کے کہا کہ کیا ہے ابو رافع کیون آواز کی اُسنے کہا کہ خرابی ہو تیری مین
ابھی کسی نے مجھپر حربہ کیا تب مین نے بڑھکے اُسکے پیٹ پر تلوار رکھکے ہن ویسے
دبائی کہ پیٹھ کی ہڈیون تک پہونچ گئی اور مین وہان سے دروازے کھولتا ہوا
چلا زینے پر سے اُترتے ہوئے چاندنی رات مین سمجھا کہ زمین آگئی پانون دھوکے
بڑھا کے رکھا مین گر پڑا پنڈلی کی ہڈی میری ٹوٹ گئی مین نے پگڑی پھاڑ کر
بھی چوٹ پر باندھی اور دروازے سے نکل کر گڑھی کے متصل ٹھہر رہا اپنے دلمین کہا
کہ جب خوب تحقیق معلوم ہولے گا کہ ابو رافع مر گیا تب یہان سے چلون گا
جب صبح ہوئی تب مین نے سُنا کہ قلعے کے برج پر نوحہ کرنے والی عورت نے پکارا
اَنْعَی اَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ اَھْلِ الْحِجَازِ خبر موت سُناتی ہون مین ابو رافع تاجر اہل حجاز کی
تب مین نے وہان سے چلکے اپنے ہمراہیون کے پاس پہونچکے قتل ابو رافع کی
خبر دی اور کہا تم جا کے حضور اقدس مین یہ خبر پہونچاؤ مین بھی آتا ہون اور لنگڑاتا چلا

مگر یا مدینے جلد پہونچا اور سب حال حضور سے عرض کیا آپ بہت خوش ہوئے آپنے چوٹ کی جگہ دست مبارک پھیرا فورا اینڈلی کی ہڈی جڑ گئی یا قوی بالکل اچھا ہو گیا ایسا کہ گویا کبھی چوٹ نہین لگی تھی

معجزہ

فصل چودھوین قصہ افک کے بیان مین

سنہ ۵

سنہ ۵ ہجری وقائع زبان ہجرت کے قصہ افک ہے افک کہتے ہین جھوٹھ اور تہمت لگانے کو حضرت عائشہ کو تہمت منافقین نے لگائی تھی اور بعضے مخلصین بھی براہ نادانی اسمین شریک ہو گئے تھے شرح اس قصے کی یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم غزوہ مریسیع مین اور اسی کو غزوہ بنی المصطلق بھی کہتے ہین تشریف لے گئے تھے اور حضرت عائشہؓ آپ کے ساتھ تھین ایک ہودے مین سوار ہوا کرتی تھین بعد فراغت کے اس غزوے سے پھرتے وقت ایک دن رات کو قضائے حاجت کے لیے اُٹھکے باہر گئی تھین ایک مہرہ آنکے گلے مین تھا وہ کہین ٹوٹ پڑا راہ سے اُسکی تلاش کو پھر گئین تلاش مین اُسکی دیر لگی لشکر کوچ کر گیا جو آدمی ہودے کے اُٹھانے اور اونٹ پر رکھنے کے لیے مقرر تھے انھون نے خالی ہودے کو اونٹ پر رکھ دیا حضرت عائشہؓ ان دنون کم عمر بہت ہلکی دبلی پتلی تھین اس سبب سے خالی بھرے ہودے کی اُٹھانے والے کو تمیز نہوئی حضرت عائشہؓ مہرہ پا کے پھر کے لشکر مین جب پہونچین دیکھا کہ لشکر روانہ ہو گیا ہے بدن پر کپڑا لپیٹ کے وہان لیٹ رہین اور سو گئین ایک صحابی کہ صفوان معطل انکا نام تھا انکو آپکا حکم تھا کہ جب لشکر روانہ ہوے تب وہ چلین اور سب لشکر کے آخر مین انکا ڈیرا ہوتا تھا کہ جو چیز رہ گئی ہو تو اُسکو لیتے آوین وہ وہان پہونچے حضرت عائشہؓ کو اس حالت پر دیکھکر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن چلاکے کہا حضرت عائشہؓ انکی آواز سے جگ پڑین اور منھ چھپا لیا اور صفوان نے اپنی اونٹنی بٹھلائی حضرت عائشہؓ اس پر سوار ہوئین صفوان نے مہار اونٹنی کی پکڑ لی اور لشکر مین حضرت عائشہؓ

پہونچا دیا منافقین نے صفوان سے حضرت عائشہ کو متہم کیا عبداللہ بن ابی سلول
کہ منافقین کا سردار تھا اُسنے مدینے مین اِس قصّے کو مشہور کیا اور چرچا اسکا پھیلا
حسان بن ثابت انصاری اور مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش بجملہ مخلصین بھی اِس
بلا مین مبتلا ہو گئے حضرت عائشہ کو اِس بات کی خبر نہ تھی مدینے مین پہونچنے کے
بعد انہین بخار آنے لگا کچھ افاقہ نہوا تھا کہ ایک بار وہ رات کو مسطح کی ماں کے
ساتھ واسطے پاخانے کے باہر گئی تھین تب تک مکانون مین پاخانے نہین
بنے تھے راہ مین مسطح کی ماں نے مسطح کو کوسا کہا تعس مسطح ہلاک ہو مسطح حضرت
عائشہ نے کہا مسطح کو کیون کوستی ہو وہ صحابی ہے کہ بدر مین حاضر ہوا تھا مسطح کی
ماں نے کہا کہ تمھین خبر نہین جس طوفان مین وہ شریک ہے اور مقولہ اہل افک کا
بیان کیا حضرت عائشہ کے ہوش جاتے رہے بخار زیادہ چڑھ آیا اور صبح کو جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر گھر چلی گئین اور ماں سے یہ قصہ
بیان کیا اور رونا شروع کیا ایک دن اور دو رات برابر روتی رہین آنسو تھمتے ہی
نہ تھے صبح کو ایک عورت انصار کی وہان آئی اور اُنکے ساتھ رونے مین شریک ہوئی
اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس قصے کا رنج ہوا اور آپنے تفتیش کی
عورت خادمہ سے کہ بریرہ اُنکا نام تھا پوچھا اُسنے تعریف حضرت عائشہ کی بیان کی
اور کہا کہ لڑکی ہے بیخبر خمیر کرکے رکھدیتی ہے بکری کا بچہ آکے کھا جاتا ہے یعنی کچھ دنیا کی چھل بل
نہین جانتی اور اکثر صحابہ نے بھی کلمہ خیر ہی کہا ایک دن آپنے خطبہ بھی اِس بات مین فرمایا
اور کہا کہ مین انکے اہل کا سواے نیکی کے اور کچھ نہین جانتا اور جس شخص کا نام لیتے ہین اُسکی
آمد و رفت میرے یہان جب ہوئی ہے میرے ہی پاس میرے سامنے ہوئی ہے لیکن چونکہ
انبیاے کرام مین شائبہ بشریت ہوتا ہے تا زمانیکہ جناب باری سے براءت حضرت
عائشہ کی نازل نہوئی آپکو ایک گونہ تردد رہا اور حضرت عائشہ کہتی ہین کہ ان دنون

کچھ لطف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اوپر کم پاتی تھی جب مین مان کے گھر آئی ایک دن آپنے وہان آگے روتے دیکھکے فرمایا کہ اے عائشہ اگر تجھسے گناہ نہین ہوا ہے تیری پاکی خدا تعالیٰ ظاہر کردیگا اور اگر گناہ ہوا ہے تو توبہ کرلے اللہ غفور رحیم ہے مین نے اپنے باپ سے کہا کہ تم آپ کی بات کا جواب دو انھون نے کہا مین نہین جانتا کہ کیا جواب دون پھر مین نے اپنی مان سے کہا کہ تم اسکا جواب دو انھون نے بھی کچھ جواب نہ دیا اور میرے آنسو تھم گئے مین نے کہا کہ مین خوب جانتی ہون کہ تم لوگون نے جو بات سنی ہے اسکا تمھین یقین ہوگیا ہے اگر مین کہونگی کہ مین بیگناہ ہون اور خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مین بیگناہ ہون تو تمھین یقین نہوگا اور اگر مین اقرار کرونگی حال انکہ مین بیگناہ ہون تو تم لوگ یقین کروگے میرے حال کے مطابق بات یوسف کے باپ کی ہے فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ اب صبر ہی اچھا اور اللہ کی مدد چاہیے تمھاری باتون پر بارے غم کے اسوقت حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام آنکی زبان پر نہین آیا اسلیے انھین یوسف کا باپ کہا حضرت عائشہ کہتی ہین کہ مین اپنی ایسی حقیقت نہین سمجھتی تھی کہ میرے لیے قرآن مجید مین وحی نازل ہو بلکہ مجھے یہ گمان تھا کہ میرے معاملے مین خواب کے طریقے پر آپکو اطلاع میری بیخبری کی ہوجائیگی لیکن اللہ تعالیٰ کی کریمی کہ آپ وہین تشریف رکھتے تھے کہ وحی آپ پر نازل ہوئی اور وقت نازل ہونے وحی کے آپ پر ایک حالت ہوتی تھی کہ لوگ پہچان جاتے تھے آمد وحی کو اور جاڑے کے دنون مین آپکو عرق آجاتا تھا جب وہ حالت آپ سے منجلی ہوئی تب آپنے ہنسکے فرمایا کہ اے عائشہ خدا تعالیٰ نے تمھاری پاکی اوصفائی نازل فرمائی اور سورہ نور کی آیتین إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ آخر رکوع تک پڑھ سنائین مین سکر الٰہی بجالائی میری مان نے کہا کہ آپکے پاس جاؤ مین نے کہا کہ اسوقت تو مین اپنے اللہ کا ہی شکر کرتی ہون پھر آپنے جاکے ان لوگون کو جنھون نے یہ طوفان برپا کیا تھا اور اسمین شریک تھے طلب کرکے اسی اسی درے حد قذف کی لگوائے ف ایسے حالات کے واقع ہونے مین

کم فہم جاہل حین لوگون نے طوفان بنا پایا ایک جماعت ہے تم مین سے (محمد کرم)

معاملات انبیا و اہل بیت مین بہت حکمتیں ہوتی ہین بعضے شروح صحیح بخاری مین
قصہ افک کی حکمتیں شمار کی ہین اور بہت لکھی ہین منجملہ انکے ایک یہ ہے کہ سبب ہوا
نازل ہونے تعریف عائشہ رضی اللہ عنہا کا قرآن مجید مین دوسری یہ کہ جو مصیبت
مومنین کو پہونچتی ہے سبب ہوتی ہے بڑے ثواب ورفع درجات کا اور ایسی تہمت
غلط محض سے متہم ہونا بڑی مصیبت ہے تیسری یہ کہ حال مومنین کا ایسے معاملات
مین منکشف ہوجاوے اور خدا تعالی کے بیان سے واضح ہوجاوے کہ مسلمانون
کی شان ایسے معاملات مین مقتضی اس بات کو ہے کہ کہین سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ
عَظِيمٌ اور گمان نیک رکھین اور کہین یہ بات ہماری زبان پر لانیکے قابل
نہین اور یہ بات کھلی کھلی جھوٹ ہے چوتھی یہ کہ ہمیشہ بیگناہ مسلمانون کو جب
انپر کوئی جھوٹی تہمت لگے ذریعہ تسلی ہو اپنے دل کو سمجھالین کہ جب جناب
مطہرہ سی پاکدامن پر لوگون نے تہمت لگائی تو ہماری کیا حقیقت ہے پانچوین
یہ کہ ایسا مصیبت زدہ باقتداے حضرت عائشہ کے صبر جمیل کرے کہ سوا رونیکے
اور عجز و نیاز کے بجناب ایزدی اور مدد مانگنے کے اس سے اور کوئی بات حضرت
عائشہ سے ظہور مین نہ آئی حال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور مسطح بن اثاثہ مین
قرابت تھی وہ انکی خالہ کے بیٹے تھے اور مفلس تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ خرچ
انکے لیے مقرر کر دیا تھا جب افک مین وہ شریک ہوئے حضرت ابوبکر صدیق نے وہ
خرچ دینا موقوف کر دیا اور قسم کھائی کہ انھین خرچ ندین یہ آیت اس باب مین نازل
ہوئی وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ حضرت صدیق نے یہ آیت سنکر کہا کہ اللہ تعالی کی مغفرت کی ہین تمنا ہے اور خرچ مسطح کا جاری کردیا

فصل پندرھوین آیت تیمم کے بیان مین

ایک جہاد مین آپ تشریف لے گئے تھے رات کو حضرت عائشہ کا ایک تھرہ (زر) زیور گم ہوگیا آپنے وہان توقف کیا پانی نہ تھا اور نماز کا وقت آگیا حضرت ابوبکر حضرت عائشہ پر خفا ہونے لگے کہ ایسی جگہ آپکو ٹھہرادیا جہان پانی نہین تھا مسلمانون کو نماز کے لیے حیرانی ہوا اللہ جل جلالہ نے آیت تیمم کی نازل فرمائی تب اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہ اجلہ اصحاب تھا رسے تھے کہا یہ بھی ایک برکت تمہاری ہوا ای آل ابی بکر کہ تمہارے سبب سے ہمیشہ کے لیے مسلمانون کے واسطے ایک حکم آسانی کا نازل ہوا پھر جب محمل کو اٹھایا وہ گردن بند اسکے تلے نکل آیا قدرت خدا اس گردن بند کے تھوڑی دیر نہ ملنے مین یہی حکمت تھی کہ حکم تیمم نازل ہو

سنہ ۵ھ — ۵ احیاء العلوم مین ہے... [illegible]

فصل سوطوین قصہ حدیبیہ کے بیان مین

سنہ ۶ھ

ایک عمارہ وقائع زمان ہجرت مین قصہ صلح حدیبیہ کا ہے شرح اسکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ آپ مکے کو تشریف لیگئے ہین اور آپنے عمرہ ادا کیا ہے آپ نے یہ خواب اصحاب سے بیان کیا اصحاب تو شوق کے اور تمنائے زیارت خانہ کعبے سے بیقرار تھے خواب سنکے سب نے تیاری سفر مکے کی کردی اور حضور اقدس نے بھی اور مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے یہانتک کہ متصل مکے کے پہونچ گئے اور قریش نے سنکے کہا کہ ہم ہرگز مکے مین آنے نہ دینگے اور اونٹنی آپ کی کہ قصوا اسکا نام تھا اور آپ اسپر سوار تھے مکے کے سامنے جاتی تھی کہ بیٹھ گئی صحابہ اسے اٹھانے لگے اور کہنے لگے کہ قصوا کی عادت تو بیٹھ جانے کی نہ تھی آپنے فرمایا کہ اونٹنی خدا تعالی کے حکم سے بیٹھی جیسے فیل اصحاب فیل کا بیٹھ گیا تھا پھر آپنے فرمایا کہ اگر قریش مجھسے جو امور تعظیم خانہ کعبہ کے چاہینگے مین کوتاہی نہ کرونگا یہ کہکے اونٹنی کو اٹھایا وہ اٹھ کھڑی ہوئی پھر آپنے وہان سے پھر کے حدیبیہ پر مقام کیا حدیبیہ ایک کوئین کا نام ہے اسکے پاس میدان ہے

[illegible marginal notes]

وہان ٹھہرے حال بعد پہونچنے حدیبیہ کے پانی کی بہت قلت ہوگئی صحابہ نے
عرض کیا کہ سولے اتنے پانی کے کہ ایک ظرف مین اسوقت آپ کے سامنے تھا لشکر مین
مطلق پانی نہین آپ نے دست مبارک اُس برتن مین رکھا پانی درمیان سے
انگلیون کے مانند چشمون کے جوش مارنے لگا سبھون نے پانی پی لیا اور وضو کر لیا حضرت
جابرؓ سے کہ راوی اس حدیث کے ہین لوگون نے پوچھا کہ تم سب کتنے آدمی تھے
جابرؓ نے کہا اگر لاکھ آدمی ہوتے پانی کفایت کرتا ہم پندرہ سو آدمی تھے حال
ایک پانی سے متعلق معجزہ مقام حدیبیہ مین یہ بھی ہوا کہ پانی چاہ حدیبیہ مین نہ رہا تھا آپ نے
کنوئین کے کنارے پر بیٹھ کر ایک برتن مین پانی منگوا کر وضو کیا اور کلی اُس پانی مین
کرکے دعا کی اور وہ پانی کنوئین مین ڈال دیا اور فرمایا کہ تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ سو
اس کنوئین مین اتنا پانی ہوگیا کہ سب آدمی اور جانور سیراب ہوگئے اُسے پیتے رہے
اور جبتک لشکر وہان رہا پانی کم نہوا اور اسی سے پیتے رہے حال بعد اقامت
آپ کے حدیبیہ مین کفار کو اصرار اسی بات پر رہا کہ آپ کو مکے مین داخل ہونے دینا
اور عمرہ نکرنے دین بدیل بن ورقا خزاعی آپ کے لشکر مین آیا اور قریش کا لشکر
جمع کرکے آمادہ جنگ ہونا بیان کیا آپنے فرمایا کہ ہمین لڑنا ہرگز منظور نہین ہم
ہم صرف عمرہ کرنے کو آئے ہین اور قریش سے یہ کہدینا چاہیے کہ ایک مدت
قرار دیکے ہمسے صلح کرلین کہ اس مدت تک مین اور کافرون سے لڑتا رہون
اگر مین غالب آؤن تو وہ بھی اگر چاہین اورون کی طرح میری اطاعت کرلین
اور جو مین مغلوب ہون تو مطلب اُنکا حاصل ہوگا اسنے جاکے قریش سے کہا
کہ مین نے محمدؐ اور اُنکے اصحاب کو دیکھا وہ عمرے کے لیے آئے ہین اُنکا روکنا
ہرگز مناسب نہین اور پیغام آپ کا ادا کیا مگر قریش ہموار نہوئے پھر عروہ بن مسعود
ثقفی آپ کے حضور مین آیا اور اس باب مین گفتگو کرنے لگا اثنائے گفتگو مین

لیکن اُسنے کہا کہ ای محمد یہ لوگ جو تمھارے پاس جمع ہین انکا بھروسا مت کیجیو
تمھین چھوڑکے بھاگ جاوینگے حضرت ابو بکر صدیق رضہ کو یہ مقولہ اُسکا بہت ناگوار ہوا
اُنھون نے کہا اُمْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ أَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ چوس بظر لات کا کیا ہم آپکو چھوڑکے
بھاگ جاوینگے حضرت ابو بکر صدیق رضہ نہایت غصے سے بیتاب ہوگئے لہذا فحش بان
لائے بظر کہتے ہین پارہ گوشت کو جو عورت کی فرج کے اوپر ہوتا ہی ہماری مین
اُسکا نام مشہور ہی عروہ نے کہا کہ یہ کس نے بات کہی پھر جب اُسے معلوم ہوا
کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تب اُسنے کہا کہ اگر تمھارا احسان مجھپر نہوتا
جسکا مین نے بدلا نہین کیا ہی تو مین تمھین جواب دیتا حالت گفتگو مین عروہ
ریش مبارک پر بار بار ہاتھ اپنا پہونچاتا تھا مغیرہ بن شعبہ رضہ اُسکے ہاتھ مین کوتھی
تلوار کی مارتے تھے اور کہتے تھے کہ اپنا ہاتھ دور رکھ عروہ نے حضرت مغیرہ سے کہا کہ
ابھی تک تیری مفسدی کی صلاح سے مین فارغ نہین ہوا ہون اور تو مجھے ایذا
دیتا ہی اور ایک قصہ ایام جاہلیت مین حضرت مغیرہ کا ایک قوم سے ایسا ہوا تھا
کہ عروہ نے بمشکل اُسکی صلاح کی اور عروہ نے احوال اصحاب کا بخوبی ملاحظہ کیا
اور جاکے قریش سے کہا کہ مین نے بادشاہون کے دربار اور اُنکے تابعین کو دیکھا ہی
جیسا محمد کے اصحاب کو جان نثار اور تابعدار پایا کسی بادشاہ کے تابعین کو نہین
دیکھا اگر محمد کا آب دہن یا آب بینی کسی پر پڑجاتا ہی اپنے بدن پر مل لیتے ہین اور
آب وضو کو اسطرح تبرک لیتے ہین کہ قریب ہوتا ہی کہ اُسپر آپسمین کٹ مرین اور جس
کام کو آپ فرماتے ہین ہر ایک جھپٹتا ہی اور چاہتا ہی کہ مین یہ حکم بجا لاؤن اور آپکی
طرف تند نگاہ سے نہین دیکھتے پست آواز سے آپکے سامنے باتین کرتے ہین اور
مشورت عروہ نے قریش کو صلح کی دی حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تجویز کی کہ اپنی طرف سے کوئی شخص قریش کے پاس بطور سفارت کے بھیجین

علہ عقار یعنی ... ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عمرؓ سے جانے کو بطور سفارت کہا انھون نے عرض کیا کہ قریش کی عداوت مجھسے معلوم ہو مجھسے معاملہ انکا نہ بنے گا پھر حضرت عثمانؓ کا بھیجنا قرار پایا انکو قرابت والے اور حمایت کرنیوالے قریش مین بہت تھے حضرت عثمانؓ قریش مین پہونچے اور پیغام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ادا کیا وہ آپسے بمحبت پیش آتے لیکن اس بات پر کہ عمرے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے مین آنے دین ہرگز راضی نہوئے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ اگر تم چاہو طواف کرلو تمھین ہم منع نہین کرتے حضرت عثمان نے کہا کہ مجھسے ہرگز ایسا نہوگا کہ بے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ کرلون بعضون نے حضور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا کہ عثمان کو خوب موقع ملا بخوشی خاطر عمرہ کرینگے آپنے فرمایا کہ عثمان بے ہمارے ہرگز عمرہ نکرینگے پھر لشکر مین خبر مشہور ہوئی کہ حضرت عثمان کو کفار نے مار ڈالا شیطان نے یہ خبر لشکر مین پکار کے کہدی آپ یہ خبر سنکے بہت جلال و غضب مین آتے اور ایک درخت سمرہ[لہ] کے تلے بیٹھ گئے آپنے سب اصحاب سے بیعت اس بات پر لی کہ جبتک جان باقی ہے کفار سے لڑینگے اور منھ نہ موڑینگے سب اصحاب نے بکمال خوشی سے بارادہ جان نثاری بیعت کی آپنے باین جہت کہ یہ بیعت خداتعالی کی جناب مین بہت مقبول ہونے والی تھی اور اہل بیعت کو درجات عالیات ملنے والے تھے حضرت عثمانؓ کو بھی اس بیعت مین شریک کرلیا اور فرمایا کہ عثمانؓ خدا و رسول کے کام مین گئے ہین اور اپنا بایان ہاتھ سیدھے ہاتھ پر رکھا اور کہا کہ یہ ہاتھ میرا عثمان کے لیے ہے اور حضرت عثمان کی جانب سے بیعت کرلی خداتعالی اس بیعت سے بہت راضی ہوا اور قرآن مجید مین اس باب مین آیت بھیجی لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ۝ وَّمَغَانِمَ کَثِیْرَۃً یَّاْخُذُوْنَھَا ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۝ بہ تحقیق اللہ تعالی راضی ہوا مسلمانون سے جب بیعت کرتے تھے تجسے درخت کے تلے

بیعت رضوان

لہ سمرہ ایک درخت خاردار عرب مین مشہور ہے ۱۲ منہ

اللہ تعالی نے جو انکے دلون مین تھا یعنی اخلاص قلبی کو پھر اتارا اطمینان اور چین
اُنپر اور انعام مین دی انکو ایک فتح نزدیک اور بہت سی غنیمتین کہ لینگے انکو اور ہے
اللہ زبردست حکمت والا ف فتح نزدیک سے مراد فتح خیبر ہے کہ بعد صلح حدیبیہ کے
بلا فصل ہوئی اور اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہین اسلیے کہ رضوان یعنی خوشنودی
الٰہی اس بیعت کی سبب سے حاصل ہوئی اور حاضرین بیعت رضوان صحابہ مین بہت
ممتاز ہین جیسے اہل بدر اور سب کیلیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بشارت جنت کی دی ہے حال قریش کو جب بیعت مذکورہ کی خبر ہوئی ڈرے
اور سہیل بن عمرو کو حضور اقدس مین بھیجا اور آخر کار بوساطت سہیل کے صلح
ٹھہری باین شروط کہ امسال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عمرے کے
پھر جاوین سال آیندہ مین آکر عمرہ کرین مگر ہتھیار ساتھ نہ لاوین سواے تلوارونکی
کہ وہ بھی قراب مین ہون قراب کہتے ہین اُس غلاف کو جو میان سے اوپر ہوتا ہے اور
تین دن سے زیادہ نہ ٹھہرین اور دس برس مدت صلح کی ٹھہری اس عرصے مین فیما بین
لڑائی نہو اور جو کوئی حلیف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اُس سے قریش
نہ لڑین نہ اُسکے مخالف کی مدد کرین اور حلفاے قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم ایسا ہی معاملہ کرین حلیف کہتے ہین عہد موافقت باندھنے والے کو حلفا اسکی جمع ہے
اور وہان بنی بکر اور بنی خزاعہ دو قبیلے تھے خزاعہ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمعہد ہوتے اور بنی بکر ساتھ قریش کے اور جو کوئی قریش کی طرف کا مسلمان
ہوکے مدینے کو جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قریش طلب کرین دیدین
اور جو کوئی مسلمانون سے مرتد ہوکے قریش کے پاس چلا آوے اُسکو قریش
پھر نہ دین یہ سب شروط چونکہ حسب مراد کفار قریش اور مسلمانونکے دبنے کی
تھین اکثر صحابہ کو کہ مملو شجاعت اور غیرت سے تھے اور نظر اُنکی ان حکمتون کو جو

ایسی صلح مین تھین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچ لی تھین نہین پہونچی تھی سب
ناگوار ہوئین کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس بات مین بہت طیش کھایا
اور حضور اقدس مین جاکے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا آپ پیغمبر خدا نہین ہین آپنے
فرمایا بیشک ہون عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا ہم حق پر اور دشمن ہمارے باطل پر
نہین ہین آپ نے فرمایا کیون نہین کہا پھر ہم ایسے دب کے کیون صلح کرین یعنی
آپ بیشک پیغمبر خدا ہین پھر ہم لوگ باآنکہ ہمراہی پیغمبر خدا کے اور مستوجب نصرت الٰہی
کے ہین کفار سے دبکے صلح کیو کرین آپنے فرمایا کہ مین بیشک رسول خدا کا ہون
اور اُسکے خلاف حکم نہین کرتا ہون پھر انھون نے کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ ہم
خانہ کعبہ کو پہونچکے طواف کرینگے آپ نے فرمایا کہ مین نے تمسے کیا یہ کہا تھا کہ
اس سال مین حضرت عمر نے کہا نہین آپنے فرمایا کہ سال اینده مین اسکا ظہور ہوگا
اور عمر رضی اللہ عنہ نے یہ شرط کہ ہماری طرف سے جو انمین جا ملے اسکو وہ پھیر
ندین اور اُنکے آدمی کو ہم پھیر دین سنتے ہی تعجب کرکے حضور مین عرض کیا تھا کہ
آپ اس شرط پر بھی راضی ہوتے ہین آپ نے مسکرا کے فرمایا کہ ہماری طرف کا
جو مرتد ہوکے انمین جا ملے گا ہمارے کس کام کا ہے اُسکے پھیر لینے مین ہمین کیا نفع ہے
انمین کا جو ہم مین آویگا اور ہم اُسے پھیر دینگے اللہ تعالے اُسکی کچھ سبیل کر دیگا
حضرت عمر نے پھر جاکے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی اور اُنسے
بعینہ وہی جواب سُنا ہر بات کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا
حال صلحنامہ لکھنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے ارشاد
فرمایا کہا کہ لکھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سہیل نے کہا کہ ہم رحمن کو نہین
جانتے بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ لکھو مسلمانون نے کہا ہم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہی
لکھینگے بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ نہ لکھینگے آپ نے فرمایا کہ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ ہی لکھ دو اور

کہا لکھو ھذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ و القریش یہ صلحنامہ ہی فیما بین محمد رسول اللہ اور قریش کے سہیل نے جو بانی صلح تھا کہا کہ ہم محمد کو اگر رسول اللہ جانتے تو انکو خانہ کعبہ سے نہ روکتے رسول اللہ مت لکھو بلکہ محمد بن عبد اللہ لکھو آپنے فرمایا کہ مین رسول اللہ بھی ہون اور ابن عبد اللہ بھی ہون حضرت علی سے کہا کہ لفظ رسول اللہ محو کر کے بن عبد اللہ لکھ دو حضرت علی نے کہا کہ مین لفظ رسول اللہ کا محو نکرون گا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے لفظ رسول اللہ کو محو کر کے بن عبد اللہ لکھ دیا آپ امی تھے سو قت لکھ دینا آپ کا ان الفاظ کو بطور معجزے کے ہوا پھر صلحنامے کو مرتب کر کے مُہر گواہیان طرفین کے اشخاص کی کرائین حال سہیل بن عمر بانی صلح کا بیٹا کہ ابو جندل اسکا نام تھا مسلمان ہوگیا تھا اور اُسکے باپ نے اسے مکے مین پابزنجیر کر رکھا تھا وہ بھاگ کے لشکر اسلام مین آیا سہیل نے کہا کہ اسے ہمین دے دو تب صلح قائم رہیگی نہین تو صلح نہین رہیگی آپنے ابو جندل کو دے دیا ابو جندل نے مسلمانون سے کہا کہ ای جماعت مسلمین مسلمان کو مشرکین کے حوالے کیے دیتے ہو اہل اسلام خلاف شرط صلح کے کچھ کر نہ سکے اور حوالہ بجد اکیا کہ اُنکے لیے کوئی سبیل کر دے حال بعد اختتام صلح کے آپنے حکم دیا کہ اونٹ ہدی کے ہمین قربانی کر ڈالو اور بال مونڈاڈالو صحابہ نے کہ اس صلح سے بہت دل تنگ اور بکمال ملول تھے قربانی کے لیے اٹھنے اور سر مونڈانے مین تاخیر کی آپ اس تاخیر سے ملول ہو کے زنانے مین تشریف لیگئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ساتھ تھین سبب ملال کا پوچھا آپنے بیان فرمایا اُنھون نے عرض کیا کہ آپ اپنی ہدی قربانی فرماوین اور حجامت بنوائین بعد اسکے پھر کسی کو مجال تخلف نہوگی آپنے نکلکے اپنی ہدی کو قربانی فرمایا اور حجام کو بلایا تب سب اصحاب ذابحی اپنی ہدی کو قربانی کیا اور سر مونڈا حال بعد فراغت کے قربانی

ہدی اور حلق سے آپنے بجانب مدینہ کوچ فرمایا راہ مین سورۂ انا فتحنا نازل
ہوئی اور اُس سورت مین خداتعالی نے بشارت فتح مکے کی اور فتح خیبر کی اور رضامندی
بیعت سے اور بہت تعریف اصحاب کی نازل فرمائی اور وعدہ جنت کا انکے لیئے نازل
فرمایا اور آپ بہت خوش ہوے راہ مین اونٹ پر سوار اس سورت کو بخوش الحانی
کمال خوشی سے پڑھتے تھے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا بیشک ہمنے فتح دی تمھین
فتح ظاہر اکثر مفسرین کے نزدیک اس سے فتح مکہ مراد ہے کہ بعد ہوئی نقض عہد کے
اسی صلح حدیبیہ کو امور مین آپنے لشکرکشی کی اور مکہ فتح ہوا اور بعضے مفسرین نے
لکھا ہے کہ اس فتح سے صلح حدیبیہ ہی مراد ہے کہ وہ سبب بہت فتوحات اور برکات کا
ہوئی حال وہ شرط صلح جو اصحاب کو بہت ناگوار تھی یعنی یہ کہ جو مکے سے مسلمان ہو
آوے اسکو بوقت طلب کفار کے حوالے کرین ایک عجب رنگ لائی ایک شخص کہ
ابوبصیر نام تھا مسلمان ہوکے مدینے مین پہونچا کفار قریش نے دو آدمی اسکے لینے کو
بھیجے آپنے ساتھ کر دیا راہ مین مسجد مقام ذی الحلیفہ مین کھانا کھانے بیٹھے ابوبصیر
اُن دونون مین سے ایک کی تلوار دیکھکر کہا کہ تمھاری تلوار تو بہت اچھی معلوم
ہوتی ہے دیکھون تو سہی اُسنے تلوار دیکھنے کو دی ابوبصیر نے اسی تلوار سے اسکے مالک کو
قتل کیا اور دوسرے کا ارادہ کیا وہ بھاگا بھاگتے بھاگتے مسجد شریف مین پہونچا
آپنے دیکھکے فرمایا کہ ڈرا ہوا معلوم ہوتا ہے اُسنے کہا میرا ساتھی مارا گیا اور میرا
بھی یہی حال ہوگا اتنے مین ابوبصیر بھی وہان پہونچے آپ نے فرمایا کہ عجیب
لڑائی کا بھڑکانے والا ہے خوب ہوتا جو کوئی اسکا ہوتا یعنی مددگار اس ارشاد
مین یہ ایما تھا کہ بھاگ جاوے اور مکے مین جو مسلمان کافرون کے پاس ہین وہ
اس سے جا ملین وہ سمجھا کہ اگر مین ٹھہرونگا آپ مجھے بیشک پھیر دینگے
وہ وہان سے چل دیا اور ایک جگہ پر کہ اُدھر سے قافلے قریش کے گذرا کرتے تھے جا بیٹھا

پھر جو مکے مین مسلمان ہوا وہین پہونچا ابو جندل بھی وہین جا ملے یہانتک کہ ستر
آدمی اور بعضے کہتے ہین تین سو آدمی ابو بصیر کے ساتھ ہوگئے آدھر سے جو قافلہ
کفار قریش کا نکلتا لوٹ لیتے کفار کو مار ڈالتے قریش بہت تنگ ہوئے اور جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین کہلا بھیجا کہ ہم شرط اپنی سے درگذرے
آپ ہماری قرابت کا لحاظ کرکے بطور صلۂ رحم پر مہربانی کرین کہ ان لوگون کو
وہان سے بلوالین آپنے بلا بھیجا جسوقت نامۂ مبارک بحکم طلب پہونچا ابو بصیر
جو سب سے پہلے پہونچے تھے اور سردار اس جماعت کے تھے اسوقت حالت نزع مین تھے
انھون نے ہاتھ مین لے لیا اور جان بحق تسلیم کی اور سب مسلمان مدینے مین حاضر ہوئے

فصل سترھوین غزوۂ خیبر کے بیان مین

سنہ ۷ھ حسب مواہب
شنہ روضۃ الاحباب

بعد رونق افروزی حضور اقدس کے مدینے مین حکم تیاری کا واسطے غزوۂ خیبر کے
نافذ ہوا اور صحابہ مین چرچا ہوا کہ خدا تعالی نے فتح خیبر کا اور غنائم کثیرہ کا وعدہ کیا ہے
یہود جو مدینے مین باقی تھے بہت جلے جسکا کسی مسلمان پر قرض آتا تھا اُسنے
تقاضا سے شدید کیا عبد اللہ بن ابی حدرد صحابی انصاری پر ابو شحم یہودی کے
پانچ درم آتے تھے اُسنے تقاضا کیا صحابی موصوف نے کہا کہ خدا تعالی نے فتح خیبر کا
وعدہ کیا ہے جب وہان کے غنائم مین مجھے مال ملیگا تب تیرا قرض بھی ادا کرونگا اس
یہودی نے کہا کہ خیبر کا حال اور جگہ کا سا نہ سمجھو خیبر مین دس ہزار مرد جنگی ہین صحابی نے
خوب اس یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ مردود تو ہمین ہمارے دشمنون سے ڈراتا ہے وہ حضور
اقدس مین نالشی ہوا عبد اللہ نے مقولہ اس یہودی کا حضور اقدس مین عرض کیا
آپنے زیر لب کچھ فرمایا پھر عبد اللہ سے ارشاد کیا کہ قرض اسکا ادا کردو اسی وقت
عبد اللہ نے ایک کپڑا اپنے کپڑون مین سے بیچا بقیمت تین درم اور دو درم ایک
صحابی سے قرض لیکر قرض اُسکا ادا کیا سلمہ بن اسلم نے کپڑا انھین دیا وہ کپڑا پہنکے

غزوهٔ خیبر کو گئے وہان بہت غنیمت انکے ہاتھ آئی اور ایک عورت فربہ اسی ابوشحم
یہودی کی انھین ملی اُنھون نے اسے بہت قیمت کو بیچا حال آپ مع لشکر خیبر پر
جا پہونچے خیبریون کو پہلے سے خبر پہونچ گئی تھی اور پہرہ رکھتے تھے اور سوا ہی مسلح
ہر شب قلعے سے نکلکر گشت کرتے تھے اس دن سب سو گئے صبح کو قلعے دروازہ
کھولکر آلات زراعت لیکر نکلے تھے کہ لشکر ہمایون کو دیکھا دیکھنے والے نے پکارکے
کہا مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِیْسُ یعنی محمد مع پورے لشکر آ پہونچے ف خمیس پورے لشکر کو
اسلیے کہتے ہین کہ پورا لشکر وہ ہوتا ہی جسمین پانچون ٹکڑے لشکر کے ہون مقدمہ
ساقہ میمنہ میسرہ قلب مقدمہ کہتے ہین آگے کے لشکر کو اور ساقہ پشت کی لشکر کو
اور میمنہ داہنی طرف والا اور میسرہ بائین طرف والا اور قلب بیچ کا لشکر جسمین سردار
ہوتا ہی یہ کہکے وہ لوگ جھٹ پٹ قلعے مین گھس گئے اور دروازہ قلعے کا بند کرلیا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ کیا سات قلعے خیبر مین تھے سب
قلعے بتدریج مفتوح ہو گئے مگر بعضے قلعے والے خوب لڑے حال ایک قلعہ لڑتا تھا
آپنے ایک دن شام کو فرمایا کہ کل ایسے شخص کو مین نشان دونگا کہ خدا اُسے
دوست رکھتا ہی اور وہ خدا کو دوست رکھتا ہی اور خدا اُسکے ہاتھ پر فتح دیگا صبح کو
لوگ منتظر تھے کہ یہ دولت کسکے نصیب ہو آپنے حضرت علی کو پوچھا وہ بسبب عارضہ
درد چشم کے حاضر نہین ہوئے تھے لوگون نے یہ عذر انکا بیان کیا آپنے انھین بلوایا
جب وہ آئے آب دہن مبارک انکی آنکھون مین لگا دیا فوراً آنکھین انکی اچھی ہو گئین
اور نشان انکو دیا اور قلعے پر یورش کے لیے فرمایا حضرت علی مع لشکر متعین
قلعے پر گئے اور خوب لڑائی سخت کی اور مرحب نام ایک یہودی بڑا شجاع مشہور
تھا اُسکو جاتے ہی حضرت علی نے مقابلے مین قتل کیا اور اُس دن سات آدمی رئیس اور
دلاور یہود کے حضرت علی کے ہاتھ سے قتل ہوئے حال کتب تواریخ مین ہی کہ حالت لڑائی مین

معجزہ

[illegible]

حضرت علی کی سپر گر پڑی حضرت علی نے دروازہ قلعہ کا کواڑ اُکھاڑ لیا اور بطور سپر
ہاتھ مین لے لیا اور دن بھر لیے رہے بعد فراغت کے لڑائی سے اسکو پیچھے
پھینک دیا اُسی بالشت دور گرا اتنا بھاری تھا کہ سات آدمی ایک طرف سے
دوسری طرف پھیر نہ سکے اور اُس دن حسب اخبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
قلعہ فتح ہو گیا حال یہود خیبر جو باقی رہے آپنے اُنکے جلا وطن ہونے کا حکم دیا اور
اموال اُنکے اور باغات اور زمین سب ضبط کر لیے یہود نے عرض کیا کہ آپکو اور سب
مسلمانون کو اپنے باغات اور زراعت مین کام کرنے کو مزدورون کی حاجت ہوگی
اگر ہمکو آپ جلا وطن نکرین تو ہم یہ کام کرینگے آپنے یہ بات اُنکی قبول فرمائی اور
ارشاد کیا کہ جب تک ہم چاہین تمھین رکھینگے جب چاہین نکال دینگے اور بٹائی پر
خدمت کے لیے انھین رکھا پیداوار مین سے نصف اُنکا حصہ مقرر کر دیا عربی مین
معاملہ بٹائی کو جو مخابرہ کہتے ہین وہ خیبر سے مشتق ہی حال فدک کہ ایک موضع
خیبر سے ملحق ہی وہان کے لوگون نے آپ سے اس طرح صلح چاہی کہ آدھی زمین
فدک کی آپ کو دین اور آدھی اپنے پاس رکھین آپنے قبول فرمایا حال
حضرت صفیہ غنائم خیبر مین سے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے مین آئی تھین
آپنے اُنسے اُنھین لے لیا پھر آزاد فرما کے اُنسے نکاح کر لیا آپ نے اُنکے
رخسارے پر ایک نیلا داغ پایا سبب اسکا پوچھا عرض کیا کہ جب آپ خیبر کو
محاصرہ کیے تھے مین نے خواب مین دیکھا کہ چاند میری بغل مین آیا ہی مین نے یہ خواب
اپنے شوہر سے کہا اُسنے ایک طمانچہ ایسا زور سے مارا کہ رخسارہ نیلا ہو گیا اور
کہا کہ تو چاہتی ہی کہ اس بادشاہ کی بغل مین سو دے یہ نیلا داغ اسی طمانچے کا
اثر ہی بادشاہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اور مطابق خواب کی واقع ہوا
حال آپ خیبر مین تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب مع اور مہاجرین حبش کے

وہین تشریف لائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے آنے سے بہت خوش
ہوئے اور استقبال کرکے حضرت جعفر سے معانقہ کیا اور انکی پیشانی چومی اور فرمایا
کہ مین کہہ نہین سکتا کہ مین فتح خیبر سے زیادہ خوش ہوا یا جعفر کے آنے سے اور حضرت
ابوموسی اشعری مع اشعریین کے بھی خیبر مین آئے اسی کشتی پر جسپر حضرت جعفر
آئے تھے اور حضرت اسماء بنت عمیس سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اورون کی ایک ہجرت ہی اور تمھاری اے کشتی والو دو ہجرتین ہین ف
وجہ دو ہجرتون کی ظاہر کہ وہ کشتی مہاجرین حبشہ کی تھی پہلے مکے سے حبشے کو ہجرت
کر گئے تھے پھر وہان سے مدینے کو ہجرت کر آئے اور ابوموسی اور انکے ہمراہیون کو
بسبب ہمراہی مہاجران حبشہ کے یہ شرف حاصل ہوا حال ایک یہودیہ نے کہ
جورو سلام بن مشکم کی نام اسکا زینب بنت حارث تھا خیبر مین گوشت بکری کا پکا
بھیجا اسنے سن لیا تھا کہ آپ کو بکری کے دست کا گوشت بہت پسند ہی سو اسنے
دست ہی کے گوشت مین زہر داخل کیا اور حضور اقدس مین بھیجا آپنے ایک لقمہ
منھ مین ڈالا اور فرمایا کہ اس دست نے مجھسے کہہ دیا کہ مجھ مین زہر ملا ہی ایک
صحابی نے اس گوشت مین سے کچھ کھا لیا تھا انکا انتقال ہو گیا آپنے اس یہودیہ کو
بلاکے پوچھا اسنے کہا کہ مین نے زہر اسلیے دیا تھا کہ اگر آپ پیغمبر نہونگے ہم آپ کی
آفت سے نجات پاوینگے اور جو پیغمبر ہونگے آپ کو معلوم ہو جائے گا اور کچھ ضرر
نہوگا اور آپ نے اسے چھوڑ دیا اور بعضون نے لکھا ہی کہ اسے قتل کیا عوض
اسی صحابی کے جو مر گئے حال عرب کے جہال گدھے کا گوشت کھایا کرتے
تھے کچھ ہانڈیان چولھون پر چڑھی تھین آپنے پوچھا کیا پکتا ہی عرض کیا
گدھے کا گوشت آپ نے فرمایا یہ حرام ہی اور ہانڈیان الٹوا دین اور
متعے کو بھی غزوۂ خیبر مین منع فرمایا چنانچہ صحیح بخاری مین حضرت علی رضی اللہ

عنہ سے روایت ہی اور استبصار کتاب شیعہ مین بھی ابو جعفر طوسی نے روایت حدیث تحریم متعہ کی حضرت علی سے نقل کی ہی لیکن متعہ غزوۂ اوطاس مین پھر مباح ہوا تھا پھر حرام ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متعہ حرام ہی قیامت تک یہ حدیث صحیح مسلم مین موجود ہی

فصل اٹھارھوین عمرۃ القضا کے بیان مین

سنہ ۷ھ

بعد ایک مدت سال کے صلح حدیبیہ سی حسب شرط صلح مذکور آپ واسطے عمرۃ القضا کے مکے کو مع اصحاب کے تشریف لیگئے اور آپنے حکم فرمایا کہ سفر حدیبیہ مین جو ساتھ تھے وہ ضرور چلین مکے مین پہونچکے عمرہ کیا وہان حضرت میمونہ بنت حارث سے نکاح کیا بعد تیسرے دن کے قریش نے تقاضا کیا کہ حسب شرط آپ کوچ کر جاوین آپنے فرمایا کہ مین اگر ٹھہر جاؤن تو تم لوگونکی دعوت بطور ولیمے کے کرون اُنھون نے کہا کہ ہمین تمھاری دعوت منظور نہین آپ کوچ کر جاوین آپ وہان سے اُسی دن مدینے کو روانہ ہوتے

فصل اُنیسوین اسلام خالد بن الولید اور عمرو بن العاص اور عثمان بن طلحہ کے بیان مین

سنہ ۸ھ

وقایع زمان ہجرت سے بعد صلح حدیبیہ کے ایک یہ ہی کہ خالد بن ولید و عمرو بن العاص اور عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ حجبی کہ صاحب مفتاح کعبہ تھا مکے سے مدینے مین آکے مشرف باسلام ہوتے آپنے اُنکے آنے کے باب مین ارشاد کیا تھا کہ مکے نے اپنے جگر گوشے مدینے کو پھینک دیے مشکوٰۃ شریف مین حضرت عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ جب مین اسلام لایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے واسطے ہاتھ دراز فرمایا مین نے ہاتھ کھینچ لیا آپنے پوچھا کیون مین نے کہا کچھ شرط کیا چاہتا ہون آپنے پوچھا کیا شرط ہی مین نے کہا کہ میرے گناہ پچھلے سب بخشے جاوین آپنے فرمایا تمھین نہین معلوم ہی کہ اسلام سب پچھلے گناہ مٹا دیتا ہی اور ہجرت سب پچھلے گناہ مٹا دیتی ہی آپ اکثر حضرت عمرو بن العاص کو لشکر کا امیر کرکے بھیجا کرتے تھی صحیح بخاری مین ہی کہ ایک مرتبہ یہ سردار لشکر تھے سفر مین انھین نہانے کی حاجت ہوئی سردی بشدت

پڑی تھی انھون نے تیمم کیا اور کہا خدا تعالی نے فرمایا ہی کہ لا تقتلوا انفسکم یعنی مت قتل کرو تم اپنی جانون کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سُنی اور اس بات پر کچھ اعتراض نہین کیا اور معتبر کتابون مین یہ ہی کہ حضرت معاویہ بھی بعد صلح حدیبیہ کے قبل فتح مکے کے مسلمان ہوئے تقریب التہذیب کتاب اسمار الرجال مین کہ بہت معتبر ہی بھی مسلمان ہونا معاویہ کا قبل فتح مکہ لکھا ہی

فصل بیسوین تحریر مکاتیب کے بیان مین

شـ ۶ قبل

بعد صلح حدیبیہ کے وقائع سنین ہجرت مین سے یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر بادشاہون اور والیان ملک کو نامے لکھے اور طرف اسلام کے دعوت کی ہرقل بادشاہ روم کو کہ شاہنشاہ نصاری کا تھا اور نجاشی بادشاہ حبشہ کو وہ بھی نصاری تھا اور مقوقس حاکم اسکندریہ و مصر کو اور پرویز شاہ فارس کو کہ پوتا نوشیروان کا تھا اور اور والیان ملک کو اور لوگون نے عرض کیا کہ عجم بے مہر کے خط قبول نہین کرتے تب آپنے مہر کھدوائی محمد رسول اللہ اور چاندی کی انگشتری مین مہر تھی آپ سیدھے ہاتھ کی چھنگلی مین اکثر پہنے رہتے تھے اور بعد آپ کے وہ انگشتری حضرت ابوبکر کے پاس رہی پھر حضرت عمرؓ کے پھر حضرت عثمانؓ کے اور اُنکے ہاتھ سے بیر اریس مین کہ اسکے کنارے بیٹھے تھے گر پڑی اور بہتیرا تلاش کروائی نہ ملی اور اسی دن سے امورات خلافت راشدہ مین بے انتظامی شروع ہوئی اور انتظام ریاست و دینیہ جیسا کہ چاہیے قائم نرہا محققین نے لکھا ہی کہ انگشتری مبارک خاصیت انگشتری سلیمان رکھتی تھی کہ اسکے گم ہونے سے انتظام بگڑ گیا اور پہلے آپنے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اصحاب نے بھی آپ کو دیکھکے سونے کی انگوٹھیان بنوائین پھر آپنے سونے کی انگوٹھی اتار ڈالی اور فرمایا کہ سونا مردون پر حرام ہے اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی اصحاب نے بھی سونے کی

انگوٹھیان دو رنگین حال ہرقل کے پاس جب نامہ مبارک پہونچا اُسنے بتعظیم رکھا
اس نامے مین یہ تھا یہ خط ہی محمد رسول اللہ کی جانب سے ہرقل سردار روم کو ہم تمھین دین
اسلام کی طرف بلاتے ہین اسلام لاؤ سلامت رہو اگر نہ مانوگے تو تم پر تمھاری رعیت
کا بھی گناہ ہوگا پھر یہ آیت لکھی تھی يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن
دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝ اے کتاب والو
آؤ طرف ایسی بات کے جو برابر ہے ہمارے اور تمھارے درمیان کہ نہ پوجین
سوا اللہ کے کسی کو اور نہ ٹھہراوین بعضے ہمارے بعضون کو رب سوا
اللہ کے پھر اگر وہ منھ پھیرلین تو تم کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہین صحیح بخاری
مین ابوسفیان سے روایت ہی کہ مین مع ایک قافلے قریش کے اُن دنون شام
مین تھا جب خط آپ کا پاس ہرقل کے پہونچا اُسنے کہا کہ تلاش کرو اس شخص کے
وطن کا کوئی آدمی یہان ہو تو میرے پاس لے آؤ اور لوگ مجھے مع ہمراہیون کے
لے گئے اُسنے کہا جو اُنسے یعنی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
قریب تر ہو وہ آگے ہو بیٹھے ابوسفیان ہی اقرب تھے آگے ہو بیٹھے پھر اُسنے
ترجمان سے یعنی ایسے آدمی سے جو عربی اور رومی دونون زبانین جانتا تھا اور
بادشاہ کی باتون کا ترجمہ ابوسفیان سے اور ابوسفیان کی باتون کا ترجمہ
بادشاہ سے کرتا تھا کہا کہ اُسکے ساتھیون سے کہدو کہ یہ کچھ جھوٹ کہے تو تم بتادیجیو
پھر ہرقل نے پوچھا کہ یہ شخص جو تم مین دعوی پیغمبری کا کرتا ہی نسب مین کیسا ہی
ابوسفیان نے کہا کہ بہت اعلی ہے پھر پوچھا کہ دعوی نبوت سے پہلے تمنے کبھی کسی بات
مین اُسے جھوٹا پایا یا نہین کہا نہین پھر پوچھا کہ اُنکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ
تھا ابوسفیان نے کہا نہین پھر پوچھا کہ اس سے پہلے تم مین کسی نے دعوی پیغمبری کا

بیان حال ہرقل وقت وصول نامہ مبارک کے ۱۲

کیا تھا کہا نہین پوچھا بڑے آدمیون نے پیشتر اتباع آنکا کیا ہی یا غریبون نے
کہا غریبون نے پوچھا جماعت انکی روز بروز بڑھتی جاتی ہے یا کم ہوتی جاتی ہے
کہا بڑھتی جاتی ہے پوچھا جو کوئی مسلمان ہوتا ہی بسبب ناپسند کرنے اسلام کے
مرتد بھی ہوجاتا ہی کہا نہین پوچھا لڑائی مین ہمیشہ تم غالب رہتے ہو یا وہ کبھی
ہم غالب رہتے ہین کبھی وہ پوچھا خلاف عہد بھی کرتے ہین یا نہین کہا نہین اور اب
ہمارے انکے درمیان مین عہد ہوا ہی دیکھین خلاف اسکے کرتے ہین یا نہین ابوسفیان
نے بوقت روایت کہا کہ سارے سوال جواب مین سوا لے لا و نعم کے مین اور کوئی
بات بڑھا نہ سکا سوا اتنی بات کی جو اخیر جواب مین بڑھائی اور چونکہ ابوسفیان ان
دنون کافر تھا یہ بھی اسوقت کی حال مین بیان کیا کہ مجھے ڈر اس بات کا تھا کہ اگر کچھ جھوٹ
کہونگا مشہور ہوجائیگا نہین تو مین جھوٹ بھی کہدیتا بعد استفسار حالات کی ہرقل نے
کہا کہ پہلے سوال کے جواب مین تمنے کہا کہ پیغمبر نسب مین اعلی ہین سو اللہ جل جلالہ پیغمبر
عالی نسب کو ہی کرتا ہی اور جب آدمیون کے معاملے مین اسنے کبھی جھوٹ نہین بولا
تو تعجب ہی کہ خدا تعالی پر جھوٹ باندھے اور اگر باپ دادے مین اسکے کوئی بادشاہ
ہوتا تو یہ خیال ہوتا کہ اس بہانے سے اپنے باپ دادے کا ملک لینا چاہیے اور اگر پہلے
کسی نے دعوی پیغمبری کیا ہوتا تو یہ گمان ہوتا کہ بہ تقلید سابق دعوی کرتا ہی اور تابع
پیغمبرون کے ہمیشہ پہلے غریب لوگ ہی ہوتے ہین اور اللہ تعالی روز بروز جماعت انکی
بڑھاتا ہی اور جب حلاوت دین حق کی دل مین آجاتی ہی پھر آدمی اس دین کو نہین
چھوڑتا ہی اور لڑائی مین بھی یہی حال ہوتا ہی کہ کبھی دشمن پیغمبرونکے غالب ہوجاتے
ہین اور آخر کو غلبہ پیغمبرونکو ہی ہوتا ہی اور خلاف عہد بھی انبیا نہین کرتے پھر ہرقل نے
کہا کن باتون کا حکم دیتے ہین ابوسفیان نے کہا کہ نماز کا زکوۃ کا اقارب سے سلوک کرنیکا
حرام سے بچنے کا ہرقل نے کہا کہ اگر جو باتین تمنے بیان کین سچی ہین تو وہ پیغمبر ہین اور

جو مین پہونچ سکتا تو اُنکے حضور مین حاضر ہوتا اور جو مین وہان ہوتا اُنکے پانون دھوتا
اور عنقریب جہان میرے قدم ہین یہان اُنکا ملک ہو جاویگا ابو سفیان نے کہا کہ پھر
ہمین رخصت کیا مین نے کہا کہ بڑا ہو گیا کام ابن ابی کبشہ کا کہ بادشاہ روم اس سے
ڈرتا ہے کفار پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے براہ شرارت اس علاقے سے
کہ ابی کبشہ حلیمہ آپکی دودھ پلانے والی کے شوہر کا نام تھا حال ہرقل کے دل مین تصدیق
نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخوبی آگئی تھی اور اُسنے ارادہ بھی کیا کہ مسلمان
ہو جاوے مگر طمع بادشاہی نے اسے محروم رکھا صحیح بخاری مین ہے کہ ایک دن اُسنے
سب نصاری کو شہر حمص کی کوٹھی مین جمع کیا اور کواڑ بند کروا دیے پھر اُسنے کہا
ایک بات تمہارے بھلے کی کہتا ہون یہ پیغمبر جو عرب مین پیدا ہوئے ہین اُنکا دین اختیار
کرو یہ سچے پیغمبر ہین اگر ایسا نکروگے ملک تمسے چھن جاویگا یہ سنتے ہی سب بہت ناخوش
ہوئے اور وہان سے نکل جانے کا قصد کیا کواڑ بند پائے اور آمادۂ فساد ہوئے
تب ہرقل نے کہا کہ مین نے یہ بات تمہارے آزمانے کیواسطے کہی تھی مین خوش ہوا کہ تم
اپنے دین پر مضبوط ہو تب سبنے اسے سجدہ کیا حال ایک شخص ضغاطر نام علمائے نصاری
مین بہت معظم اور مکرم اُنکے نزدیک تھا اور بڈھا تھا ہرقل نے سفیر جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ دحیہ کلبی تھے کہا کہ اس شخص سے تم جاکے اپنے پیغمبر کا حال کہو اگر وہ
ایمان لاویگا تو سب نصاری ایمان لاوینگے اُنھون نے جا کر اُس سے احوال آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا سنتے ہی اُسنے اپنا عصا ہاتھ مین لیا اور سپید کپڑے پہنکے باہر
نکلا اور کلیسا مین جہان بہت بڑے بڑے نصاری جمع تھے گیا اور کہا کہ مین پیغمبر
عربی پر ایمان لایا اور بیشک وہی پیغمبر ہین جنکی عیسیٰ نے خبر دی ہے اور پچھلی
کتابون مین خبر ہے تم بھی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی نصاری اُسپر دوڑ پڑے اور
مارتے مارتے اُسے مار ڈالا ہرقل نے یہ حال سنکے کہا میرا بھی ایسا ہی حال

ف [illegible]

بیان حال ضغاطر عالم نصاری کے ایمان لانے اور مسلمان ہونیکا

کرینگے اگر ہم ایمان لاوین ف بڑے بڑے علماے نصاری اور اکثر بادشاہ انکی
ہمیشہ اقرار نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتے رہے اور جنکی توفیق ایزدی رفیق
ہوتی ایمان لائے اور جو بے نصیب تھے باوصف اسکے کہ تصدیق آپ کی انکے
دل مین آگئی محروم رہے اور بحیرا اور نسطورا اور نجاشی ایک بادشاہ حبشے کا تھا
کہ ذکر انکا اوپر ہوچکا اور ہرقل و ضغاطر کا بیان ذکر ہوا اور بہتیرے ایسے تھے اور
علماے یہود کا بھی ایسا ہی حال تھا حضرت عبداللہ بن سلام اور امثال انکے ایمان لائے
اور بہتیرے باوصف یقین کرنے آپ کی نبوت کے بسبب حسد اور حب جاہ کے
محروم رہے حال نجاشی ایک بادشاہ نصاری کا کہ والی ملک حبشے کا تھا بمجرد
پہونچنے نامۂ مبارک کے ایمان لایا اور بکمال تعظیم پیش آیا اور آپ کو جواب
بہ تعظیم و توقیر تمام مشعر ایمان اپنے اور خوبی دین اسلام کے لکھا اور بہت سے وغیرہ
تحف و ہدایا آپ کو بھیجے اور اس نجاشی کا نام اصحمہ تھا ہر بادشاہ حبشے کو نجاشی
کہتے تھے اسی نجاشی کے عہد مین مہاجران حبشہ حضرت عثمان اور حضرت جعفر وغیرہ
مکے سے ہجرت کر گئے تھے اور اسی نجاشی کی بروز وفات سنہ ۹ھ مین آپنے مدینہ
طیبہ مین خبر موت بیان فرماکے نماز جنازہ غائبانہ پڑھی تھی اور نکاح ام حبیبہ
بیٹی ابوسفیان کا کہ ساتھ اپنے شوہر سابق کے حبشہ کو ہجرت کر گئی تھین بعد
انتقال اُس شوہر کے اسی نجاشی نے بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
آپ کے منعقد کیا تھا اور اس نجاشی کے بعد جو نجاشی ہوا تھا اسکو بھی آپنے نامہ
لکھا تھا مگر اسکا حال معلوم نہین ہوا کذا فی المواہب حال مقوقس بادشاہ مصر و
اسکندریہ نے بوقت پہونچنے آپکے نامے کی بہت تعظیم کی اور تحف اور ہدایا آپ کو
بھیجے دو لونڈی ماریہ قبطیہ اور شیرین کہ ماریہ آپکے تصرف مین رہین اور ابراہیم ابن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے بطن سے پیدا ہوئے اور ایک خچر سفید کہ نام اُسکا

بیان وصول نامہ نجاشی کا بیان حال

ولدل تھا منجملہ اُن ہدایا کے تھے حال پرویز کے پاس جب نامۂ مبارک پہونچا اُسنے جب دیکھا کہ عنوان نامے مین لکھا ہو مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰی کِسْرٰی عَظِیْمِ فَارِس یہ خط محمد رسول خدا کا ہو کسری سردار فارس کو تو جھنجلا کے نامۂ مبارک کو پھاڑ ڈالا اور کہا کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیون لکھا اور باذان اُسکی جانب سے یمن کا صوبہ دار تھا اُسکو لکھ بھیجا کہ وہ شخص جو دعوی پیغمبری کا کرتے ہین اُنکو یہان بھیج دے دو آدمی تیز و چالاک اُنکے پاس بھیجدے کہ اُنکو لے آوین باذان نے دو آدمی مدینے کو بھیجے اور اُنکو خط لکھا کہ تم ان دونون آدمیون کے ساتھ کسری کے پاس چلے جاؤ وہ دونون حضور اقدس مین حاضر ہوئے داڑھیان مونڈی موچھین بڑی آپنے اُنسے پوچھا کہ تمھین ایسی صورت بنانے کا کسنے حکم دیا ہو انھون نے کہا ہمارے رب کسری نے آپنے فرمایا کہ میرے رب نے تو مجھے یہ حکم دیا ہو کہ داڑھی رکھو موچھین کترا و ان دونون شخصونکے دل مین اگرچہ رعب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا آیا کہ بدن اُنکا تھرتھراتا تھا لیکن گفتگو اُنھون نے بیباکانہ کی اور کہا کہ تم پاس کسری کے چلے چلو نہین تو کسری کا مزاج بہت بُرا ہو وہ تمھارے ملک عرب کو تباہ کر ڈالے گا آپنے دونون سے کہا کہ ٹھہرو کل آنا صبحکو اُن دونون سے کہا کہ رات شیرویہ نے پرویز کو مار ڈالا تم چلے جاؤ اور وہ رات منگل کی اور دسوین جمادی الاولی سنہ ہجری کی تھی وہ روانہ ہوکے باذان کے پاس پہونچے اور حال بیان کیا باذان نے کہا کہ اگر یہ خبر سچی ہو تو وہ بیشک پیغمبر ہین اور سب لوگوں سے پہلے مین مسلمان ہوجاؤنگا انھین دنون نامہ شیرویہ کا بنام باذان اس مضمون کا پہونچا کہ پرویز ظالم تھا لہذا مین نے اسے قتل کیا اور تمکو تمھارے عہدے پر قائم رکھا اور جو شخص کہ دعوی پیغمبری عرب مین کرتے ہین اُنسے کچھ تعرض مت کرو جبتک میرا حکم اس بات مین نہ پہونچے باذان اسیوقت مع اپنے دونون بیٹون کے مسلمان ہوگیا اور سب اہل یمن اور فارس جو وہان تھے مسلمان ہوگئے اور آنحضرت

عجیب

صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسلام سے خبر دی ف کسری نے جو نامہ مبارک پھاڑ ڈالا
آپنے اُسکے لیے یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ یا اللہ پاش پاش کر دے اُسکو
یعنی خاندان کسری کو خوب پارہ پارہ اور مطابق اُسکو ہوا کہ خاندان کسری کی سلطنت
جو ہزارہا سال سے چلی آتی تھی اور ایسی بڑی سلطنت پردۂ زمین پر کوئی نہ تھی بالکل
پاش پاش و نیست و نابود ہو گئی اور بہت تھوڑے زمانے مین نام و نشان اُسکی
سلطنت کا نہ رہا اور ہرقل نے جو نامہ مبارک کو تعظیم رکھا ملک اُسکو خاندان کا قائم رہا
اگرچہ اکثر ملک اُسکا اہل اسلام کے تصرف مین آگیا لیکن بالکل سلطنت اُنکی نہ مٹی

شمہ

فصل اکیسوین سریہ حضرت ابو عبیدہ کے بیان مین سنہ ۸ عنبر ماہی لشکر کو توشہ کی ایسی ہی تھی
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جہاد مین بڑی کوشش کرتے تھے اور بہت تکلیفین اُٹھاتے تھے
بعضے مرتبہ جہاد مین بسبب قلت توشے کے یہان تک نوبت پہونچی کہ درختون کے پتے
جھاڑ جھاڑ کے کھاتے وہ غزوہ ذات الخبط کہلاتا ہی خبط کہتے ہین پتے جھاڑنے کو اس لشکر
کے حضرت ابو عبیدہ سردار تھے توشہ اُنمین نہ رہا سمندر کے کنارے پر لشکر چلا جاتا تھا
سمندر نے ایک بہت بڑی مچھلی کہ عنبر اُسکا نام ہی کنارے پر لشکر کی طرف پھینک دی
اتنی بڑی مچھلی تھی کہ آدھے مہینے تک سارے لشکر کا قوت اُس سے رہا لشکر مین
تین سو آدمی تھے اس مچھلی کی پسلی کی ایک ہڈی حضرت ابو عبیدہ نے کھڑی کروائی
تو بہت اونچا شتر اُسکے تلے سے نکل گیا اُسکی آنکھ کے حلقے مین منون آٹا خمیر کیا کرتے تھے
صحابہ نے بعد معاودت کے مدینے مین آپ سے اس مچھلی کا ذکر کیا آپنے فرمایا کہ
خدا تعالی نے جو تمھین رزق دیا ہی کھاؤ اور اگر کچھ اُسمین سے باقی ہو تو مجھے بھی دو مین بھی
کھاؤن چنانچہ کچھ گوشت اس مچھلی کا حضور اقدس مین بھیجا اور آپ نے تناول فرمایا

بخاری مین اس سریہ کا نام غزوہ سیف البحر لکھا ہی ۱۲

شمہ

فصل بائیسوین غزوہ موتہ کے بیان مین

ایک قاصد کو آپ کی راہ مین شہر موتہ کے حاکم شرحبیل نے قتل کیا وہ قاصد

حارث بن عمر ازدی تھا نامہ آپکا حاکم بصری کو لیے جاتا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس قاتل پر لشکر بھیجا تین ہزار آدمی اور زید بن حارثہ کو امیر کیا اور
فرمایا کہ اگر زید شہید ہوجاوین تو جعفر بن ابی طالب کو اور جو وہ شہید ہوجاوین تو عبداللہ
بن رواحہ کو امیر کیجیو اور جو وہ بھی شہید ہوجاوین تو مسلمان ایک کو مسلمانون مین سے
امیر کرلین ایک یہودی نے یہ سنکے کہا کہ اگر انبیاے بنی اسرائیل مین سے کوئی اسطرح
نام لیتا تو وہ سب شہید ہوتے سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین ہی ویسا ہی ہوا
جب لشکر وہان پہونچا دشمن نے بہت بڑا لشکر جمع کرلیا لاکھ آدمی سے زیادہ آسکے
پاس ہوگئے مسلمانونکو تردد ہوا اور پہلے مشورہ یہ ہوا کہ لڑائی مین توقف کرین اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے بھیجنے مدد کے لکھین پھر یہ بات قرار پائی کہ ہمارا
لڑائی مین کچھ نقصان نہین اگر مارے گئے تو شہید ہونگے اور اگر فتح ہوگی تو عین
مراد ہے اور کفار کے مقابل ہوئے اور لڑائی سخت کی اور داد مردانگی اور شجاعت
کی دی پہلے حضرت زید بن حارثہ نشان لیکے بڑھے اور شہید ہوئے پھر حضرت
جعفر نے علم لیا اور داہنے ہاتھ مین اُنکے علم تھا وہ کٹ گیا تب انھون نے علم
اسلام بائین ہاتھ مین تھاما وہ بھی کٹ گیا تب اُنھون نے علم کندھون اور
بازوون کے زور سے تھاما آخرکار شہید ہوئے اور علم حضرت عبداللہ بن رواحہ نے
لے لیا وہ بھی شہید ہوئے تب مسلمانون نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
امیر کیا اور اُنکی حسن تدبیر اور شجاعت سے لڑائی فتح ہوئی صحیح بخاری ہی کہ جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بوقت وقوع لڑائی کے حال بیان کردیا
کہ زید نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر جعفر نے نشان لیا اور شہید ہوئے
پھر عبداللہ بن رواحہ نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر ایک خدا کی تلوار نے
نشان لیا اور فتح ہوئی آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور آنسو آنکھون سے جاری تھے

بعضہ

فقط اللہ جل جلالہ نے حجاب دور کر دیا تھا کہ مدینے مین بیٹھے ہوئے آپنے سو کوس سے
زیادہ دور کا حال دیکھکے بیان فرمایا ف پہلی امارت خالد بن ابو لید رضی اللہ عنہ کو
اسی لڑائی مین ملی اور تب ہی سے خطاب سیف اللہ کا ملا اور حضرت جعفر کے حق مین
آپنے یہ ارشاد فرمایا کہ انھین دو پر ملے ہین فرشتون کے ساتھ بہشت مین اڑتے پھرتے
ہین اقب انکا جعفر طیار اسی سبب سے ہوا ہے خدا تعالے کی راہ مین دونون ہاتھ
کٹے تھے اسکے بدلے مین انھین پر ملے آپ عبد اللہ بن جعفر کو پکارتے تھے یا ابن
ذی الجناحین ای بیٹے دو پر والے کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن حضرت
جعفر کے گھر کھانا بھیجا اور فرمایا کہ جعفر کے گھر کے آدمیون کو بسبب غم کے کھانا پکانے کا
اتفاق نہوا ہوگا انکے گھر کھانا بھیج دو اور تین دن تک انکی تعزیت کے لیے مسجد مین بیٹھے

فصل تیئیسوین غزوۂ فتح مکہ کے بیان مین

سنہ ۸ھ

جب اللہ جل جلالہ کو منظور ہوا کہ مکہ فتح ہو کر شوکت عظیمہ اسلام کی ظاہر ہوا ور کفر
ذلیل ہو کر جزیرۂ عرب سے نیست ونابود ہو جاوے سامان اسکا یہ ہوا کہ خزاعہ کہ عہد مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صلح حدیبیہ مین ہو گئے تھے اور بنی بکر کہ عہد مین قریش کے
ہو گئے تھے آپس مین لڑے اور زیادتی بنی بکر کی تھی کہ شبخون خزاعہ پر مارا اور بیس آدمی
انمین سے مارے گئے اور قریش نے انکی خفیہ مدد کی بلکہ عکرمہ بن ابی جہل وغیرہ بعضے
سردار خود بھی منھ چھپا کر مدد کو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسیوقت باعلام الٰہی
خبر ہوئی بلکہ خزاعہ کے رجز کہنے والے نے اسی وقت رات مین آپ کو پکارا اور آپ سے
استغاثہ کیا اور مدد چاہی آپکو خدا ے تعالی نے اسکی آواز پہونچائی آپنے اسکا جواب
دیا لبیک لبیک لبیک اور اس وقت آپ زنانے مین وضو کرتے تھے حضرت میمونہ نے
جنکے حجرے مین آپ تھے لبیک آپ کا سنکے پوچھا کہ کس کے جواب مین آپ فرماتے
ہین آپنے فرمایا کہ راجز خزاعہ کا مجھے پکارتا ہے اور مجھسے فریاد کرتا ہے کہ قریش نے

بنو بکر کی مدد کی کہ وہ ہم پر شبخون لائے اور آپنے صبح کو حضرت عائشہ سے کہا کہ رات
خزاعہ مین ایک بات ہوئی حضرت عائشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کا گمان ہے
کہ قریش عہدشکنی پر جرات کرینگے حال آنکہ تلوار نے اُنھین فنا کر دیا ہو آپنے فرمایا
کہ اُنھون نے عہد توڑا اسلیے کہ خداے تعالیٰ کا اُنمین ایک حکم ظاہر ہو پھر تین دن کے بعد
عمرو بن سالم خزاعی نے حضور اقدس مین پہونچکر روبرو اصحاب کے سب حال نظم مین
عرض کیا حال بعد وقوع اس قصے کے قریش کو ڈر ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
جو خبر ہوگی تو بیشک فوج کشی کرینگے اور ابوسفیان کو حضور اقدس مین بھیجا کہ حال
دریافت کرآوے اور مدت صلح کی اور کچھ زیادہ کرلاوے ابوسفیان مدینے کو گیا
ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان کی ازواج مطہرات مین تھین پہلے اُنکے پاس گیا جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے بچھونے پر بیٹھنا چاہا ام حبیبہ نے بچھونا لپیٹ دیا ابوسفیان نے
کہا کہ مجھے بچھونے پر بیٹھنے نہین دیتی ہو ام حبیبہ نے کہا کہ تم مشرک ہو نجاست شرک
سے بھرے ہو یہ بوریا جناب سید الطاہرین کے بیٹھنے کا ہے اسلیے لپیٹ دیا ابوسفیان
نے کہا کہ مجھسے الگ ہونے کے بعد تیری خو بدل گئی ہے ام حبیبہ نے کہا کہ خداے تعالیٰ
نے مجھے اسلام کی ہدایت کی ہے اور اے باپ تو سردار قوم کا ہے اور عقل کا
دعوی کرتا ہے اور مسلمان نہین ہوجاتا ہے اور پتھرون کو پوجتا ہے ابوسفیان نے
کہا کہ تعجب ہے کہ تو نے میری بے حرمتی کی اور مجھے کہتی ہے کہ باپ دادے کا دین
چھوڑ دون اور ناخوش ہو کے وہان سے اُٹھ آیا اور حضور اقدس مین جاکر تجدید
عہد کے لیے گفتگو کی آپنے کچھ جواب نہ دیا بعد ازین حضرت ابوبکر سے جاکر اپنا
مطلب کہا حضرت ابوبکر نے عذر کیا اور کہا مین اس باب مین گفتگو نہین کرسکتا
اور حضرت عمر نے اور حضرت فاطمہ نے بھی ایسا ہی جواب دیا مگر حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے مزاج مین ظرافت تھی جب ابوسفیان نے بہت مبالغہ کیا کہ کچھ تدبیر بتاؤ حضرت

علیؓ نے کہا کہ تم مسجد شریف مین آپکے سامنے کھڑے ہوکے پکار کے کہدو کہ مین نے قریش کو امان دی محمد میری امان نہ توڑینگے تم بڑے آدمی سردار قریش کے ہو اسطرح کہدو ابوسفیان نے کہا کہ اگر مین ایسا کرون تو مفید ہوگا حضرت علیؓ نے کہا کہ یہ مین نہین جانتا جو بات میرے خیال مین آئی سو مین نے کہدی ابوسفیان نے ویسا ہی کیا اور مسجد شریف مین جاکر اسی طرح کہدیا بعد ازان مکے کو روانہ ہوا وہان کے پہونچنے کے بعد قریش سے سب حال بیان کیا سبھون نے بہت نفرین کی اور کہا کہ نہ تو خبر صلح کی لایا کہ اطمینان ہوتا اور نہ خبر لڑائی کی لایا کہ طیاری کرتے اور علی نے تجھ سے ٹھٹھا کیا تھا اور تو نہ سمجھا اور ویسا ہی کر گذرا ہند زوجۂ ابوسفیان نے کہ بہت زبان دراز تھی بھی بہت لعنت اور ملامت ابوسفیان کو کی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیاری لشکر کشی کی مکے پر فرمائی اور خبرین بند کردین کہ قریش کو آپکے عزم کی خبر نہو جاکے انکے سر پر جا پہونچین حاطبؓ بن ابی بلتعہ نے ایک قریش کو خط لکھا اور آپ کے عزم کا حال اسمین تحریر کیا اور ایک عورت کو دیا کہ چپکے سے لیکے مکے کو روانہ ہوئی اللہ تعالی نے اس حال سے آپکو مطلع فرمایا آپنے حضرت علی اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو بلاکے فرمایا کہ جھٹ مکے کی راہ پر روضۂ خاخ تک جاؤ وہان ایک عورت مع خط کے جاتی ہو اسسے لے آؤ یہ تینون صاحب گھوڑا دوڑاتے روضۂ خاخ تک کہ ایک جگہ مکے کی راہ مین ہو پہونچے وہان ایک عورت ملی تلاشی مین اسکے پاس کوئی خط نہ نکلا حضرت علیؓ نے تلوار نکالکر اس عورت کو دھمکایا اور کہا کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھوٹ خبر تو نہین دی ہو خط تیرے پاس بیشک ہو اگر تو مجھے نہ دیگی تو مین تجھے ننگا کرونگا تب اسنے سر کے بالون کے جوڑہ مین سے خط نکالکے دیا حضور قدس مین لے آئے اس خط مین لکھا تھا بنام سرداران قریش کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مع لشکر جرار تم پر آتے ہین اور اگر وہ تنہا بھی تم پر قصد کرین تو خدا تعالے

انکو تمہیر غالب کرے تم اپنی فکر کرو آپنے حاطب کو بلا کے حال پوچھا انھون نے
اقرار کیا اور کہا کہ مین نے یہ کام براہ ارتداد نہین کیا بلکہ وجہ اسکی یہ ہو کہ اور سب
مہاجرین کی مکے مین ایسی قرابت ہو جسکی جہت سو قریش انکے وہان کے اقارب اور
عیال و اطفال کی محافظت کرینگے اور مین ذات قریش مین سے نہین ہون
جس سے وہ میرے عیال و اموال کی محافظت کرین اور یہ مین جانتا ہون کہ
اللہ تعالی آپکو فتح دیگا میرے اس لکھنے سو کچھ ضرر نہوگا آپ نے فرمایا سچ کہتا ہے
حضرت عمرؓ نے کہا اجازت ہو تو اس منافق کی گردن مارون آپنے فرمایا کہ اے عمر
یہ اہل بدر سے ہو اور تم نہین جانتے ہو اے عمر کہ اللہ تعالی نے ایک توجہ خاص کی
اہل بدر پر اور انھین کہا اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ یعنی جو تمھارے
جی مین آوے کرو مین نے تمھین بخش دیا یہ سنکر حضرت عمر پر رقت طاری ہوئی
رونے لگے اور کہا کہ خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہو اور آپنے حاطب بن ابی بلتعہ کو
رخصت کر دیا کچھ سزا نہ دی حاصل آپنے مع لشکر مہاجرین و انصار و دیگر قبائل عرب
کے کوچ فرمایا بارہ ہزار آدمی لشکر ظفر پیکر مین تھے اور کوچ بکوچ روانہ ہوئے
راہ مین حضرت عباس ملے کہ ہجرت کیے ہوئے آتے تھے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عباس کی ہجرت آخری ہو جیسے میری نبوت آخری ہو
اور حضرت عباس سے آپنے فرمایا کہ اسباب مدینے کو بھیج دو اور تم ساتھ چلو
جب قریب مکے کے پہونچے منزل مر الظہران مین آپنے ارشاد کیا رات مین کہ
ہر آدمی اپنے خیمے کے آگے آگ روشن کرے عرب کا دستور تھا لشکر دن مین آگ
روشن کیا کرتے تھے موافق اسکے آپنے یہ حکم دیا حضرت عباس نے یہ خیال کیا
کہ اگر یکبارگی یہ لشکر مکے پر پہونچ جائے گا قریش سب تباہ ہو جاوینگے لشکر سے
نکلکر جانب مکہ روانہ ہوئے کہ کوئی اگر ملجاوے تو زبانی اسکی قریش کو

ہکذا فی البخاری باب فضل من شہد بدرا ۱۲ منہ

[illegible]

کہلا بھیجیں کہ اپنے بچاؤ کے واسطے کچھ صورت کرلیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحیم ہیں اگر بفروع و نیازمندی پیش آوینگے آپ رحم فرماوینگے اُدھر سے ابوسفیان و حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا اس طرف کو آتے تھے کہ کے لوگوں نے خبریں دریافت کرنے کو بھیجا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لشکرکشی کا انھیں خوف تھا مگر کچھ حال معلوم نہ تھا جب پشتہ مرالظہران پر چڑھے آگ کی روشنی دیکھ کے متحیر ہوئے آپس میں گفتگو کرنے لگے بدیل نے کہا کہ قبیلہ خزاعہ کی آگ ہو ابوسفیان نے کہا انکی جماعت اتنی نہیں ہو کہ اتنی آگ انکے لشکر کی ہو حضرت عباسؓ وہاں پہونچے اور انکی باتیں سنیں اور ابوسفیان کی آواز پہچانکے اسکو پکارا اور اُسنے انکو پہچانا اور حال پوچھا حضرت عباس نے حال کہا بلکہ اُسے اپنے ساتھ لشکر میں لے گئے ابوسفیان کو حضرت عمر نے دیکھکر چاہا کہ اُسے قتل کریں حضرت عباس نے کہا کہ میں نے امان دی ہو حضرت عمر چاہتے تھے کہ حضور اقدس سے اجازت قتل ابوسفیان کی لے لیں حضرت عباس ابوسفیان کو لیکے پہلے پہونچے حضرت عمر نے حضور میں پہونچکے عرض کیا کہ یہ دشمن خدا ابوسفیان بے ایمان اور بے امان آتا ہو حکم ہو تو اسکی گردن ماردوں حضرت عباس نے کہا کہ میں نے امان دی ہو حضرت عباس اور حضرت عمر میں اس بات میں گفتگو ہونے لگی آپنے دونوں کو روک دیا اور حضرت عباس سے کہا کہ ابوسفیان کو لیکے اپنے خیمے میں رکھو صبح لے آئیو صبح کو حضرت عباس ابوسفیان کو حضور اقدس میں لیکے آپ باخلاق پیش آئے اور فرمایا کہ افسوس اے ابوسفیان اب تک تو نہیں اعتقاد کرتا کہ سوا خدا کے اور کوئی لائق پرستش کے نہیں ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ بڑے رحیم اور کریم ہیں باوصف میری ایسی عداوت کی ایسی مہربانی فرماتے ہیں واقعی سوا خدا کے اور کوئی نہیں نہیں تو ہماری مدد کرتا آپنے فرمایا کہ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تو میری تصدیق کرے پیغمبری کی ابوسفیان نے تامل کیا حضرت عباس نے کہا کہ اب تامل کا وقت نہیں ایمان

لاؤ نہین تو عمر آکے ابھی تمہارا سر کاٹ لیگا ابوسفیان نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بعد ازین آپ سے ابوسفیان رخصت ہوکے روانہ ہوا حضرت عباسؓ نے
عرض کیا کہ مجھے خوف ہے کہین ابوسفیان مکے مین جاکے مرتد نہو جاوے آپ اُسے
جانے ندیجیے اور سب لشکر اُسکو دکھایا جاوے کہ ہیبت اسلام کی اُسکے دل مین
سما جاوے آپ نے فرمایا کہ بہتر ہے ابوسفیان کو ٹھہرالو اور سارے لشکر کو اسے دکھاؤ
حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کو پیچھے اُسکے جاکے بلالیا اور اُسے لیکے ایسی جگہ جا بیٹھے
جہان سے سب لشکر کا مرور ہوا ابوسفیان کے سامنے رسالے سوارون کے اور
غول پیدلون کے الگ الگ ساتھ اپنے امیرون کے نکلنے لگے ابوسفیان کی آنکھین
کھل گئین حضرت عباسؓ سے کہنے لگا کہ تمہارے بھتیجے بڑے بادشاہ ہوگئے حضرت
عباسؓ نے کہا پیغمبری ہے یا بادشاہی غرضکہ ابوسفیان نے سب لشکر دیکھا حضرت
عباسؓ نے بوقت اسلام ابوسفیان کے حضور اقدس مین عرض کیا تھا کہ ابوسفیان
اپنی نمود اور ظہور سرداری کو بہت دوست رکھتا ہے کچھ اسکے لیے ایسی بات ارشاد
ہو جاوے جسمین اسکا فخر ہو آپنے فرمایا مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ یعنی
جو داخل ہوا ابوسفیان کے گھر اُسے امان ہے اور آپ نے فرمایا جو مسجد حرام مین
داخل ہوا اُسے امان ہے جو ہتھیار ڈال دے اُسے امان ہے اور جو دروازہ اپنا
بند کرلے اُسے امان ہے بعد ازین موکب ہمایون داخل مکہ ہوا اور آپنے فرمایا
کہ جب تک کوئی لڑائی تمسے نکرے قتال نکرو ایک جانب سے عکرمہ بن ابی جہل اور
صفوان بن امیہ کچھ جماعت لیکر مقابل ہوئے اُس جانب لشکر حضرت خالد بن ولید کا
تھا انھون نے اُنسے قتال کیا لڑائی سخت ہوئی مسلمانون نے مارتے مارتے
قریب دروازہ مسجد حرام تک کافرون کو پہونچایا چوبیس آدمی کافرون مین سے
بیس بنی بکر کے اور چار ہذیل کے مارے گئے اور مسلمان شہید ہوئے حال ایک

مسلمان عکرمہ کے ہاتھ سے شہید ہوا آپنے یہ خبر سنکر تبسم فرمایا اصحاب کو تعجب ہوا آپنے
وجہ تبسم یہ ارشاد فرمائی کہ قاتل اور مقتول کو دیکھا ساتھ بہشت مین چلے جاتے ہین
اس سے سامعین کا تعجب اور زیادہ ہوا اسواسطے کہ عکرمہ کافر تھا اور کافر بہشت
مین جانا محال اور عکرمہ کا مسلمان ہوجانا بہت دشوار جانتے تھے مگر آپ کی
پیشین گوئی کے مطابق واقع ہوا کہ عکرمہ بعد ازین مسلمان ہوگیا چنانچہ آگے اسکا
ذکر مشرح آویگا حال ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم مکے مین داخل ہوے حضور اقدس مین استغاثہ ہوا کہ خالد اہل مکہ کو قتل کیے
ڈالتے ہین آپنے ایک آدمی بھیجا کہ خالد سے کہدے اِرْفَعْ عَنْهُمُ السَّيْفَ تلوار
قریش سے اٹھا لو اسنے جاکے کہا ضَعْ فِيهِمُ السَّيْفَ یعنی تلوار قریش مین رکھو خالد
رضی اللہ عنہ نے اور بھی قتل مین گرمی کی یہانتک کہ ستر آدمی کافر قتل ہوے آپنے
خالد پر عتاب کیا اور سبب نہ ماننے حکم کا پوچھا خالد نے عرض کیا کہ مجھے حکم نہ ماننے کا
نہین پہونچا بلکہ حکم قتل کا پہونچا تھا آپنے اس شخص حکم لیجانے والے سے پوچھا اسنے
کہا کہ راہ مین ایک شخص مہیب سر آسمان پر پانون زمین مین مجھے ملا اور اسکے
ہاتھ مین ایک حربہ تھا اسنے مجھسے کہا تو یون کہدے ضَعْ فِيهِمُ السَّيْفَ یعنی
قریش پر شمشیر زنی کرو نہین تو مین تجھے اس حربہ سے قتل کرونگا مجھپر ایسا
رعب غالب ہوا کہ سوا اس بات کے کچھ کہ نہ سکا معلوم ہوا کہ وہ شخص مہیب
فرشتہ تھا اور منظور جناب ایزدی یہ تھا کہ ستر آدمی مقتولان احد کے برابر قتل
ہوجاوین اسلیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز احد جبکہ حضرت حمزہ
چچا اپکے شہید ہوتے تھے کہا تھا کہ مین اگر قریش پر قابو پاونگا ستر آدمی انمین سے
قتل کرونگا سو خدا تعالی نے آپکی بات کو سچا کردیا یہ قصہ روضۃ الاحباب اور
معارج النبوۃ مین ہے حال بوقت داخل ہونے مکے کے آپنے نظر تواضع جناب ایزدی

سر مبارک بہت جھکا دیا یہانتک کہ کجاوے سے ریش مبارک لگ گئی یہ خیال کرکے
کہ مکے سے کس طرح سے نکلنے کا اتفاق ہوا تھا اور کس عظمت اور شوکت سے رب العزت نے
داخل کیا اور ایک روایت مین ہے کہ آپنے پالان پر ہی سجدہ کیا حال مکے مین پہونچکے
امہانی بنت ابی طالب کے گھر مین جاکے غسل آپنے فرمایا اور آٹھ رکعتین چاشت کی
نماز کی پڑھین امہانی نے عرض کیا کہ میرا بھائی علی فلانے کو قتل کیا چاہتا ہے
اور مین نے اُسے امان دی ہے وہ حضرت امہانی کے شوہر کے اقارب مین سے تھا
آپنے فرمایا جسے تمنے امان دی اُسے مین نے بھی امان دی حال بڑے بڑے سردار
قریش شہر کے شہر چھوڑکے بھاگ گئے اور جو حاضر ہوئے اُنکا قصور معاف ہوا اور
آپنے جان بخشی کی اُنسے آپنے پوچھا کہ تمھارا مجھسے کیا گمان ہے مین تمھارے ساتھ
کیا کرونگا اُنھون نے کہا کہ ہم یہ کہتے ہین کہ آپ برادر کریم ہین ہمارے مالک ہوئے
ہین ہم پر رحم فرماوینگے آپ نے فرمایا کہ مین تمھارے حق مین وہ کہتا ہون جو یوسف
علیہ السلام نے اپنے بھائیون سے کہا تھا لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ
لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۰ یعنی تمپر آج کچھ ملامت نہین بخشتے تمھین
اللہ تعالے اور وہ زیادہ رحم کرنے والا ہے سب رحم کرنے والون سے حال
گرد خانہ کعبے کے مشرکین نے تین سو ساٹھ بت رکھے تھے اور پانون اُنکو سیسے
سے جمادیے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت وہان تشریف لیگئے
ایک لکڑی آپ کے ہاتھ مین تھی آپ یہ آیت پڑھتے تھے جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ
الْبَاطِلُ ۰ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا ۰ یعنی آیا حق اور مٹا باطل بیشک باطل ہے
مٹنے والا اور لکڑی سے آپ بتون کی طرف اشارہ کرتے تھے سو جسکے منھ کی طرف
اشارہ فرماتے تھے وہ بت چت گر پڑتا تھا اور جسکی پشت کی طرف آپ
اشارہ فرماتے تھے وہ اوندھا گر پڑتا تھا اس طرح سب بت اکھڑ اکھڑ کے

گر پڑے اور تصویرین جو دیوار کعبہ پر کھچی تھین انکو آپ نے چاہ زمزم سے پانی منگوا کے
دھلوا ڈالا انمین حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل کی صورتین جو تھین انکے ہاتھون
مین تیر قمار کے بنا دیے تھے آپ نے فرمایا کہ مشرکین خوب جانتے ہین کہ ان
دونون پیغمبرون نے یہ کبھی کام نہین کیا براہ شرارت انکے ہاتھون مین تیر
قمار کی صورت بنا دی تھی ف یہ جو مشہور ہے کہ اونچے بتون کے اتارنے کے لیے
حضرت علی کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوش مبارک پر
چڑھایا حضرت علی نے عرض کیا تھا کہ آپ میرے کندھون پر سوار ہون کہ تم بار نبوت
نہ اٹھا سکو گے اور مین بار ولایت اٹھا لونگا سو شاہ عبدالعزیز صاحب نے
تحفہ اثنا عشریہ مین لکھا ہے کہ جب بت اشارے سے گر پڑے تو اس بات کی
کیا حاجت تھی اور شاید یہ امر اندر کعبے کے بتون مین واقع ہوا ہو **حال**
گیارہ مرد اور چھ عورتون کا خون آپنے ہدر فرمایا تھا یعنی جہان پاؤ مار ڈالو
مرد تو یہ ہین عکرمہ بن ابی جہل صفوان بن امیہ اور وحشی قاتل حمزہ عبداللہ
بن سعد بن ابی سرح کعب بن زہیر اور ہبار بن اسود اور عبداللہ بن زبعری و
عبدالعزی بن خطل اور مقیس بن صبابہ اور حارث بن طلاطلہ اور حویرث بن نقید
(بعضے کہتے ہین ... کذا فی ...)
یہ چار پچھلے قتل ہوئے باقی سب اسلام لائے اور محفوظ رہے اور عورتین ایک ہند
زوجہ ابوسفیان اور قرتنا اور قریبہ اور ارنب اور سارہ اور ام سعد یہ چارون
پچھلی قتل ہوئین **حال** عبدالعزی بن خطل کعبے کے پردون سے لپٹ گیا لوگون نے
حضور اقدس مین یہ حال عرض کیا آپنے فرمایا وہین مار ڈالو چنانچہ قتل کر ڈالا
اللہ جل جلالہ نے اس دن حرم مین اجازت قتل کی آپ کو دی تھی لہذا آپنے
وہین قتل کرنے کا حکم دیا اور وہ پہلے مدینے مین آکے مسلمان ہو گیا تھا آپنے
اسکا نام عبداللہ رکھا تھا پہلے عبدالعزی تھا آپنے ایک قبیلے کی زکوۃ لینے کو اسکو

بھیجا تھا اِس سفر مین اُسنے اپنے خدمتگار کو کہ کھانا پکانے مین اُسنے دیر کی تھی مار ڈالا
اس ڈر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قصاص مین اُسے قتل کرینگے مدینے کو نہ گیا
اور زکوٰۃ کا مال لے کے مرتد ہوکے مکے کو چلا گیا سو آپنے اسکا خون ہدر کیا تھا کہ مارا گیا
حال مقیس بن صبابہ کا یہ جرم تھا کہ اسکے بھائی ہشام کو ایک انصاری نے نشگی
جان کے قتل کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دلوا دی مقیس نے بعد
لینے دیت کے انصاری کو قتل کیا اور مرتد ہوکے بھاگ گیا روز فتح ایک گوشے
مین اور مشرکون کے ساتھ مکے مین شراب پی رہا تھا نمیلہ بن عبداللہ لیثی کو
خبر ہوئی انھون نے اُسے قتل کیا حال حارث بن طلاطلہ بھی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذائین دیتا تھا حضرت علی نے اسے قتل کیا حال
حویرث بن نقید کو بھی حضرت علی نے قتل کیا گھر مین بیٹھ رہا تھا حضرت
علیؓ اسکے دروازے پر اسکی تلاش کے لیے گئے گھر مین سے کہا کہ جنگل کو گیا
حضرت علی وہان سے چلے آئے تب وہ گھر سے نکلا حضرت علی کو مل گیا انھون نے
قتل کیا اور وہ شاعر تھا ہجو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا کرتا تھا اسلیے
خون اسکا ہدر ہوا تھا حال عکرمہؓ بن ابے جہل کا یہ حال ہوا کہ وہ مکے سے
بھاگ گیا ام حمیل اسکی جورو مسلمان ہو گئی اور اُسنے حضور اقدس مین عرض
کیا کہ عکرمہ کو امان ملے آپ نے عکرمہ کو امان دی اور ام حمیل نے جاکر عکرمہ
کو وہ جہاز پر چڑھکے ارادہ بھاگ جانے کا رکھتا تھا حال بیان کیا اُسنے کمال
تعجب کیا باوصف اپنی ایسی عداوت کے امان کو محال سمجھتا تھا اُسنے کہا
کہ مین ایسی ایذائین آپکو دیتا رہا اسپر بھی مجھے امان دی ام حمیل نے کہا کہ آپ
ایسے کریم اور رحیم ہین کہ تعریف آپکی نہین ہوسکتی عکرمہ ام حمیل کے ساتھ ہولیا
راہ مین عکرمہ نے ام حمیل سے ارادہ مباشرت کا کیا ام حمیل نے نہ مانا اور کہا

نمیلہ بضم نون بفتح میم … مصغر نام صحابی کنانی لیثی … رضی اللہ علیہ
طلاطلہ … بفتح … بضم …
حویرث … نقید … بضم نون و فتح قاف … مدارج النبوۃ
ام حکیم … بنت حارث بن ہشام … رضی اللہ عنہا

مشرک ہی جبتک مسلمان نہو مجھسے صحبت حلال نہین عکرمہ نے حضور مین آکر بہ تعجب
عرض کیا کہ یہ عورت کہتی ہی کہ آپنے مجھے امان دی ہی کہا آپنے کہ سچ کہتی ہی مین نے
تجھے امان دی ہی عکرمہ نے کہا کہ اتنا حلم سوائے پیغمبر کے دوسرے سے نہین ہو سکتا
اور اسیوقت مسلمان ہو گیا پھر حضرت عکرمہ کمال مقبول ہوئے لکھا ہی کہ قرآن مجید
دیکھکے انھین حالت وجد ہوتی تھی کہنے لگتے تھے هٰذَا كِتَابُ رَبِّي هٰذَا كِتَابُ رَبِّي
اور حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارہ لشکر اپنی ابتدائے خلافت مین واسطے
دفع فتنۂ مرتدین اور قتال کفار کے جو مامور کیے تھے انمین ایک لشکر کے سردار
عکرمہ بھی تھے اور اسی عہد مین جنگ اجنادین مین شہید ہوئے حال صفوان ابن امیہ کو
آپنے مہلت دی یہانتک کہ غزوۂ حنین واقع ہوا اسکے لیے آپنے کچھ زرہین صفوان
سے بطور رعایت لین اور بعد فتح حنین کے کہ غنیمت بہت اہل اسلام کے
ہاتھ آئی تھی اور ایک پہاڑ سارا غنیمت کی بھیڑون اور بکریون اور دنبون سے
بھرا ہوا تھا صفوان بن امیہ نے دیکھکے تعجب کیا اور کہا کیا بہت مواشی ہین آپنے
فرمایا کہ یہ سب کی سب مین نے تمھین ہبہ کین اسی وقت صفوان مسلمان ہو گئے اور
کہا کہ اتنی سخاوت سوائے نبی کے دوسرے سے نہین ہو سکتی حال وحشی کیا رکی
آکے مسلمان ہو گیا اور قصور اسکا معاف ہو گیا اور بعضے مورخین نے لکھا ہی کہ اسنے
مہلت لی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ
أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ
إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ تو کہ اے بندو میرے جنھون نے ظلم کیا ہی اپنی جانون پر
مت ناامید ہو رحمت خدا سے بیشک اللہ بخشتا ہی سب گناہون کو وہی ہے بڑا
بخشنے والا نہایت مہربان تب وحشی مسلمان ہوا اور حالت اسلام مین اسکے ہاتھ سے
یہ بہت اچھا کام ہوا کہ مسیلمہ کذاب جسنے جھوٹا دعوی پیغمبری کا کیا تھا عہد ابوبکر صدیق

مین اسکے ہاتھ سے مارا گیا حال عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کا قصور یہ تھا کہ وہ کاتب وحی تھا کبھی آخر آیات مین اس جنس کے کلمے مین جیسے وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ یا اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ بَصِيرٌ اسنے تغیر و تبدیل کی اور کبھی قبل اسکے کہ آپ ارشاد کرین اس جنس کا کلمہ اسکی زبان پر گذر گیا آپنے فرمایا کہ یہی لکھ لو اسنے لوگون مین کہنا شروع کیا کہ محمد کو خبر نہین ہوتی مین جو چاہتا ہون لکھ دیتا ہون اور مجھپر بھی وحی آتی ہے اور مرتد ہوکے بھاگ گیا ف علمی امور مین تجربے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ شاگرد اور سامعین کے دل پر استاد یا عالم کے افاضے کا اکثر عکس پڑتا ہے کہ قبل بیان کے ایک بات جو استاد یا عالم کو بتانی منظور ہوتی ہے شاگرد یا سامع کے دل مین آجاتی ہے سو یہ معاملہ ابن سعد کا کہ بعضے کلمات اسکی زبان پر جاری ہوگئے اسطرح تھا مگر شیطان نے اسے گمراہ کیا کہ وہ مرتد ہوگیا اور وہ رضاعی بھائی حضرت عثمان کا تھا حضرت عثمان اسے اپنے ساتھ حضور اقدس مین لے آئے اور بمبالغہ تمام اسکی سفارش کی کہ قصور اسکا معاف ہوا اور اسلام اسکا قبول ہوا بعد اسکے جب وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا مارے شرم زمانہ ارتداد کے بھاگ جاتا حضرت عثمان نے یہ حال حضور اقدس مین عرض کیا آپ نے فرمایا شرماوے نہین روبرو آیا کرے حضرت عثمان کے عہد مین افریقیہ انھین عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے ہاتھ پر فتح ہوا وہ حاکم مصر تھے اور بعد شہادت حضرت عثمان رض کے واسطے بچنے کے مسلمان کے خون سے کسی طرف شریک نہوئے حال کعب بن زہیر کا یہ قصور تھا کہ اسنے ہجو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تھی پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنکے اپنے بھائی کو واسطے دریافت حال کے بھیجا تھا وہ آگے بسبب سابقہ معرفت کے حضرت ابو بکر صدیق سے ملا اور انکی ہدایت سے حضور اقدس مین حاضر ہوکر مسلمان ہوگیا کعب کو یہ بات ناگوار ہوئی

بیان اسلام عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رضی اللہ عنہ ۱۲

بیان اسلام کعب بن زہیر [illegible]

کہ بتغیر میرے مشورے کے کیون مسلمان ہوگیا اور کچھ اشعار لکھ بھیجے انھین سے ایک بیت
یہ ہو شعر۔ سَقَاكَ اَبُوْ بَكْرٍ بِكَاسٍ رَدِيَّةٍ ٭ فَانْهَلَكَ الْمَامُوْرُ مِنْهَا وَعَلَّكَا
پلایا تجھے ابو بکرؓ نے بڑا پیالہ پھر سیراب کیا تجھے مامور نے اس سے اور مکرر دیا مامور
محاورے مین اُس شخص کو کہتے جسے جن سے رابطہ ہوا ور جن کا امر اُسے پہونچے یہ کنایہ
کیا تھا اُسنے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہجوین بھی اُسنے کہی تھین اسلیے خون
اُسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدر فرمایا تھا بعد فتح مکہ کے ہاتھ نہ آیا جب آپ
مدینے مین رونق افروز ہوتے بقصد مدینہ روانہ ہوا دن کو چھپ رہتا رات کو چلتا
آپ مسجد شریف مین تشریف رکھتے تھے یکبارگی مسجد کے دروازے پر اونٹنی بٹھا کر اُسنے
کہا مین کعب بن زہیر ہون اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اور حضور مین حاضر ہو کر قصیدہ بانت سعاد جو لغت مین لکھا تھا سنایا آپ خوش ہوے
اور ردائے مبارک صلے مین عنایت فرمائی قصیدے کے اس شعر مین شعر اِنَّ الرَّسُوْلَ
لَسَيْفٌ يُّسْتَضَاءُ بِهٖ ٭ مُهَنَّدٌ مِّنْ سُيُوْفِ الْهِنْدِ مَسْلُوْلُ آپ نے اصلاح
فرمائی لسیف کی جاگہ لنور کردیا اور سیوف الہند کی جگہ سیوف اللہ کردیا اور آپنے کعب سے
پوچھا کہ یہ شعر تیرا ہی ہے شعر سَقَاكَ اَبُوْ بَكْرٍ بِكَاسٍ رَدِيَّةٍ ٭ فَانْهَلَكَ
الْمَامُوْرُ مِنْهَا وَعَلَّكَا ٭ اُسنے براہ ذہانت دو حرف اس شعر مین ایسے بدل
دیے جس سے وہ شعر ہجو کا نہ رہا بلکہ مدح کا ہوگیا کہا مین نے رویہ دال سے نہین کہا ہو
بلکہ واو سے کہا ہو یعنی خوش گوار اور مامور نہین کہا ہو بلکہ مامون کہا ہے یعنی وہ شخص
کہ امانت دار ہین خدا کے وحی مین آپ کعب کی حاضر جوابی اور جودت ذہن سے بہت
راضی ہوے منقول ہو کہ حضرت معاویہؓ اپنے ایام خلافت مین دس ہزار دینار
کعبؓ کو ردائے مبارک کی قیمت کے دیتے تھے انھون نے نہ بیچی اور کہا تبرک آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا مین ہرگز نہ بیچون گا بعد وفات انکے انکی اولاد نے امیر معاویہ

بیس ہزار کو رداے مبارک خرید لی حال ہبار بن اسود کا یہ جرم تھا کہ جب بی بی زینب صاحبزادی کو انکے شوہر ابو العاص نے بموجب وعدے کے مکے سے مدینے کو ہودج مین بٹھلا کر ساتھ ابو رافع اور سلمہ بن اسلم کے کہ بحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے لینے کو گئے تھے روانہ کیا ہبار نے ساتھ چند اوباش قریش کے راہ مین پہونچ کے ایک نیزہ بی بی زینب کے مارا وہ ایک پتھر پر گر پڑین اور حمل انکا ساقط ہوا اور وہ بیمار ہو کے اسی صدمے سے مرگئین اسلیے آپنے اسکا خون ہدر کیا تھا ایام فتح مکے مین یا بعد مراجعت حضور اقدس کے مدینے کو آپ ایک دن اصحاب مین بیٹھے تھے کہ یکبارگی ہبار نے آکے چلا کے کہا کہ مین مقر باسلام آیا ہون اور مسلمان ہوگیا اور آپنے انکا قصور معاف فرمایا حال ہند عورتون مین شامل ہو کے آکے مسلمان ہوگئی اور اسنے عرض کیا کہ میرا یہ حال تھا کہ سب سے زیادہ آپ کو دشمن رکھتی تھی اب مین سب سے زیادہ آپ کو دوست رکھتی ہون آپنے فرمایا اور بھی محبت زیادہ ہوجائیگی اور ہند نے گھر مین جا کے جتنے بت تھے توڑ ڈالے اور کہا کہ مین تمھارے فریب مین تھی اور حضور اقدس مین دو بکری کے بچے بطور ہدیہ بھیجے اور عذر کہلا بھیجا کہ میرے پاس بکریان کم ہین آپنے اسکی بکریون کے لیے دعاے برکت کی بکریان اسکی بہت زیادہ ہوگئین ہند کہتی تھی کہ یہ برکت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے حال قرتنا اور قریبہ دونون لونڈیان ابن خطل اور سارہ مولات یعنی لونڈی آزاد کی ہوئی اسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تھیں اسلیے خون انکا ہدر ہوا قرتنا بھاگ گئی تھی لوگون نے اسکے لیے امان آپ سے مانگ لی وہ حاضر ہو کے مسلمان ہوگئی اور قریبہ اور سارہ ماری گئین اور سارہ بنی مطلب کی مولات تھی وہ حضرت علی کے ہاتھ سے قتل ہوئی اور ام سعد کا حال اتنا ہی لکھا ہے کہ وہ بھی ماری گئی کچھ حال اسکا کہ کون تھی اور کیا اسکا جرم تھا اور کسنے اسے قتل کیا نہین لکھا حال ایام رونق افروزی مکے مین آپنے ایک دن کعبہ معظمہ کے اندر داخل ہونے کا قصد کیا

بیان اسلام ہبار بن اسود کا

بیان اسلام ہند عورت کا

بیان بعض لونڈیان ابن خطل کا

عثمان بن طلحہ سے کنجی طلب کی وہ لے آئے آپ کعبے مین داخل ہوئے حضرت عباس نے
درخواست کی کہ سقایہ حاجیون کا مجھسے متعلق ہی کنجی بھی مجھے عنایت ہو حضرت علی نے
بھی درخواست کنجی کی کی خدا تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا
الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا ۔ خدا تعالی علم کرتا ہو کہ ادا کرو امانتین امانت والون کو آپنے
کنجی عثمان کو دے دی اور فرمایا لو ہمیشہ کے لیے نہ لیگا کوئی تمسے مگر ظالم مطابق اس
پیشین گوئی کے کنجی خانہ کعبہ کی خاندان عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ مین ابتک چلی آتی ہی
عثمان کی اولاد نہ تھی انھون نے کنجی اپنے بھائی شیبہ کو بوقت وفات دی شیبہ کی
اولاد مین وہ کنجی رہی لہذا صاحب مفتاح شیبی کہلاتا ہی اور آپنے عثمان کو اسوقت وہ قصہ
یاد دلایا کہ قبل ہجرت آپنے ایک مرتبہ عثمان سے کعبے کے کھولنے کو کہا تھا اُسنے نانا
تھا آپنے فرمایا کہ ایک دن یہ کنجی میرے ہاتھ مین ہوگی جسے چاہونگا دونگا عثمان نے
کہا کہ اُس دن قریش بہت ذلیل ہوجائینگے جو ایسی بات ہوگی آپنے فرمایا نہین بلکہ
قریش کو ایک دن بڑی عزت حاصل ہوگی سو مطابق اس پیشین گوئی کے واقع ہوا

فصل چوبیسوین غزوہ حنین کے بیان مین

بعد فتح مکہ کے غزوہ حنین ہوا حنین ایک جگہ کا نام ہی نواح طائف مین آپ وہان کے
کفار پر کہ بقصد جنگ جمع ہوکے نکلے تھے لشکر لیکے بارہ ہزار آدمی لشکر ہمایون مین تھے
جب کفار مجتمع ہوکے سب مواشی و سامان لیکے نکلے تھے کسی نے یہ بات حضرت اعلی
مین عرض کی تھی آپنے فرمایا سب غنیمت ہوگی مسلمانون کی انشاءاللہ تعالی سو ایساہی
ہوا سردار کفار کا عوف بن مالک تھا اول جنگ مین مقابلہ ہوتے ہی مسلمان تنگ جگہ
مین تھے اور قبیلہ ہوازن نے کہ کفار مقابلین تھے بے طرح تیر برسائے اکثر لوگون کے
پانون اُٹھ گئے آپ بغلہ شہبا یعنی دلدل پر سوار تھے آپنے آگے بڑھایا اور آپ
بطور رجز کے یہ فرماتے تھے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدُ الْمُطَّلِبْ مین نبی ہون

بیشک مین بیٹا عبد المطلب کا ہون اور ابو سفیان بن حارث ابن عم آپکے ساتھ تھے
وہ خچّلے کی باگ تھامے تھے کہ یکبارگی بڑھ نجاوے حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بھی وہان تھے آنسے آپنے ارشاد کیا کہ صحابہ کو پکارو انھون نے مہاجرین
انصار اصحاب سَمُرہ کرکے پکارا چونکہ بیعت رضوان درخت سَمُرہ کے تلے ہوئی تھی لہذا
اصحاب بیعت رضوان والے اصحاب سمرہ کہلاتے ہین سب لوگ انکی آواز پر پھرے
اور حملہ سخت کیا کہ کافرون نے شکست پائی اور فتح عظیم مسلمانون کی ہوئی خدا تعالے نے
فرشتے بھی مسلمانون کی مدد کو بھیجے تھے اور آپنے اس غزوے مین بھی ایک مٹھی خاک
اور کنکریون کی لیکے کافرون کے لشکر کی طرف پھینک ماری تھی اور فرمایا تھا
شَاهَتِ الْوُجُوْهُ یعنی بُرے ہوتے یہ منھ اس خاک کے پہونچتے ہی کافرون پر صورت شکست
نمودار ہوئی ف بعضے مسلمانون کے دل مین یہ خیال آیا تھا کہ ہمیشہ ہماری جماعت
قلیل ہوتی تھی اور کفار کی جماعت کثیرہ پر غالب آتی تھی اب ہماری جماعت کثیر اور
کفار قلیل ہین اور فی الحقیقت کفار کم تھے صرف چار ہزار تھے یہ بات خدا تعالے کو
ناپسند ہوئی اور ابتدا مین جو پانون اُکھڑ گئے تھے اسکی یہ وجہ تھی پھر اللہ تعالی نے مدد
کی قرآن مجید مین آیہ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ مین ذکر اسی قصے کا ہے
غنیمت بیشمار از قبیل مواشی وغیرہ اہل اسلام کے ہاتھ آئی بھیڑ بکری دنبے سے
ایک پہاڑ سارا بھر گیا تھا وہ سب آپنے صفوان بن امیہ کو عنایت فرمایا کہ سبب اسکے
اسلام کا ہوا اخانچہ اوپر ذکر ہوا حال غزوۂ اوطاس بھی وہین واقع ہوا کفار
حنین سے بھاگ کے مجتمع ہوتے تھے جملہ لشکر ظفر پیکر سے انھون نے شکست پائی پھر
آپنے قلعۂ طائف کا محاصرہ کیا اسمین عوف بن مالک سالار ہوازن اور ثقیف
تھا اور پہلے سے ایک برس کا سامان اس قلعے مین رکھ لیا تھا پندرہ روز محاصرے
رہے تھے پھر آپنے خواب مین دیکھا کہ ایک بڑا پیالہ دودھ کا آپ کے سامنے رکھا ایک

ترجمہ اور دن حنین کے جب خوش کیا تمھیں تمھاری کثرت نے ۱۲ منہ

ذکر غزوۂ اوطاس ۱۲

مرغ نے آگے چونچ انہین ماری اور دودھ گرادیا آپنے حضرت ابوبکر صدیق سے بیان کیا
اُنھون نے اسکی تعبیر مین یہ عرض کیا کہ یہ قلعہ ابھی فتح نہوگا آپ نے فرمایا درست ہے
اور آپ اس قلعے پر سے اٹھ آئے بعد ازین وہ قلعہ خودبخود فتح ہوگیا اور عوف ابن مالک
آکے مسلمان ہوگیا اور سارے ہوازن مسلمان ہوگئے اور عوف کو آپنے امیر کیا اُسنے
مقابلہ کرکے ثقیف کو بھی مسلمان کیا حال غنائم حنین وغیرہ سے آپنے نومسلمانان
قریش کو بہت کچھ دیا بعضے نوجوانان انصار کہ حقیقت امر کو نہین سمجھتے تھے اس باب
مین گفتگو کرنے لگے کہ اموال غنائم قریش کو ملتے ہین اور اب تک ہماری تلوارین
قریش کے خون سے ٹپکتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہونچی آپنے سب
انصار کو ایک خیمے مین جمع کیا اور اُنسے کہا تمھاری یہ باتین مجھے پہونچی ہین اُنھون نے
عرض کیا کہ ہم مین سمجھ والون نے تو ایسی بات نہین کہی نوجوان نوعمرون نے البتہ کچھ کچھ
کہا ہو آپنے اپنے احسانات انپر شمار کیے کہ مین نے تمھین ہدایت کی اور شرک سے
نکالکر طریق حق پر لایا اور لائق دخول جنت کے کیا اور تمھین عزت دی اس جنس کے
امورات آپنے شمار کیے انصار نے عرض کیا کہ بجا ہے آپنے فرمایا کہ تم بھی اپنے احسانات
بیان کرو اُنھون نے کہا کہ ہم کیا عرض کرین آپنے فرمایا کہ تم یہ کہو کہ ہمنے تمھین اپنے گھر
مین جگہ دی اور تمھاری مدد کی اور اس جنس کی باتین ارشاد کین پھر آپنے فرمایا
کہ یہ لوگ نئے مسلمان ہوئے ہین مناسب معلوم ہوا کہ انکی تالیف کیجاوے اور صدمے
انھین بہت پہونچے تھے اسلیے مین نے انکو اموال دیے اور تم راضی نہین ہو اس بات سے
کہ لوگ اپنے گھر اموال لیکے جاوین اور تم رسول اللہ کو لیکر اپنے گھر جاؤ سب انصار نے
عرض کیا کہ ہم راضی ہین بعد ازین آپنے عزیمت مدینے کی فرمائی

فصل چھبیسوین وفود کے بیان مین

سنہ ۹ عظمت خانہ کعبہ کی عرب کے دل مین بہت تھی اور تھوڑے دن قصہ اصحاب فیل کو

گذرے تھے لہذا عرب کا یہ اعتقاد تھا کہ اہل باطل کعبے پر غالب نہ آوینگے بعد فتح مکے کے سب عرب کو اعتقاد حقیت اسلام کا ہوا اور فوج فوج اہل عرب اسلام مین داخل ہوے اور قریات اور قبائل کے لوگ مسلمان ہوگئے کچھ آدمی حضور اقدس مین واسطے سیکھنے شرائع اسلام کے بھیج دیتے وہ لوگ جو حضور مین حاضر ہوتے تھے وفد کہلاتے تھے وفود وفد کی جمع ہے جس سال مین وفد بکثرت آئے یعنی سنہ ۹ وہ عام الوفود کہلاتا ہے آپ وفود کی بہت خاطرداری کرتے اور ہر قبیلہ و توابع ٹھہراتے اور جائزے یعنی انعام دیتے اور رخصت کرتے

حال مسیلمہ کذاب

حال مسیلمہ کذاب جسنے جھوٹا دعوی پیغمبری کا کیا تھا وہ بھی ساتھ وفد بنی حنیفہ کے مدینے مین آیا تھا اسکے ساتھی مسلمان ہوگئے اسنے جہان ٹھہرا تھا وہین سے آپکو کہلا بھیجا کہ بعد اپنے مجھے خلیفہ کردین وہان آپ گئے آپکے ہاتھ مین ایک شاخ درخت خرما کی تھی آپنے فرمایا کہ اگر یہ شاخ مجھسے مانگیگا تو بھی مین نہ دونگا اور جو خدا تعالی نے تیرے لیے مقدور کیا ہے وہ ملیگا نہین اور تو میرے بعد رہیگا تو خدا تعالی تجھے ہلاک کریگا اور ایک شخص تھا اسود عنسی اسنے یمن مین دعوی پیغمبری کا کیا تھا آپنے خواب مین دیکھا کہ کنگن سونے کے دونون ہاتھون مین پڑے ہین اور آپکو گران معلوم ہوتے اور آپکو الہام ہوا کہ انپر پھونک مارو آپنے پھونک ماری وہ دونون اڑکے جاتے رہے آپنے صحابہ سے خواب مین بیان فرماکے تعبیر یہ فرمائی کہ دونون کنگن سے مراد یہ دونون کذاب ہین یمامے والا یعنی مسیلمہ اور یمن والا یعنی اسود ان دونون کو خدا تعالی برباد کریگا ف وجہ اس تعبیر کی علماے محققین نے یہ لکھی ہے کہ سونا صورت زینت دنیا کی ہے ان دونونکی غرض دعوی نبوت سے حصول دنیا تھی لہذا اس صورت مین نظر آئے اور آپکے تصرفات عامہ کو روکنا چاہیے تھے اور ہاتھ آلۂ تصرف ہے لہذا بشکل کنگن بھاری کے ہاتھون مین معلوم ہوئے اور آپکی پیشین گوئی کے مطابق ہوا اسود آپ کے سامنے ہی مارا گیا یمن کے بعض بلاد مین اسنے دخل کر لیا تھا فیروز ایک صحابی تھے انھون نے اسکی زوجہ سے کہ مسلمان اور بنت عم فیروز کی تھی اور بجبر اسود کے پاس تھی

موافقت کرکے ایک دن اسکے مکان کی پشت سے نقب لگا کے اُسے قتل کیا قتل کے وقت اُسنے بہت زور سے آواز کی باہر سے دروازے کے پہرے والون نے پوچھا کہ کیسی آواز ہے اسکی زوجہ نے کہا کہ تمہارے پیغمبر پر وحی آتی ہے اسکی آواز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسی روز مدینے میں اسود کے قتل کی خبر دی اور مسیلمہ نے بہت قوت پائی لاکھ آدمی بلکہ زیادہ اسکے ساتھ ہوگئے حضرت ابوبکر صدیق کے عہد میں لشکر خالد بن ولید سے بدست وحشی قتل ہوا

فصل چھبیسویں غزوہ تبوک کے بیان میں

منجملہ غزوات مشہور غزوہ تبوک ہے تبوک ایک جگہ کا نام ہے اطراف شام میں لشکر اسلام وہان جاکے ٹھہرا تھا لہذا یہ غزوہ تبوک کہلاتا ہے اور غزوہ عسرہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ تکلیف کے دنون میں تیاری اس جہاد کی ہوتی تھی سبب اسکا یہ ہوا کہ آپ کو خبر پہونچی کہ ہرقل بادشاہ روم آپ پر لشکر لایا چاہتا ہے آپکو مناسب معلوم ہوا کہ خود تشریف لیجائیں قبائل عرب کو کہلا بھیجا بہت آدمی جمع ہوئے تیس ہزار آدمی اس غزوے میں ہمراہ حضور صلعم تھے اور آپکی عادت تھی کہ عزم جہاد کو چھپایا کرتے تھے مگر اس غزوے میں بانجہت کہ سفر دور و دراز اور موسم گرمی کا تھا لوگ مطلع ہوکے اچھی طرح سامان کرلیں صاف صاف عزم فرما دیا تھا اور لوگونکو ترغیب دی کہ سامان اس غزوے کا ہر شخص بقدر استطاعت حضور میں جمع کرے اور فرمایا جو اس لشکر کا سامان کردے اسکے لیے جنت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس معاملے میں بھی سبقت حاصل کی اور اتنا بہت مال دیا کہ جناب اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت راضی ہوئے کہتے ہین کہ تیس ہزار آدمی لشکر میں تھے انہیں سے بیس ہزار کا سامان حضرت عثمان نے کردیا تھا اور آپنے فرمایا کہ میں عثمان سے راضی ہون یا اللہ تو بھی راضی ہو اور بھی فرمایا کہ عثمان کو کوئی عمل بعد آج کے ضرر نکریگا حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیشہ ابوبکر مجھپر امور خیر میں غالب رہا کرتے تھے زمانہ تجہیز غزوہ تبوک میں مجھسے بہتر ہیں

سنہ ۹ ذکر غزوہ تبوک

[illegible]

خوب تھی مین یہ سمجھا کہ اس مرتبہ مین غالب رہونگا اپنی سب مال مین سے آدھا حضور اقدس مین لیگیا آپنے پوچھا کہ عیال واطفال کے لیے کیا چھوڑا مین نے کہا آتنا ہی ابوبکر صدیق سب مال اپنا لے آئے آپنے پوچھا کہ لڑکے بالونکے لیے کیا رکھا ہی انھون نے کہا کہ خدا اور خدا کا رسول آپنے فرمایا مَا بَینَکُمَا مَا بَینَ کَلِمَتَیکُمَا یعنی فرق تم دونونکے درجون مین ایسا ہی جیسا تم دونونکے کلمون مین یعنی ابوبکر صدیق نے عیال کے لیے خدا اور رسول کو بنایا اور حضرت عمر نے مال کو اور ظاہر ہی کہ دونون باتون مین بڑا فرق ہو حضرت عمر کہتے ہین کہ مین نے ابوبکر سے کہا کہ مین کبھی تم پر غالب نہونگا حال حضرت علی کو اپنے مدینے مین ٹھہرنے کو فرمایا انھون نے عرض کیا کہ آپ مجھے عورتون مین اور لڑکون مین چھوڑے جاتے ہین آپنے فرمایا کہ تم راضی نہین ہوتے کہ تم میرے لیے ہو مانند ہارون کے موسیٰ سے مگر پیغمبری بعد میرے نہین ہو یعنی جیسے کوہ طور پر جاتے وقت حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کو نبی اسرائیل پر نائب کیا تھا ایسے ہی اس سفر مین تجھیں نائب کیے جاتا ہون حال آپ مع لشکر کے تیس ہزار آدمی تھے موضع تبوک مین پہونچکے متوقف ہوے اور ہرقل ہمنے مارے ڈر کے کہ آپکو پیغمبر بر حق سمجھا تھا اور تعرض نہ کیا آپنے اطراف وجوانب مین لشکر بھیجے حضرت خالد بن الولید کو مع چارسو بیس سوار کو اکیدر مالک دومۃ الجندل کے بھیجا اور فرمایا کہ تم اسے نیل گاے کے شکار مین پکڑ لوگے سو ایسا ہی ہوا کہ جسوقت حضرت خالد بن الولید اسکے قلعے کے تلے پہونچے وہ قلعے سے اترا سبب یہ ہوا کہ وہ قلعے کے اوپر تھا چاندنی رات تھی یکبارگی ایک نیل گاے نے دیوار قلعہ سے بدن اپنا رگڑنا شروع کیا اکیدر کو نیل گاے کے شکار کا بہت شوق تھا القصہ شکار نیل گاے کو اترا بھائی اسکا بھی ساتھ تھا وہ مارا گیا اور اکیدر گرفتار ہوگیا خالد رضی اللہ عنہ اسے حضور اقدس مین لے آئے آپنے اسے چھوڑ دیا اور کچھ نذرانہ اسنے مقرر کردیا اور بعضون نے لکھا ہو کہ پھر اکیدر مسلمان ہوگیا حال ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بھی لشکر سے رہگئے تھے اونٹ اسکا تھک گیا پیادہ پا اسباب فروری کندھے پر لادکے روانہ ہوے دوسرے تبوک مین ایک شخص پیادہ پا آتا نظر پڑا جب پاس آیا معلوم ہوا کہ ابوذر ہین

آپنے جب وہ حاضر ہوکے مرحبا کہا اور فرمایا خدا رحمت کرے ابوذر کو اکیلا چلا آتا ہے اور
اکیلا ہی زندگی کرے گا اور اکیلا ہی مریگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ عہد عثمان رضی اللہ
عنہ مین ابوذر رضی اللہ عنہ گانون ربذہ مین الگ ہوگے جارہے تھے اور تنہا مرے اور
کوئی سوا ایک جماعت مسلمین اتفاقاً وہان آگئی اُنھون نے انکی تجہیز وتکفین کی حال تبوک
مین آپنے دو مہینے اقامت فرمائی پھر صحابہ سے استشارہ فرمایا حضرت عمرؓ کی یہ صلاح ہوئی
کہ آپ کا رعب اور دبدبہ ہرقل پر ہوگیا اور وہ لڑنے کو مارے ڈرکے نہ آیا اب فی الحال
اور بڑھنے کی ضرورت نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی یہی راے ہوئی اور
مدینے کو معاودت فرمائی حال ابو عامر راہب ایک بڑا مفسد قوم خزرج مین سے تھا اسنے
پچھلی کتابین پڑھی تھین اور نصرانی ہوگیا تھا پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر اہل مدینہ
سے بیان کرتا تھا جب آپ مدینے مین پہونچے بسبب حسد اور اغواے شیطان کے
مسلمان نہوا اور عداوت مین آپ کی سرگرم رہا بعد غزوۂ بدر کے بھاگ گیا اور قریش کے
ساتھ ہوکے جنگ اُحد مین آیا اور سب سے پہلے تیر مسلمان پر اسی نے چلایا پھر روم کو چلا گیا
اسلیے کہ لشکر بادشاہ روم کا آپ پر چڑھا لاوے یہ صورت نہ بندھی اسنے مدینے پھر
آنا چاہا اور منافقان مدینہ کو کہلا بھیجا کہ ایک مسجد بناؤ وہین مین اُسمین بیٹھکے تعلیم وتلقین کرونگا
اور مشورت کو لیے جگہ ہوگی قبل تشریف لیجانے آپکے منافقین متصل مسجد قبا کے وہ
مسجد بنوا چکے تھے حضور اقدس مین آکے مستدعی ہوئے کہ آپ اسمین چلکے نماز پڑھین
آپنے فرمایا کہ اب مین جہاد کو جاتا ہون وہانسے پھرکے دیکھا جائیگا جب اُنھون نے خبر
معاودت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنی کچھ لوگ انمین سے پہونچے اور عرض کیا
کہ ہمنے جو مسجد بنائی ہے آپ پہلے وہان چلکے نماز پڑھین تاکہ برکت ہو غرض یہ تھی کہ
اس بہانے سے اس مسجد کی رونق ہوجاوے اللہ جل جلالہ نے آیۂ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا
ضِرَارًا نازل فرمائی اور انکے مکر سے مطلع کیا مطابق اسکے آپنے اس مسجد کو کھدوا ڈالا اور

جلا دیا اور اللہ جل جلالہ نے مسجد قبا کی اور اسکے نمازیون کی تعریف نازل فرمائی اور ارشاد کیا کہ اسمین ایسے لوگ ہین کہ پاکیزہ رہنے کو دوست رکھتے ہین اور خدا تعالی پاکیزہ رہنے والون کو دوست رکھتا ہے حال تین شخص اصحاب مخلصین مین سے بھی رہگئے تھے حضرت کعب بن مالک کہ یہ بدری نہ تھے مگر بیعت عقبہ مین جو انصار نے پہلے ہجرت کے ایام حج مین کی تھی اور بسبب ہجرت مدینے کو وہی بیعت ہوئی تھی حاضر تھے اور اس بیعت کی بھی بڑی فضیلتیں ہین حتی کہ صحیح بخاری مین حضرت کعب سے روایت ہے کہ اگرچہ فضیلت بدر کی بہت مشہور ہے لیکن بیعت عقبہ مین حاضری میری ایسی ہے کہ باوصف اسکے اگر حضور بدر مجھے حاصل نہین ہوا تو مجھے کچھ رنج نہین اور دو صحابی بدری تھے ایک کا نام ہلال بن امیہ تھا اور ایک کا مرارہ بن الربیع[1] ان تینون شخصون نے بوقت معاودت آپ کے صاف صاف کہدیا کہ ہمین کچھ عذر نہ تھا ویسے ہی بسبب شامت نفس کے رہگئے حدیث کعب بن مالک مین کہ صحیح بخاری مین ہے یہ قصہ مفصل مذکور ہے بقول حاجی رفیع الدین خان صاحب مرادآبادی مولف سلوک کتب بذکر الحبیب کے وہ قصہ مذاق ایمان مین مزہ دار ہے لہذا مطابق حدیث مذکور کے جیسا کہ یاد ہے لکھا جاتا ہے حضرت کعب بن مالک کہتے ہین کہ جن دنون آپ غزوہ تبوک کو تشریف لیے جاتے تھے مین صحیح وسالم تھا اور فراغت مالی بھی خوب رکھتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم بھی صاف سنا دیا کہ تبوک کی طرف قصد ہے مگر مین یہی خیال کر رہا تھا کہ اب سامان کرکے چل دونگا اور سامان چلنے کا نہوا یہانتک کہ آپ روانہ ہوگئے ہر روز مجھے خیال یہی ہوتا تھا کہ اب چلکے مل جاؤنگا یہانتک کہ لشکر دور نکل گیا تو سوائے ضعفا کے یا ایسے اشخاص کے جو متہم بنفاق تھے اور کوئی نظر نہ آیا طبیعت سخت گھبرائی آپنے لشکر مین ایک دن میرا حال پوچھا ایک شخص نے کہا کہ اپنی کپڑونکی وضعداری دیکھنے مین رہگیا اور معاذ بن جبل[2] نے کہا کہ وہ ایسا نہین ہے اور میری تنا سے جبیں کی ایک دن گھر مین آیا میری بیبیون نے انگور کی ٹٹیون مین چھڑکاؤ کرکے میرے لیے دوپہر کے سونے کی جگہ بنائی تھی

تفسیر یعنی اصحاب مخلصین کا ... عبرا ... کے

[1] مرارہ بن الربیع ... در اینجا صحابی ... کرد ... شیخ البخاری ۱۲ منہ

[2] معاذ بن جبل ... شیخ عبد الحق ... ۱۲ منہ

مین نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو گرمی اور لو مین ہین اور مین ایسی جگہ سو رہون
مین وہان نہ سویا اور بڑی مشکل سے دن کٹتے تھے جب خبر آپکی معاودت کی سنی مین زیادہ
گھبرایا حیران تھا کہ کیسے منھ دکھاؤنگا یہانتک کہ آپ رونق افروز مدینے کی ہوئے دل مین
طرح طرح کے منصوبے آئے آخر یہی ٹھانی کہ سوا سچ کے نہ کہونگا حضور اقدس مین حاضر ہوا
آپنے پوچھا مین نے صاف صاف عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم مجھے کچھ عذر نہ تھا مین بیمار
تھا نہ بیمقدور مگر رہگیا ساتھ حضور کے نہ گیا آپنے کہا تم ٹھہرو دیکھا کہ خدا تعالی تمھاری بابت
حکم فرمادے کیا جائیگا مین وہان سے رخصت ہو آیا اور منافقین نے جھوٹے عذر و حیلے
کیے انسے آپنے کچھ نہ کہا لوگون نے کہا مجھے ملامت کی اور کہا کہ اگر تم بھی کوئی عذر بنا کر کہدیتے
آپ آنحضرت صلعم تمھارا عذر سن لیتے دیکھو جنھون نے عذر کیا سب کا عذر سن لیا یہانتک
مجھے بہکایا کہ باعث ہوئے اس بات کے مین حضور اقدس مین حاضر ہو کے پہلی بات کو بدلون
اور کوئی جھوٹا عذر بیان کرون پھر مین نے پوچھا کہ اور کسی کا بھی میرا سا حال ہوا ہے ان دونون
صحابیون بدریون کا نام لوگون نے لیا مین نے کہا وہ دونون آدمی اچھے ہین مین انھین کا
ساتھی ہون جو ہونا ہو سو ہو مین اب بات نہ بدلونگا آپنے فرمایا کہ ان تینون آدمیون سے
کوئی کلام نکرے سب نے بولنا مجھسے چھوڑ دیا دونون ساتھی میرے تو گھر مین بیٹھ رہے نکلنے
پیٹھنے نہ تھے مین جوان آدمی تھا مکان سے نکلتا اور مسجد شریف مین جاکے آپکے ساتھ
نماز پڑھتا اور سلام کرتا آپ جواب جلا کے تو نہین دیتے تھے معلوم نہین آہستہ بھی جواب
دیتے تھے یا نہین مین لبہاے مبارک کو بوقت سلام خیال کرتا آپنے ہلائے یا نہین
اور مین نماز آپ کے متصل پڑھتا اور چھپی نگاہ سے آپکی طرف دیکھتا سو جب مین نماز
کی طرف متوجہ ہوتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب مین آپ کی طرف دیکھتا آپ
منھ پھیر لیتے ایک دن مین بازار مین چلا جاتا تھا بادشاہ غسان کا بھیجا آدمی مجھے
تلاش کرتا تھا لوگون نے مجھے نشان دیا اسنے لا کے اُس بادشاہ کا خط مجھے دیا

[illegible]

اسمین لکھا تھا کہ مین نے سنا ہو کہ تمھارے صاحب تمھین علیحدہ کر دیا ہو اور تمسے ناخوش ہین
سو تم تو ایسے آدمی نہین ہو کہ کوئی تمسے ناخوش ہو اگر تم ہمارے پاس چلے آؤ تو تمھاری
بہت خاطر کرین اور تمھین بہت خوش رکھین خط پڑھکے مجھے بہت رنج ہوا اور مین نے
کہا الٰہی میری بیانتک نوبت پہونچی کہ کافر مجھے بلاتا ہو اور میرے ایمان مین طمع رکھتا ہو
اور مین نے تنور مین اس خط کو ڈالدیا اور کچھ جواب خط کا نہ لکھا سبحان اللہ کیا ایمان
کامل صحابہ رضی اللہ عنہم کا تھا کہ حالت رنج و تکلیف مین بھی خوب ثابت قدم رہتے تھے
حضرت کعب کہتے ہین کہ پھر آپ کا حکم پہونچا کہ ہم تینون آدمیون مین سے زوجہ کسی کے
پاس نرہے مین نے یہ سنکے کہا کہ حکم ہو تو طلاق دیدون بیان ہوا کہ صرف علیحدہ رہنا
منظور ہو طلاق کا حکم نہین مین نے اپنی زوجہ کو اُسکے گھر رخصت کر دیا میرے ایک ساتھی
یعنی ہلال بن امیہ کے لیے اُنکی زوجہ نے بیرانہ سالی اور ہونے تکلیف کا بسبب نہونے کسی
ایسے شخص کے جو کام کر سکتے عذر پیش کرکے اجازت اس بات کی لے لی کہ اُنکی زوجہ اُنکے
ساتھ رہے مگر مباشرت نکرین مجھسے لوگون نے کہا کہ تم بھی کچھ عذر پیش کرکے اپنی زوجہ کے
لیے اجازت لے لو مین نے کہا مین جوان ہون مین عذر پیش نکرونگا پچاس دن ویسی ہی
حالت مین گذرے اور حقیقت مین جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہو ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ
بِمَا رَحُبَتْ تنگ ہو گئی زمین اُنپر باوجود فراخیہا ویسا ہی ہمارا حال تھا کہ یکبارگی صبح کے وقت
ایک پہاڑی سے پکار کے ایک شخص نے کہا بشارت ہو تمھین کعب بن مالک تمھاری توبہ
قبول ہوئی مین نے اسیوقت سجدۂ شکر کیا اور حضور اقدس مین جا کے حاضر ہوا مجلس مین سے
مہاجرین مین سے طلحہ رضی اللہ عنہ نے اُٹھکر میری تہنیت کی اور مجھسے مصافحہ کیا
یہ احسان طلحہ کا مین کبھی نہین بھولتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مین نے دیکھا چہرہ مبارک
خوشی سے درخشان تھا جیسے چاند کا ٹکڑا اور آپنے فرمایا کہ بشارت ہو تجھے ایسے دن کی
جو بہت بہتر ہو ان سب دنون مین جب سے تیری ماں تجھے جنی ہو مین نے کہا کہ اس خوشی کے شکرانے مین

جی مین آتا ہی کہ سارا مال اپنا خیرات کر دون آپنے سارے مال کے دے ڈالنے سے منع فرمایا کہ کچھ اپنا مال اپنے پاس بھی رہنے دو اور منافقین حیلہ بنانے والون کو خدا تعالے نے نصیحت کیا سورہ برأت مین انکی مذمت اور جہنمی ہونے کی آیتین بھیجین اور ہمارے لیے بعد ذکر قبول توبہ کے فرمایا یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ۵ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ہو تم ساتھ سچونکے یعنی صادقین فرمایا حضرت کعب کہتے ہین کہ تب خوبی سچ کی اور بھی میرے دل مین راسخ ہو گئی اور ہمیشہ سچ کا مجھے خیال رہتا ہی کہ سچ نے مجھے بچایا اور جھوٹ فضیحت ہو کے جہنمی ٹھہرے

فصل ستائیسوین فرضیت حج اور امیر الحاج ہونے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیان مین

نوین سال ہجرت سے حج فرض ہوا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب شغل تعلیم و ہدایت و تو دکے اور امر غزوات کے تشریف نہ لیجا سکے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنی امیر الحاج مقرر کرکے مکے کو روانہ کیا کہ لوگونکو حج موافق شرائع اسلام کے کرا دین اور سورہ برأت واسطے منانے احکام نقض عہد کے انکے ساتھ کر دی جب وہ روانہ ہوئے تب آپنے فرمایا کہ معاملہ نقض عہد کا اظہار زبانی کسی شخص کے اہل بیت سے چاہیے کہ عرب کے لوگ ایسے امور مین اقارب کی ہی بات قبول کرتے ہین تب آپنے حضرت علی کو اپنی ناقہ عضباء پر سوار کرکے پیچھے ابو بکر صدیق کے روانہ کیا کہ سورہ برأت موسم حج مین تم جاکے مناؤ ابو بکر صدیق نے آواز ناقے کی سنکے گمان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ٹھہر کے دیکھا تو حضرت علی ہین پوچھا امیرًا او مامورًا یعنی امیر ہو کے آئے ہو یا تابع ہو کے حضرت علی نے کہا مامور یعنی تابع ہو کے اور بیان کیا کہ صرف سورہ برأت سنانے کو آیا ہون بعد ازین حضرت ابو بکر صدیق نے حج لوگون سے کرایا اور خطبہائے موسم حج پڑھے اور حضرت علی نے سورہ برأت کو سنایا اور مضمون اسکا آواز بلند پکارا اور ندا کروایا حضرت ابو بکر نے انکی مدد کے لیے کچھ لوگ مقرر کر دیے باری باری سے پکارتے منادی مین یہ بات تھی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نکرے اور

طواف خانہ کعبہ کو ئی ننگا نکرے اور جنت مین سوا مسلمان کو ئی نجائے گا اور کافرین
جنسے عہد میعادی باندھا ہی وہ میعاد پوری کرکے اور جسکا عہد بے میعاد ہی یا مطلق عہد
نہین اُسے چار مہینے کی امان ہے بعد ازین اگر مسلمان نہوگا قتل ہوگا

فصل اٹھائیسوین مباہلے کے بیان مین

عرب مین نصاریٰ کا ایک قبیلہ تھا بنی نجران جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھین نامہ
لکھا تھا اور اسلام کی طرف دعوت کی تھی اُنھون نے چودہ آدمی اپنی قوم مین سے منتخب کرکے
حضور اقدس مین بھیجے پہلے دن لباس ریشمین اور انگوٹھیان سونے کی پہنکے حضور اقدس مین
حاضر ہوئے آپنے اُنکے سلام کا اور کسی کے کلام کا کچھ جواب ندیا وہ حیران ہوئے دوسرے دن
بمشورہ حضرت عثمان اور عبد الرحمن بن عوف کے کہ اُنسے پہلے ملاقات رکھتے تھے حسب رائے
حضرت علی کے کہ اُسوقت ان دونون صاحبونکے پاس تھے کپڑے ریشمین اور انگوٹھی سونے کی
اتارکے رہبان کے سے کپڑے سادے بے تکلف پہنکے گئے آپنے اُنکے سلام کا جواب دیا اور اُنسے
کلام فرمایا اور اسلام کی طرف دعوت کی اُنھون نے قبول نکیا اور بہت مباحثہ بیجا کیا اور حضرت
عیسیٰ کا حال پوچھا آپنے فرمایا کہ ٹھہرو اس شہر مین تمھین جواب ملیگا اللہ تعالیٰ نے یہ آیتین
نازل فرمائین اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ
فَیَکُوْنُ ○ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ ○ فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْہِ مِنْ بَعْدِ
مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ
وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ○ مثال عیسیٰ کا
نزدیک اللہ تعالیٰ کے مثل آدم کے ہی پیدا کیا اسے اللہ نے مٹی سے اور کہا ہو وہ ہوگئے حق تیرے
رب کی طرف سے ہی اسمین کچھ شک مت کر پھر جو کوئی جھگڑے تجھسے اس بات مین تو کہ آؤ
بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تم اپنے بیٹے اور ہم اپنی عورتین اور تم اپنی عورتین اور خود ہم بھی آوین
اور تم بھی خود آؤ پس کرین لعنت اللہ کی جھوٹون پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سنہ ۱۰ھ
سنہ بنی نجران خون چودہ
و چم ساکن درازا سمیلہ
و الف و نون نام قبیلہ
نصاریٰ ۱۲ منہ

آیتین سنا دین انھون نے مضمون آیت کا اقرار نہ کیا اور مباہلے کی بات مین کہا کہ کل ہم آکے اس باب مین کہینگے اپنے مکان پر جاکے انھون نے عاقب سے کہ انکا سردار تھا پوچھا اُسنے کہا کہ اے گروہ نصاریٰ تم خوب جانتے ہو کہ محمد پیغمبر برحق ہین اور جو پیغمبر سے مباہلہ کرتا ہی بیشک تباہ ہوجاتا ہی مباہلہ مت کرو مباہلہ اُسے کہتے ہین کہ دو شخص جو آپسمین نزاع رکھتے ہون یکجا ہوکے بمبالغہ تمام اللہ کی جناب مین دعا کرین کہ جو باطل پر ہو اُسپر خدا تیعالے کی لعنت نازل ہو اور خدا تیعالی اُسے تباہ کردے اور زیادہ مبالغے کی صورت مباہلے مین یہ ہی کہ طرفین اپنی اولاد کو اور عورتون کو محل مباہلہ مین حاضر کرین خدا تیعالی نے ایسے ہی مباہلے کا حکم دیا تھا دوسرے دن نصاریٰ حضور مین آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت علی و جناب حسنین و حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کو تشریف لائے اور اُنسے فرمایا کہ تم میری دعا کے ساتھ آمین کہو نصاریٰ پنج تن پاک کی صورت دیکھکے گھبرائے اور ابو الحارث بن علقمہ نے کہا کہ یہ ایسے لوگ نظر پڑتے ہین کہ اگر خدا تیعالی سے پہاڑ کے ٹل جانے کی دعا مانگین تو پہاڑ ٹلجاوے ہرگز اُنسے مباہلہ کرو اور مباہلہ نکیا اور اطاعت اختیار کی اور ہزار حلے ہرسال بطور پیشکش کے نذر قبول کرکے رخصت ہوگئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ مباہلہ کرتے تو سب بندر اور سور ہوجاتے اور یہ جنگل ان سب پر آگ برساتا اور ایک سال مین پردہ زمین پر نام و نشان نصاریٰ کا نرہتا سب تباہ ہوجاتے

فصل تیسوین حجۃ الوداع کے بیان مین

دسوین سال ہجرت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود حج کو تشریف لے گئے اس حج مین آپنے ایسی باتین فرمائین جیسے کوئی وداع کرتا ہو یعنی لوگونکو رخصت کرتا ہی لہذا حجۃ الوداع کہلایا جب کل عرب کو خبر ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لیے جاتے ہین ہر طرف سے لوگون نے حج کے لیے رخ کیا لاکھ آدمی سے زیادہ جمع ہوگئے تھے آپنے حج ادا فرمایا اور خطبون مین احکام حج کے اور بہی مواعظ و نصائح مفیدہ ارشاد فرمائے اور یہ بہی بعضے خطبون مین ارشاد فرمایا کہ شاید سال آیندہ مین تم مین نرہون مسلمانون کے

لفظ جان و مال اور ممانعت خونریزی کی بہت تاکید کی اور فرمایا کہ مرد اپنی جورو کا حق پہچانے
اور عورتون کے ساتھ سلوک اور احسان کرو اور خدا تعالی سے انکے معاملے مین ڈرو یعنی بیجا
تکلیف و رنج مت دو اور مردون کے لیے عورتون پر تاکید کی کہ اطاعت کرین اور مرد
بیگانہ کو گھر آنے ندین اور کتاب اللہ کے موافق عمل کرنے کی تاکید کی اور فرمایا کہ جو کتاب
اللہ کے احکام کو خوب مضبوط پکڑو گے گمراہ نہوگے بعد تمام کرنے خطبے کے آپنے فرمایا کہ قیامت
کے دن خداتعالی تمسے میرا حال پوچھیگا کہ کیا کیا معاملہ کیا اور کیسے رہے سو تم کیا کہوگے صحابہ نے
عرض کیا کہ ہم کہینگے کہ آپنے احکام الہی بخوبی پہونچائے اور نصیحت مین کمی نہی کی آپنے
آسمان کی طرف کلمے کی انگلی اٹھاکے تین بار فرمایا اَللّٰھُمَّ اَشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اَشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اَشْھَدْ
یا اللہ گواہ رہ اور فرمایا کہ تین چیزین سمجھونکو پاک صاف رکھتی ہین ایک اخلاص عمل مین یعنی عبادت
الہی محض خالص خدا کے لیے کرنا اور ہر کام کو دل سے بے ریا کے کرنا دوسرے مسلمانونکی جماعت
مین شریک رہنا تیسرے بھائی مسلمانونکی خیرخواہی پھر آپنے فرمایا کہ جو لوگ حاضر ہین غائبون کو
یہ سب باتین پہونچا دین حال حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن مین تھے وہ وہانسے بقصد حج روانہ
ہوئے اور انھون نے احرام اسطرح باندھا کہ جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام
باندھا ہو ویسا مین بھی احرام باندھتا ہون اسمین اختلاف ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے احرام افراد کا کیا تھا یا قران کا یا تمتع کا افراد اسے کہتے ہین کہ فقط حج یا عمرے
کے لیے احرام کرے اور قران اسے کہتے ہین کہ حج اور عمرے دونون کے لیے احرام ساتھ
باندھے اور تمتع اسے کہتے ہین کہ حج کے مہینون مین پہلے عمرہ بجا لاوے بعد اسکے حج کرے احرام
حج یا عمرے کی نیت باندھنے کو کہتے ہین کہ کپڑے بدل کے بے سیے کپڑے پہنے اور زبان سے بھی
کہے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ بِحَجَّۃٍ نرے حج مین اور لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ بِعُمْرَۃٍ نرے عمرے مین اور
لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ بِحَجَّۃٍ وَّعُمْرَۃٍ قران مین حضرت امام ابی حنیفہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے احرام قران کا باندھا تھا اور اسی لیے قران امام ابو حنیفہ کے نزدیک افضل ہے نسبت

بیان روانگی حضرت علی کا

بیان افراد و قران و تمتع

افراد اور تمتع کے امام نووی اور محققین شافعیہ نے اس مقام پر اس بات کو ترجیح دی ہو کہ احرام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قران تھا حال حضرت عائشہ رضی کو ایام حج مین حیض آگیا وہ روتی تھین آپنے پوچھا انھون نے بیان کیا آپنے کہا کہ حیض ایک امر ہو کہ خدا تعالےٰ نے آدم کی بیٹیون پر مقدر کر دیا ہو کچھ حرج نہین سوا ئے طواف کے اور سب ارکان حج کے بجالاؤ بعد حصول طہارت کے حیض سے طواف کر لیجیو ویسا ہی کیا حال بروز عرفہ کہ جمعہ تھا یہ آیت نازل ہوئی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط آج کامل کیا مین نے تمھارے لیے دین تمھارا اور پوری کی تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا تمھارے لیے دین اسلام کا مسلمانون کو بڑی خوشی ہوئی ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایسی آیت ہم مین اگر نازل ہوتی تو ہم لوگ روز نزول کو عید قرار دیتے حضرت عمر نے کہا مین خوب جانتا ہون جس دن یہ آیت نازل ہوئی عرفے کا دن کہ جمعہ تھا نازل ہوئی یعنی مسلمانون کی بھی اس دن عید ہوئی ہو جمعے کا دن بھی عید ہو اور عرفہ بھی عید ہو حال بعد فراغت ادائے حج کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو روانہ ہوئے راہ مین منزل غدیر خم مین خطبہ ولایت اور تاکید محبت کا واسطے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمایا غدیر کہتے ہین بڑے تالاب کو اور خم اس غدیر کا نام تھا سبب اس خطبے کا یہ ہوا کہ یمن مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو لوگ تھے اُنہین سے کچھ آدمیون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہت شکایت کی شکایت انکی بیجا تھی اور بسبب نافہمی کے اور ہر مسلمان کو ضرور ہو کہ حضرت علی سے محبت رکھے لہذا آپنے اس منزل مین خطبہ واسطے دفع شکایت اُن لوگونکے اور واجب کرنے محبت حضرت علی کے فرمایا پہلے آپنے سب لوگون سے کہا کہ کیا مین مسلمانون کے لیے واجب المحبۃ انکی جانون سے زیادہ نہین ہون سب نے عرض کیا کہ بیشک آپکی محبت اپنی جانون سے زیادہ واجب ہو پھر آپنے فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ مین جسکا مولی ہون علی اُسکے مولی ہین یعنی

جو مجھسے محبت رکھے علی سے بھی محبت رکھے یا اللہ دوست رکھ اُسے جو علی سے دوستی رکھے اور دشمنی رکھ اُس سے جو علی سے دشمنی رکھے حضرت عمر نے بعد سماعت اس خطبے کی حضرت علی کو مبارکبادی اور کہا آپ تو مولی ہر مومن او مومنہ کی ہو گئے بعد ازین آپ بطی منازل مدینے مین پہونچکر کار ہدایت وارشاد خلق وعبادت الٰہی مین مشغول ہوئے لیکن اکثر قرب زمانہ اجل ور کلمات وداع کے فرماتے

فصل تیسوین وفات شریف کے بیان مین

وفات شریف کا بیان

بار یک بینان صحابہ نزول آیۃ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کو قرب زمان قیامت نشان وفات سمجھ گئے تھے اسلیے کہ پیغمبر کا دنیا مین رہنا واسطے اکمال دین کے ہے جب دین کامل ہوگیا تب پیغمبر کو لاحق ملاء اعلی ہونا چاہیے اور انھین دنون سورۂ نصر نازل ہوئی اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ آخر تک یعنی جب اللہ تعالی کی مدد نازل ہوئی اور مکہ فتح ہوگیا اور لوگ دین مین فوج فوج ہونے لگے تو تم اللہ کی تسبیح وحمد واستغفار مین مشغول ہو اس سے بھی علماے صحابہ قرب اجل سمجھ گئے بظاہر یہ آیتین خوشی کی تھین مگر اس جہت سے سبب رنج عظیم ہوئین حال صحیح بخاری مین باب الخوخہ والممر فی المسجد مین ہے کہ ایک بار آپنے خطبے مین ارشاد فرمایا کہ ایک بندے کو اختیار دیا گیا اس بات کا کہ چاہے دنیا کے ناز ونعمت جو چاہے اُسے ملے یا اُس چیز کو جو خدا تعالی کے پاس ہے اختیار کرے اُسنے دنیا کو اختیار نہ کیا جناب قدس الٰہی مین جو ہے یعنی آخرت کو اختیار کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ سنکے رونے لگے اور کہنے لگے کہ آپ پر ہمارے ماں باپ فدا ہون راوی کہتے ہین کہ ہم لوگ متحیر ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے کا حال بیان کرتے ہین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کیون روتے ہین اور کیون ماں باپ کو قربان کرتے ہین پھر معلوم ہوا کہ اس بندے سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب مین زیادہ سمجھوال تھے کہ آپ کا مطلب سمجھ گئے اور آپنے فرمایا کہ اے ابو بکر مت روؤ اور سب آدمیون مین سے مجھپر احسان

ابو بکر کا مال دینے مین اور رفاقت کرنے مین زیادہ ہو اور اگر مین کسی کو خلیل یعنی دوست جانی بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن وہ اسلام کے بھائی اور دوست ہین اور مسجد مین کسی کا دروازہ سوا ابو بکر کے نرہے حال مشکوہ شریف مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ ایک بار حضرت فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئین آپنے اُنسے کان مین کچھ باتین کین وہ خوب روئین پھر آپنے اور باتین کان مین کین وہ ہنسنے لگین مینے بی بی فاطمہؓ سے حال سرگوشیون کا پوچھا اُنھون نے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نکرونگی بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مین نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پھر پوچھا اُنھون نے کہا مضائقہ نہین اب بتاتی ہون پہلی سرگوشی مین آپنے یہ بات کہی تھی کہ ہر سال جبرئیل مجھسے رمضان مین ایکبار قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے اسسال دوبارہ دور کیا اس سے مین جانتا ہون کہ میری اجل قریب ہو سو تم خدا سے ڈرتی رہو اور صبر کرو مین اچھا بزرگ تمھارا تمسے پہلے جاتا ہون اُسپر مین روئی پھر آپنے میرے کان مین یہ بات کہی کہ اہل بیت مین سب سے پہلے تم مجھسے ملوگی یعنی تمھاری وفات بعد میری وفات کے جلد ہوگی سب اہلبیت سے پہلے تب مین خوش ہوکے ہنسی ف یہ پیشین گوئی آپ کی صادق ہوئی کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا سب سے پہلے انتقال ہوا اور بہت جلد یعنی بعد چھ مہینے کے آپ سے جا ملین حال مشکوۃ شریف مین حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے میرا سر دکھتا تھا مین نے کہا وا راساہ ہاے میرا سر دکھتا ہو آپنے فرمایا کہ میرا سر دکھتا ہو اور جو میرے سامنے تمھاری وفات ہو تو مین اچھی طرح تمھاری تجہیز و تکفین کرون نماز جنازے کی پڑھون مین نے کہا گویا آپ یہی چاہتے ہین کہ مین مرجاؤن اور آپ بیشک اور بی بی کو لیکے اُسی دن میری جگہ سو دینگے ازواج مطہرات براہ ظرافت ایسی باتین کہ گذرا کرتی تھین محبت سے وہ عتاب نہین ہوتی تھین آپنے تبسم فرمایا اور بھی مشکوۃ مین ہو کہ آپنے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ وہ لقمہ جو مین نے خیبر مین کھایا اسکی تکلیف مین ہمیشہ پاتا ہون یہان تک

رجب

کہ اب میری رگ جان بسبب ہر کے کٹ گئی مراد اس لقمہ سے لقمہ گوشت زہر آلود ہی کہ ایک یہودیہ نے بکری کے دست کی گوشت کو زہر آلود کرکے آپکے کھانے کو بھیجا تھا اور آپنے اسمین سے ایک لقمہ منھہ مین لے لیا تھا اور آپ کو سر درد اور بخار شدید عارض ہوا کہ وہی مرض موت ہوا نکتہ اثر زہر سے مرض موت کا ہونا اسلیے ہوا کہ آپکی وفات بطور شہادت ہو ابوبکر صدیق کی بھی موت اثر زہر سانپ سے جسنے غار مین کاٹا تھا ہوئی چنانچہ مشکوۃ شریف مین بروایت حضرت عمرؓ ہے جب ظاہر شاہ عبدالعزیز صاحب کی تقریر سر الشہادتین پر اعتراض ہوتا ہے انھون نے لکھا ہے کہ کمال شہادت بذات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہین ہوا اسلیے کہ اگر شہادت جہریہ حاصل ہوتی تو اسلام مین بڑا فتور پڑتا اور اگر شہادت سریہ حاصل ہوتی تو شہادت کاملہ نہوتی اسلیے کہ کمال شہادت یہ ہے کہ آدمی مسافرت مین قتل کیا جاوے اور اُسکے گھوڑے کی کوچین کاٹی جاوین اور اور مصیبت کی باتین لکھی ہین بعد ازین انھون نے لکھا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے ذات حسین رضی اللہ عنہما کو بجاے ذات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرار دیکے کمال شہادتین کا بذریعہ انکے آپ کو عنایت فرمایا انتہی سو اعتراض یہ وارد ہوتا ہے کہ حدیث مذکور الصدر سے حصول شہادت سریہ کا آپکو بذات خود متحقق ہوتا ہے اور امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علمانے تصریح کی ہے کہ آپکی موت بشہادت بسبب اثر زہر کے ہوئی جواب شاہ عبدالعزیز صاحب کی طرف سے یہ ہوسکتا ہے کہ مقصود شاہ عبدالعزیز صاحب کا یہ ہے کہ شہادت سریہ علی وجہ الکمال آپکو بذریعہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے حاصل ہوئی اسلیے کہ کمال شہادت یہ ہے کہ تاخیر نہو لہذا ارتثاث یعنی یہ کہ بعد زخمی ہونے کے تاخیر کرکے کچھہ دوا غذا کھاکے زخمی مرے موجب نقصان شہادت کا شمار کیا جاتا ہے پس اصل شہادت تو آپ کو حاصل ہوئی لیکن شہادت کاملہ جیساکہ مقتضی آپکے منصب عالی کا تھا بوساطت حضرت حسنین کے حاصل ہوئی سریہ کاملہ بسبب حضرت امام حسنؓ کے کہ صدمہ زہر سے بے امتداد مدت شہید ہوگئے اور

توجیہ کلام شاہ عبدالعزیز صاحب دربارہ شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کئی برس کے بعد آپنے وفات پائی اور زہر یہ کا لہ سبب بالمسین
کے پس آپ کی شہادت شہادات جملہ انبیا و شہداے کامل تر ہوئی اور تقریر شاہ عبدالعزیز
صاحب کی صحیح ہے حال روز بروز بخار کی اور مرض کی زیادتی ہوئی یہان تک کہ آپ
مسجد مین امامت کی لیے نہ جاسکے آپنے ارشا کیا کہ ابو بکرؓ سے کہدو کہ امام ہون حضرت
عائشہ کہتی ہین مین نے یہ خیال کیا کہ جو شخص آپ کی جگہ امام ہوگا پھر آپ کی وفات ہوگی
تو لوگ اُسے منحوس سمجھینگے اور اسیلیے مین نے عرض کیا کہ ابو بکر صدیقؓ نرم دل ہین جب آپ کو
انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خالی دیکھکر بیتاب ہوجائینگے اور مارے رقت کے نماز
نہ پڑھا سکینگے آپ نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہدو نماز پڑھاوین پھر مین نے حفصہ سے کہا
کہ تم عمر کے لیے اجازت لے لو انھون نے اس بات کے لیے عرض کیا آپ بہت ناخوش
ہوئے اور فرمایا کہ ابو بکر کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امام ہونا ہرگز نچاہیے اور بعضی روایت
مین ہو کہ ایک بار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت خبر ہونچانے موذن کے کہ
جماعت تیار ہی عبداللہ بن زمعہؓ سے فرمایا کہ لوگون سے کہدو کہ نماز پڑھ لین عبداللہ نے
ابو بکر صدیق کو نپایا حضرت عمر سے واسطے امامت کے کہدیا اُنھون نے مسجد شریف مین
نماز پڑھانی شروع کردی آپنے آواز حضرت عمر کی سنی اور فرمایا کہ کیا یہ آواز عمر کی نہین ہی
لوگون نے عرض کیا کہ عمرؓ کی ہی آواز ہی آپنے بتاکید فرمایا کہ سوا ابو بکر کے اور
خدا کو اور مسلمانون کو سوا ابو بکرؓ کے اور کی امامت منظور نہین حال ابو بکر صدیق نماز
پڑھانے کو کھڑے ہوئے جمال جہان آرا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اس مقام پر نہ دیکھا
شدت رنج سے بیتاب ہوگئے اور رقت ایسی غالب ہوئی کہ سب اہل مسجد رونے لگے اور
مسجد مین غل مچا بیت در نماز م خم ابروے تو نا یاد آمد حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد
شمع شریف تک وہ غل ہونچا آپنے پوچھا کیا ہی حضرت فاطمہؓ نے حال عرض کیا آپ مسجد
شریف مین تشریف لیگئے اور نماز پڑھی اور لوگون کو تسلی دی فرمایا کہ اے مسلمانون

تمہین خدا کے سپرد کیا خدا سے ڈرتے رہو اور اطاعت خدا تعالیٰ کی کرتے رہو اور اب مین دنیا کو
چھوڑتا ہون اور ایام مرض مین کبھی غمگین امت کو این کلمات تسلی دی اور سمجھایا کہ کوئی نبی
اپنی امت مین ہمیشہ نہین رہا اور آپنے یہ بھی فرمایا کہ خوش قسمتی امت کی ہے کہ انکا پیغمبر انکے سامنے
انتقال کر جاوے اور جس امت سے خدا تعالیٰ ناخوش ہوتا ہے اسکے پیغمبر کو زندہ رکھتا ہے اور اسکے
سامنے امت کو ہلاک کرکے اسکی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے موافق روایات کتب حدیث کے
بعد از آنکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز مین حسب الحکم امامت شروع کی دو بار آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم بحالت نماز پڑھانے کے مسجد مین تشریف لے گئے ایکبار آپنے ابو بکر صدیق کے
پیچھے نماز پڑھی صف مین بیٹھکے چنانچہ صحیح ابن حبان مین ہے اور یہ آخر نماز آپکی تھی اور
ایک مرتبہ آپ کھڑے ہوتے ہی حضرت ابو بکر صدیق کے تشریف لیگئے ابو بکر صدیق نے چاہا کہ
پیچھے ہٹین آپنے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہین اور آپ پاس ابو بکر صدیق کے جا بیٹھے اور امام
ہوئے اور ابو بکر صدیق داہنی طرف آپکے کھڑے ہوئے لوگ ابو بکر صدیق کی نماز کو دیکھکے نماز
پڑھتے تھے اور ابو بکر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز سے یعنی امام آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تھے اور ابو بکر صدیق بطور مکبر کے تھے کہ امام کے ارکان سے لوگون کو مطلع کرتے تھے
اور یہ روایت صحیحین مین ہے اور ایک مرتبہ آپ بروز وفات یعنی صبح دوشنبے کو حجرے کے
دروازے تک تشریف لائے اور پردہ اٹھاکر کیفیت جماعت کی ملاحظہ فرمائی اور لوگون کو
نماز جماعت پر قائم دیکھکر خوش ہوئے ابو بکر صدیق نے اسوقت پیچھے ہٹنا چاہا تھا آپنے اشارہ
فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اور آپ مسجد شریف مین تشریف نہین لائے ف حضرت ابن عباس سے
روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے آدمیون مین سے دو شخص کے پیچھے
نماز پڑھی ایک حضرت ابو بکر صدیق اور دوسرے عبد الرحمن بن عوف کے ایک سفر مین چنانچہ
ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قضاے
حاجت سے تشریف لانے مین دیر ہوئی صحابہ نے عبد الرحمن بن عوف کو امام کرکے نماز شروع

کردی ایک رکعت پڑہ چکے تھے کہ آپ تشریف لائے عبدالرحمن بن عوف نے پیچھے ہٹنا چاہا آپنے
فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اور آپنے ایک رکعت اُنکے پیچھے پڑھکر ایک رکعت باقی اُٹھکر پڑھ لی اور ایکبار
حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے اور نماز پڑھی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محلہ قبا مین واسطے رفع کسی
نزاع کے جو درمیان بنی عمرو بن عوف کے تھا تشریف لیگئے تھے آپکو دیر ہوئی صحابہ نے حضرت ابوبکر کو
امام کرکے نماز شروع کردی اتنے مین آپ تشریف لائے ابوبکر صدیقؓ نے پیچھے ہٹنا چاہا آپنے اشارہ کیا
کہ اپنی جگہ پر رہو اور سب نماز ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے پڑھی حال اسامہ بن زید کو اپنے واسطے انتقام
لینے خون زید بن حارثہ والد اُنکے کی ایک لشکر پر سردار مقرر کیا اور آپنے دست مبارک سے لوا اُنکو لپیٹ
باندھ دی اور حکم فرمایا کہ شہر ابنی کے حاکم پر لشکر لیجاوین اُس کافر سے جسکی لڑائی مین زید بن حارثہ
اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ شہید ہوئے تھے انتقام لو اُسی مین حضرت ابوبکر صدیق
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اس لشکر مین تعینات فرمایا حضرت اسامہ کے امیر کرنے مین
یہ سر تھا کہ اُنکے باپ کا انتقام کے لیے یہ لشکر کشی تھی اُنکا جی خوش ہوا اور حضرت شیخین رضی اللہ
عنہما کے متعین کرنے مین یہ سر تھا کہ اُنکی عظمت سب اصحاب کے دل مین جمی ہوئی تھی اُنکو اُس
لشکر مین دیکھ کے اور اصحاب لشکر کو عار نہو کہ ہم عمر مولی کے بیٹے کو ہم پر امیر کیون بسبب
بیماری آپکے لشکر کی روانگی ملتوی رہی اور ابوبکر صدیقؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس تعیناتی سے علیحدہ کرکے حضوری خدمت یعنی امامت مسجد شریف پر مامور کیا سنیچر کے دن
دو روز وفات سے پہلے آپکو افاقہ ہو گیا تھا اسامہ رضی اللہ عنہ اور لشکر کے لوگ آپ سے رخصت
ہو کے لشکرگاہ مین جا کے باہر مدینے کے ٹھہرے یکشنبے کو مرض کی زیادتی کی خبر سنکر اسامہ پھر گئے
دوشنبے کی صبح کو کہ آپکو تخفیف ہو گئی اسامہ پھر آپ سے رخصت ہو کے لشکر کو گئے اور روانہ ہوتے
تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت نزع طاری ہوئی ام ایمن والدہ حضرت اسامہؓ نے
یہ حال اُنھین کہلا بھیجا وہ پھر آئے اور بریدہ بن الحصیب اسلمی نے کہ علم بردار اس لشکر کے تھے
علم کو لا کے در مسجد شریف پر کھڑا کر دیا بعد ازین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُس لشکر کو روانہ

کر دیا مگر حضرت عمر کو باجازت حضرت صحابہ کے واسطے مشورے امور خلافت کے رکھ لیا حال
صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام مرض موت مین حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم اپنے باپ ابو بکر اور بھائی عبد الرحمن کو بلا بھیجو مین ابو بکر کے لیے
عہد خلافت کر دون کہین کوئی اور کہنے والا نہ کہے کہ مین خلافت کے لیے اولی ہون پھر آپنے کہا
کچھ ضرورت نہین خدا تعالی اور مومنین خود سوا ابو بکر صدیق کے اور کسی کو خلیفہ نکرینگے صحیح مسلم مین
بتصریح یہ لفظ مذکور ہی کہ مین عہد نامہ خلافت ابو بکر کے لیے لکھدون چونکہ محدثین کا دستور ہی کہ جو لفظ
مطلب مین صریح ہوتا ہی اور مفید تر وہی ذکر کرتے ہین اور جس کتاب کی لفظ کو ذکر کرتے ہین حدیث
کی اسی کی طرف نسبت کرتے ہین اگرچہ مضمون اس حدیث کا اس کتاب سے اعلی رتبہ کتاب مین
واقع ہوا ہی سبب ہی مشکوۃ شریف اور صواعق محرقہ مین کہ لفظ کتابت مذکور ہی حدیث کو صرف
مسلم کی طرف نسبت کیا ہی حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس اللہ سرہ العزیز نے اثنا عشریہ
مین بھی صرف اسی وجہ سے حدیث کی طرف مسلم کے نسبت کی ہی رام پور کے جو بعض علما نے شاہ عبد العزیز
صاحب پر یہ اعتراض کیا ہی کہ حدیث بخاری مین بھی موجود ہی صرف مسلم کیطرف نسبت بیجا ہی
سو یہ اعتراض بسبب ناواقفی کے قاعدہ محدثین سے ہی حال ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
کہ پنجشنبے کے روز یعنی روز وفات سے چار دن پہلے آپنے فرمایا کہ قلم دوات کاغذ لاؤ مین ایسی باتین لکھدون
کہ تمسے خطا اور بے تدبیری واقع نہو حاضرین خوب سمجھے نہین بیماری کا آپ پر بہت غلبہ تھا اور
آواز بھی آپکی پڑ گئی تھی لہذا حاضرین مین اختلاف ہوا بعضون نے کہا لے آؤ اور بعضون نے بنظر عدم
تکلیف وہی کے کہا مت لاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
بیماری کا غلبہ ہی اور کتاب اللہ ہمین کافی ہی یعنی ایسے وقت تکلیف مین آپکو محنت کرنا کچھ ضرور نہین
بسبب اختلاف کے آواز بلند ہوئی اور بعضون نے کہا پھر پوچھ دیکھو پھر پوچھنے لگے آپ تنگ ہو کے فرمایا کہ
میرے پاس سے اٹھ جاؤ اور پھر آپنے قلم دوات لانے کو نفرمایا اور تین باتین متعلق تدبیرات ملکی فرما دین کہ
انمین سے ایک یہ ہی اجیزوا الوفود بما کنت اجیزہم یعنی انعام دیتے رہو وفود کو یعنی ان لوگون کو جو قبائل عرب سے واسطے

ارادہ فرمانا آنحضرت صلعم کا واسطے لکھنے عہد خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ۱۲۵

ملاقات اور سیکھنے امور دین کے مدینے مین آتے ہین اور دوسری بات یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب
سے نکال دو اور تیسری بات راوی بھول گیا شاہ عبدالعزیز صاحب نے لکھا ہو وہ حکم سامان
کردیے اور روانہ کردینے لشکر اسامہ کا تھا کہ آپنے مرض مرت مین بھی حکم اسکی روانگی کا دیا تھا
ف اس قصے کو شیعہ قصہ قرطاس کہتے ہین اور اس گمان سے کہ باب خلافت مین لکھنا آپکو
منظور تھا حضرت عمر کے بول اُٹھنے سے وہ بات جاتی رہی اس قصے کو عمدہ مطاعن حضرت عمر
رضی اللہ عنہ سے شمار کیا ہو اور بنظر واقع کے جس طرح قصہ ہو اُسمین کچھ طعن نہین خلافت کے
باب مین لکھنا منظور ہی نہ تھا پہلے ابوبکر صدیق کے لیے آپنے جو لکھنا چاہا تھا اسکو موقوف
رکھا کچھ امور تدبیرات کے ارشاد کرتے تھے سو زبانی ارشاد کر دیے اور اگر لکھنے کی ضرورت
ہوتی تو آپ لکھنے کو موقوف نفرماتے فرض امر کسی کے روکنے سے رک نہین سکتا بلکہ جب
حضرت عمر کی عرض کے موافق آپ لکھنے سے باز رہے معلوم ہوا کہ راے حضرت عمر کی اس معاملے
مین بھی مثل معاملہ حجاب و اذان و دیگر امور موافقات وحی کے مقبول ہوتی تحفہ اثنا
عشریہ مین طعن و جواب طعن بتفصیل تمام مذکور ہو حال ازواج مطہرات سے کسی نے کہا
کہ آپ کو مرض ذات الجنب ہو ذات الجنب ایک پسلی کی بیماری ہوتی ہو سو بمشورہ حضرت
ام سلمہ و اسما بنت عمیس کے کہ حبشے مین ذات الجنب کا علاج لدود دیکھ آئی تھین آپکے
لیے لدود[1] تجویز کیا لدود کہتے ہین دوا کو کہ بیمار کے منھ مین ایک ہی جانب سے ڈالی جاوے
سو آپکے منھ مین ڈالی بہتیرا آپ منع کرتے رہے اشارے سے کہ بسبب غلبہ مرض کے آپ
اُسوقت بول نہین سکتے تھے مگر نمانا اور وہ دوا دہان مبارک مین ڈال دی آپ کے
منع کرنے کو وہ لوگ یہ سمجھے کہ جیسے بیمار کڑوی یا بدمزہ دوا کھانے کو نہین چاہتا ہو اسی طرح
آپ بھی فرماتے ہین جب آپکو اُس حال سے افاقہ ہوا اور آپ کو معلوم ہوا کہ ذات الجنب تجویز
کرکے دوا آپکے منھ مین ڈالی تھی آپنے فرمایا کہ ذات الجنب شیطان کے اثر سے ہوتا ہو انبیا کو
ایسی بیماری نہین ہوسکتی پھر آپنے فرمایا جتنے آدمی گھر مین ہین سبکے منھ مین دوا اُسیطرح ڈالی جاوے

ف قصہ قرطاس

[1] لدود بفتح لام دوا کہ یکجانب دہان بیمار ریزند

سولے عباس رضی اللہ عنہ کے کہ وہ اس مشورے مین نہ تھے سو حسب الحکم سواے حضرت عباس
رضی اللہ عنہ کے سب کے منھ مین دوا اسی طرح ڈالی گئی حتی کہ حضرت میمونہ کے بھی باآنکہ وہ
روزہ دار تھین حال مرض موت مین آپکو معلوم ہوا کہ انصار اپنے حال مین ہراسان ہین آپنے
مسجد شریف مین تشریف لیجا کے خطبے مین انصار کی خاطرداری اور توقیر کی بہت تاکید فرمائی
حال حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل وفات تھوڑی
دیر پہلے عبدالرحمن بن ابی بکر آئے اُنکے پاس مسواک تھی آپنے اُسکی طرف دیکھا مجھے شوق آپکا
واسطے مسواک کے معلوم تھا مین سمجھی کہ آپ کا جی مسواک کرنے کو چاہتا ہے مین نے پوچھا
کہ آپ کے لیے لے لون آپنے اشارہ کیا کہ ہان لے لو مین نے مسواک عبدالرحمن سے لیکے
آپنے دانتون سے نرم کرکے دی کہ آپنے کی حضرت عائشہ فخریہ کہا کرتی تھین کہ اللہ تعالی نے
آخر عمر مین میرا آب دہن مبارک سے ملا دیا فـ یہان سے بہت خوبی مسواک کرنے کی
پائی جاتی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتے وقت بھی مسواک فرمائی اور
حدیثون مین بہت تاکید مسواک کرنے کی ہے حتی کہ آیا ہے رکعت مسواک سے ستر رکعت بے
مسواک کے برابر ہے اور ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے حسب تجربہ مشائخ یہ بات نقل
کی ہے کہ جو شخص التزام کرے مسواک کا توقع قوی ہے کہ مرتے وقت کلمہ شہادت اُسکی زبان پر
جاری ہوگا اور افیون کھانے والی کی زبان پر جاری نہوگا حال حضرت ام سلمہ اور ام حبیبہ نے
ایک کنیسے یعنی عبادت خانہ نصاری کا ذکر کیا اور اُسکی تصویرونکا حال بیان کیا آپنے فرمایا
کہ ان لوگونکی عادت تھی جب کوئی مرد صالح اُنمین مرجاتا اُسکی قبر پر مسجد بناتے اور تصویرین
بناتے اور بھی آپنے فرمایا ہے لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ
یعنی خدا لعنت کرے یہود و نصاری کو انھون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد کر لیا حال
بخاری مین ہے کہ حضرت عائشہ کہتی ہین کہ مین نے آپسے سنا تھا کہ پیغمبرونکو قبل موت اختیار
دیا جاتا ہے چاہین دنیا مین رہنا اختیار کرین چاہین ملاء اعلی مین جانا سو مین نے سنا آپکو

بیان خوبی مسواک اور فضائل بہت سے لازم مسواک کا

قبل وفات کہتے ہوئے اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی یعنی یا اللہ مجھے منظور ہوا ویر والے رفیقوں کے پاس
جانا تب مین سمجھی کہ آپکو اب ہمارے پاس رہنا منظور نہین حال قبل وفات کے آپنے یہ کلمہ فرمایا
اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی خوب محافظت کرو نماز کی اور لونڈی غلامون کی ف
کمال تاکید نماز کی محقق ہوتی ہے کہ بوقت وفات بھی آپنے اُسکی تاکید فرمائی اور بھی لونڈی غلامونکی
رعایت کی تاکید کی افسوس ہے کہ اب لوگ نماز مین بھی غفلت کرتے ہین بہتیرے نہین پڑھتے
اور بہتیرے پڑھنے والے رعایت امور ضروریہ نماز کی نہین کرتے بالخصوص رکوع کے بعد سیدھا کھڑا
ہونے اور درمیان دونون سجدون کے بیٹھنے کو اکثر ترک کرتے ہین اور اس سے نماز کا عدم وجود
برابر ہوجاتا ہے اور لونڈی غلامون پر بھی ظلم کرتے ہین چاہیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی تاکید پر خیال کرکے نماز کو خوب درست پڑھا کرین اور لونڈی غلامون کو بہت
محبت ورعایت سے رکھیں حال بقول مشہور بارھوین ربیع الاول دوشنبے کو دوپہر ڈھلے
آپنے وفات پائی نزع کی تکلیف آپکو بہت ہوئی آپ فرماتے تھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ
سَکَرَاتٍ رنگ مبارک کبھی سرخ ہوجاتا تھا کبھی زرد حضرت عائشہ کے سینے پر آپ تکیہ لگائے
تھے اسی حال مین روح مبارک آپکی قبض ہوئی یہ بات بھی حضرت عائشہ فخریہ کہا کرتی تھین
آپ کی وفات سے گویا قیامت قائم ہوئی اصحاب واہل بیت پر ایسا رنج ہوا کہ بیان مین نہین
آسکتا حضرت عثمان رض کو سکوت لاحق ہوا حضرت عمر کے ہوش جاتے رہے عقل کٹ گئی یہانتک
کہ وہ کہنے لگے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہین پائی جو کہیگا کہ آپکی وفات
ہوئی مین اُسے قتل کرونگا ابوبکر صدیق اور حضرت عباس رض سب اصحاب مین مستقل رہے وفات سے
پہلے کہ آپکو افاقہ ہوگیا تھا حضرت ابوبکر صدیق بھی آپسے اذن لیکے اپنی زوجہ بنت خارجہ کے پاس
سنح مین کہ ایک جگہ کنارے مدینے کی تھی چلے گئے تھے خبر وفات کی پاکے آگئے دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ
مدہوش تا نہ تلوار کھینچے کھڑے ہین اور لوگ اُنکے گرد ہین اور وہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا انتقال نہین ہوا اور آپکو خدا نے بلا لیا جیسے موسیٰ کو طور پر بلا لیا تھا آپ تشریف

لاکے منافقین کے ہاتھ پاؤن کٹوا دینگے منافقین نے خبر آپکے موت کی جو اڑائی ہے سب اسکی سزا پا دینگے
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے ہوئے کسی طرف متوجہ نہوئے اور حجرۂ حضرت عائشہ کو جہان آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے چلے گئے چہرۂ مبارک سے چادر اٹھاکے پیشانی مبارک کا بوسہ دیا اور روئے اور کہا
طِبتَ حَیًّا وَمَیِّتًا آپ پاکیزہ ہین حیات مین بھی اور بعد موت کے بھی اور آپ پر خدا تعالی دو موتین جمع
نکریگا جو موت آپکی مقدر تھی سو ہو چکی پھر باہر نکلے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انکے مقولے سے روکا
لوگ حضرت عمر کو چھوڑکے انکی طرف آئے انھون نے خطبہ پڑھا اور کہا مَن کَانَ یَعبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ
مُحَمَّدًا قَد مَاتَ وَمَن کَانَ یَعبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ اور یہ آیت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ
اِلَّا رَسُولٌ قَد خَلَت مِن قَبلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِن مَاتَ اَو قُتِلَ انقَلَبتُم عَلٰی اَعقَابِکُم
وَمَن یَنقَلِب عَلٰی عَقِبَیہِ فَلَن یَضُرَّ اللّٰہَ شَیئًا وَسَیَجزِی اللّٰہُ الشَّاکِرِینَ ۝ اس
خطبے کے سنتے ہی سبکو موت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یقین ہوا اور پردۂ غفلت کا
پردہ جس سے موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر تھے اٹھ گیا آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ
آج ہر ایک کی زبان پر جاری ہوئی حال حصن حصین مین ہے کہ ملائکہ نے صحابہ سے تعزیت کی
اور کہا اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَاءً مِن کُلِّ مُصِیبَۃٍ وَخَلَفًا مِن کُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰہِ فَثِقُوا وَاِیَّاہُ
فَارجُوا فَاِنَّمَا المَحرُومُ مَن حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
بیشک اللہ مین تسلی ہے ہر مصیبت کی اور بدلہ ہے ہر گئی ہوئی چیز کا پس اللہ ہی پر اعتماد کرو
اور اسی سے امید رکھو محروم وہی ہے جو ثواب سے محروم ہے اور سلام تم پر اور رحمت خدا تعالے
کی اور برکتین اسکی اور بھی حصن حصین مین ہے کہ ایک شخص کھچڑی داڑھی موٹا گورا وہان آیا اور
لوگونکو پھلانگ کے بھیتر پہونچا اور رویا اور صحابہ کی طرف منھ کرکے کہا اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَاءً مِن کُلِّ
مُصِیبَۃٍ وَعِوَضًا مِن کُلِّ فَائِتٍ وَخَلَفًا مِن کُلِّ ھَالِکٍ فَالَی اللّٰہِ اَنِیبُوا وَاِلَیہِ فَارغَبُوا
وَنَظَرُہٗ اِلَیکُم فِی البَلَاءِ فَاِنَّ المُصَابَ مَن لَم یُجبَر وہ شخص یہ کہکر چلا گیا لوگ اسے سمجھے
حضرت صدیق و مرتضی رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہ خضر تھے حال خبر پہونچی کہ انصار نے سقیفہ بنی ساعدہ

[illegible]

ذکر سقیفہ بنی ساعدہ

مین جمع ہوکے یہ تجویز کی ہے کہ سعد بن عبادہ کو امیر کرلین یہ خبر سنکے حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح ثقیفہ بنی ساعدہ کو گئے ثقیفہ کہتے ہین پٹے ہوئے مکان کو اور بنی ساعدہ ایک قبیلہ ہو انصار مین اس قبیلے مین ایک مکان بطور چوپال کے تھا وہ ثقیفہ بنی ساعدہ کہلاتا تھا وہان ہونچکر انصار سے اِس بات مین گفتگو کی حضرت عمرؓ کہتے ہین کہ مین نے اُسوقت ایک تقریر اپنے دل مین بنا رکھی تھی مین نے چاہا کہ مین کرون حضرت ابو بکرؓ نے روکا اور خود تقریر کی جو باتین مین نے سوچی تھین بہت خوبی سے ادا کین انصار کے فضائل اور مناقب بیان کیے اور انکے حقوق کو بھی تسلیم کیا اُنھون نے امارت کے باب مین جو دعوی کیا پہلے وہ کل امارت چاہتے تھے پھر اُنھون نے کہا کہ ایک امیر ہم مین رہے اور ایک امیر تم مین یعنی مہاجرین مین ابو بکر صدیقؓ نے یہ حدیث پڑھی اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَیْشٍ سردار اور بادشاہ قریش مین سے ہون انصار خاموش ہو رہے تب ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ ان دو آدمی عمرؓ اور ابو عبیدہؓ مین سے ایک کے ہاتھ پر بیعت کرو حضرت عمرؓ کہتے ہین کہ سب تقریر مین مجھے ایک یہی بات ناپسند ہوئی اور جو گردن میری ماری جاتی تو مجھے گوارا تھا بہ نسبت اس بات کے کہ مین امام ہون ایسی جماعت پر جنمین ابو بکرؓ ہون مین نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمھارے ہوتے کون امام ہوسکتا ہے ہاتھ دراز کرو اُنھون نے ہاتھ دراز کیا مین نے بیعت کی اور حضرت عبیدہؓ نے اور سب حاضرین نے بیعت کی صواعق محرقہ مین روایت معتبر لکھی ہے مسند امام احمد سے کہ بعد سمجھانے حضرت صدیق اکبرؓ کے سعد بن عبادہ بھی اُسیوقت سمجھ گئے اور خلافت صدیق اکبر کو انھون نے قبول کر لیا اور یہ جو مشہور ہے کہ سعد بن عبادہ نے ساری عمر بیعت نہین کی اور اس سبب سے مدینہ چھوڑ کے یمن کو چلے گئے معتبر نہین ہے حال آپنے وصیت فرمائی تھی کہ غسل مجھے میرے اہل بیت دین پہلے ایک آواز آئی کہ آپ کو غسل مت دو وہ خود پاک ہین کہنے والے کو تلاش کیا کوئی نہ پایا پھر ایک آواز آئی کہ غسل دو پہلا کہنے والا شیطان تھا اور مین حضرؑ ہون حضرت علی اور عباس نے غسل دیا اسمین اختلاف ہوا کہ برہنہ غسل دین یا کپڑون سمیت

پھر سب پر نیند غالب ہو گئی اور گوشۂ خانہ سے آواز آئی کہ کپڑون سمیت غسل دو حضرت ابوبکر
بھی وقت غسل کے حاضر ہوئے تھے انصار نے کہا ہم چاہتے ہین کہ اس شرف مین ہین بھی
کچھ نصیب ہووے حضرت ابو بکر نے ایک شخص انصار مین سے بھی تعینات کر دیا کہ پانی دینے
مین اور اسیطرح کے کامون مین مدد کرین حال حسب الحکم اقدس نماز کے لیے یہ ٹھہرا کہ بدفعات
جو لوگ آتے جاوین تنہا تنہا نماز پڑھتے جاوین منظور یہ تھا کہ اس شرف سے کوئی بے نصیب نہ ہے
اور یہ بات تو معلوم تھی کہ جسد اطہر انبیاے کرام مین بعد موت کے مطلقاً تغیر نہین آتا اس
سبب سے تاخیر دفن کا کچھ اندیشہ نہ کیا حسب الحکم عالی سب کو نماز سے شرفیات ہو لینے دیا
اگرچہ دفن مین تاخیر اتنی ہوئی کہ سہ شنبے کو بوقت سہ پہر یا شب چار شنبے کو آپ مدفون ہوئے
حال قبر کے باب مین یہ بات قرار پائی کہ جس جگہ آپکی روح قبض ہوئی وہی جگہ واسطے دفن کے
متعین ہو اسواسطے کہ حضرت صدیق و مرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حدیث روایت کی کہ نبی وہین مدفون ہوتے ہین جہان اُنکی روح قبض ہو اور مدینے مین دو شخص
قبر کھودتے تھے ایک ابو طلحہ کہ بغلی بناتے تھے اور ایک ابو عبیدہؓ بن الجراح کہ سیدھی کھودتے تھے
یہ قرار پایا کہ جو پہلے آوے وہ اپنا کام کرے بغلی کھودنے والے یعنی ابو طلحہ پہلے آئے سو قبر آپکی بغلی
کھودی گئی ایک غلام آزاد آپکے نے کہ شقران اُنکا نام تھا آپکے بچھانے کی کملی قبر مین آپکے تلے بچھادی
اور کہا کہ میرا دل نہین چاہتا کہ بعد آپکے کوئی اسپر بیٹھے اور حجرۂ شریفہ عائشہ رضی اللہ عنہا مین آپ
مدفون ہوئے ف علما نے لکھا ہے کہ متعدد نماز جنازے کی ہونا اور بے جماعت ہونا اور بھی گھر مین
مدفون ہونا خواص نبی کریم سے ہے حال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواب مین دیکھا تھا
کہ تین چاند اُنکے حجرے مین اتر ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اُنھون نے
تعبیر کہی کہ تمھارے حجرے مین تین شخص ایسے مدفون ہوونگے کہ بہترین اہل ارض ہونگے جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان مدفون ہوئے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت عائشہؓ سے
کہا کہ یہ ایک چاند تمھارے ہین اور دو چاند باقی حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے ایک قبر کی جگہ

بیان نماز جنازہ

ذکر شقران آزاد کردہ آنحضرت

حجرۂ شریفہ مین باقی ہے سو روایت ہے کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام وہان مدفون ہونگے

حال حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو ایسا رنج ہوا کہ بسبب غم کے جبتک جیتی رہین مطلق

نہ ہنسین اور چھ مہینے ہی بعد آپکی وفات کے زندہ رہین بعد دفن کے قبر شریف پر آئین اور صحابہ سے

کہا کہ تمھارے دل نے کیسے گوارا کیا کہ مٹی اپنے پیغمبر کے بدن پر ڈالی صحابہ نے کہا کہ ای بنت رسول اللہ خدا کے

حکم سے مجبوری ہے پھر حضرت فاطمہ نے تھوڑی سی مٹی قبر اطہر کی ہاتھ مین لیکر سونگھی اور یہ اشعار پڑھے نظم

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَا	اَنْ لَّا یَشَمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا
صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّہَا	صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

حال ایک اعرابی تین دن بعد دفن سے قبر شریف پر آیا اور اُسنے کہا کہ خدا تعالی نے

فرمایا ہے وَلَوْ اَنَّہُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ

لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ اور اگر وہ لوگ جب ظلم کرین اپنی جانون پر یعنی کوئی گناہ کرین

آوین تیرے پاس اور مغفرت مانگین خدا سے اور مغفرت مانگے انکے لیے رسول بیشک پاوین خدا تعالی کو

کو توبہ قبول کرنے والا مہربان سو مین نے ظلم کیا ہے اپنی جان پر یعنی گنہگار ہون حضور مین

آیا ہون کہ آپ میرے لیے استغفار کرین تا خدا تعالی مجھے بخش دے قبر شریف سے آواز آئی قَدْ غَفَرَ اللّٰہُ

لَکَ بیشک اللہ تعالی نے تجھے بخش دیا جذب القلوب مین ہے کہ اس حکایت کو سب علما نے مذاہب اربعہ

جنھون نے مناسک مین کتابین تصنیف کی ہین لائے ہین اور استحسان کیا ہے فائدہ عظیمہ زیارت

قبر شریف بڑے ثواب کی بات ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ

بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیٰوتِیْ جو کوئی حج کرے بعد اسکے میری قبر کی زیارت کرے میری

موت کے بعد گویا کہ اسنے زیارت کی میری حالت حیات مین اور حالت حیات کی زیارت

کے لیے آیا ہے لَا یَدْخُلُ النَّارَ مَنْ رَاٰنِیْ دوزخ مین نجائیگا جسنے مجھے دیکھا پس دونون حدیثون کو

ملانے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو کوئی زیارت قبر شریف کرے وہ دوزخ مین نجائیگا اور یہ لفظ

حدیث بھی یاد پڑتا ہے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے

معجزہ ۶۲

بیان فضیلت زیارت قبر شریف

اُسکے لیے میری شفاعت وجب ہوتی ساعت سے خلفت تک یہ عادت رہی ہے کہ جب حج کو جاتے
ہین اس سعادت کو بھی حاصل کرتے ہین خدا تعالی نے اپنے فضل عمیم سے بطفیل جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے اس گنہگار تباہ روزگار کو جلد یہ سعادت نصیب کرے آمین ثم آمین

باب سوم حلیہ شریفہ اور اخلاق کریمہ اور معجزات کے بیان مین

فصل اول حلیہ شریف کے بیان مین

قد مبارک

قد مبارک میانہ تھا نہ بہت لنبا نہ بہت ٹھنگنا فی الجملہ لنبائی سے قریب تھا اور جس
رنگ مبارک

مجمع مین آپ کھڑے ہوتے سب سے سربلند معلوم ہوتے رنگ مبارک سرخ وسپید تھا مگر
باتمکینی وملاحت بعضی روایات مین وارد ہے کہ حضرت عائشہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ زیادہ خوبصورت ہین یا یوسف علیہ السلام آپنے فرمایا اَنَا اَمْلَحُ وَاَخِی
نکتہ ملاحت رنگ مبارک

یُوْسُفُ اَصْبَحُ مین ملیح ہون یعنی گورا باتمکینی اور بھائی میرے یوسف خوب گورے تھے عرفا اہل نکات
نے لکھا ہے کہ آپکے بانمک ہونے مین یہ نکتہ تھا کہ نمک کی یہ خاصیت ہے کہ دوسرے کو آپ سا
کرلیتا ہے ع ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد ۔ اور بھی کھانے کو مزہ دار کردیتا ہے چونکہ
اللہ جل جلالہ کو منظور تھا کہ ایک عالم کو آپکی کیفیت سے مکیف کرے اور خلق کو آپکے سبب سے
بامذاق کردے اور ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہے لہذا رنگ مبارک مین ملاحت عنایت ہوئی
سر مبارک بڑا تھا موے مبارک خوب سیاہ تھے نرم تھوڑے پھرے ہوئے نہ بہت گھونگروالے نہ سیدھے
کھڑے کبھی دوش مبارک تک ہوتے کبھی نرمہ گوش تک اور بالون کے بیچ مین آپ فرق کیا
کرتے تھے جسے مانگ کہتے ہین اور گوش مبارک نہ بڑے تھے ایسے کہ بدنما ہون نہ چھوٹے
ابروے مبارک

پیشانی مبارک کشادہ تھی کھلی روشن ابروے مبارک باریک تھین کمان کی صورت ملی ہوئین
معلوم ہوتی تھین اور واقع مین ملی نہ تھین دونون کے بیچ مین کچھ فرق تھا درمیان دونون
چشمان مبارک

ابروؤنکے ایک رگ تھی کہ غصے کے وقت پھول جاتی تھی چشمان مبارک بڑی تھین اور سپیدی مین سرخی

ملی ہوئی تھی اور پتلیان خوب سیاہ تھین اور بغیر سرمہ لگائے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہے مژگان شریف بڑی تھین خوبصورت رخسار مبارک نرم تھے پر گوشت لیکن نہ پھولے ہوئے اور نہ دبے ہوئے بینی مبارک بلند تھی اور نورانی دہن مبارک بڑا تھا لیکن نہ بہت فراخ کہ بدنما ہو لبہائے مبارک بہت خوبصورت تھے دندان مبارک سفید و مجلی تھے بوقت نور آپکے دانتون سے نکلتا معلوم ہوتا تھا اور بوقت تبسم کے چمک مانند بجلی کے معلوم ہوتی تھی دندان مبارک مین کشادگی تھی آگے کے دانتون مین کھڑکی تھی چہرہ مبارک نہ لنبا تھا نہ ایسا گول کہ بدنما ہو مانند چودھوین رات کے چاند کے درخشان تھا بلکہ چودھوین رات کا چاند آپکے چہرے کی خوبی کو نہین پہونچتا تھا چنانچہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے چاندنی رات مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چہرے کو دیکھا سو مین چاند کی طرف دیکھتا تھا اور چہرۂ مبارک کی طرف دیکھتا تھا سو باللہ کہ چہرۂ مبارک چاند سے زیادہ اچھا تھا ریش مبارک بھری ہوئی تھی گھنے بال سینے کو پُر کرتے تھے گردن مبارک بہت خوبصورت تھی جیسے مورت کی گردن سانچے مین ڈھلی ہوئی ہے خوب صاف و شفاف دوش مبارک پر گوشت و خوبصورت اور دونون کندھون مین فرق تھا دست مبارک لنبے تھے جوڑ ہاتھونکا اور کندھونکا بڑے قوی اور مضبوط بلکہ سارے بدن کے جوڑ ایسے ہی تھے کف دست مبارک پر گوشت اور بہت کشادہ اور بہت نرم کہ کسی دیبا و حریر کی نرمی انکی نرمی کو نہین پہونچتی تھی بغلین آپکی سفید تھین خوشبو اُنسے آتی تھی اور بال اُنمین نہ تھے جیسا کہ قرطبی نے ذکر کیا ہے اور سینہ مبارک چوڑا تھا پشت مبارک گویا چاندی کی ڈھلی ہوئی تھی انگلیان دست مبارک کی لنبی اور خوشنما درمیان دونون کندھونکے مہر نبوت تھی اور وہ گوشت پارہ تھا ابھرا ہوا مانند بیضۂ کبوتر کے اور گرد اُسکے تل تھے اور بال چھوٹے چھوٹے اور یہ جو مشہور ہے کہ اسپر کلمۂ طیبہ لکھا ہوا تھا یا تَوَجَّهْ حَیْثُ شِئْتَ فَاِنَّكَ مَنْصُوْرٌ سو یہ بات محدثین کے نزدیک ثابت نہین چنانچہ ملا علی قاری نے شرح شمائل مین لکھا ہے ہاتھون پر اور کندھون پر اور سینے پر اور پنڈلیون پر آپکے بال تھے اور ایک خط باریک بالونکا

دندان مبارک

چہرہ مبارک

ریش مبارک

گردن مبارک

دوش مبارک

کف دست مبارک

بغلہائے مبارک

شکم مبارک

سینے سے تا ناف تھا بہت خوشنما اور سوا اسکے بدن مبارک پر بال نہ تھے شکم مبارک ایسا صاف
و شفاف و نرم تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا خوب سفید صاف و شفاف کاغذ کے تختے تہ کیے ہین
سینہ و شکم مبارک برابر تھا یعنی نہ شکم سینے سے اونچا تھا کہ توند ہو نہ پچا دبا ہوا کہ بدنما ہو ساق مبارک
ہموار و صاف و گول تھین فی الجملہ باریکی لئین تھی قدم مبارک کے کف پا پر گوشت تھے اور
بیچ سے خالی اور انگلیان پاے مبارک کی قوی و خوشنما اور انگوٹھے کی پاس کی انگلی انگوٹھے
سے بڑی تھی غرض کہ سب خوبی و لطافت جیسی کہ چاہیے بدن مبارک و ہر عضو مین تھی ایسی
کہ سب خوبصورتون پر ترجیح رکھتی تھی گویا سب کا حسن آپ مین جمع کر دیا تھا بیت خوبی و
شکل و شمائل حرکات و سکنات ؛ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ؛ پس پشت سے بھی آپکو
ویسا ہی نظر آتا تھا جیسا کہ سامنے سے اور سر اسکا یہ ہے کہ آپکا بدن نور تھا جیسے شمع کہ روشنی
اسکا ایک ہوتا ہے اور جو چیز اسکے مقابل ہو کسی طرف ہو روشن اور منکشف ہو جاتی ہے اور اس
سبب سے آپ کا سایہ نہ تھا اسلیے کہ جسم کثیف ظلمانی کا ہوتا ہے نہ لطیف نورانی کا مولوی
جامی رحمۃ اللہ علیہ نے آپکے سایے نہونے کا خوب نکتہ لکھا ہے اس قطعے مین قطعہ پیغمبر ما نداشت
سایہ تا شک بدن یقین نیفتد ؛ یعنی ہر کس کہ پیرو اوست ؛ پیدا است کہ بر زمین نیفتد
جسم مبارک سے خوشبو آتی تھی جو آپ سے مصافحہ کرتا تمام دن اسکے ہاتھ مین خوشبو آتی اور عرق
شریف ایسا خوشبودار تھا کہ بعضی بیبیون نے شیشے مین کر رکھا تھا دلھنون کے بجاے عطر لگا
دیتی تھین سب خوشبویون سے اسکی خوشبو غالب رہتی تھی جس کوچے مین آپ نکل جاتے اس سے
خوشبو آتی یہانتک کہ پھر جو وہان نکلتا خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپ ادھر سے تشریف
لیگئے ہین آپ جہان قضاے حاجت کو بیٹھتے وہانسے خوشبو آتی اور زمین آپکے فضلے کو چھپا لیتی
پیشاب مین آپکے قذارت اور بدبو نہ تھی رات مین ایکبار برتن مین آپنے پیشاب کیا تھا ام ایمن نے
دھوکے سے پی لیا مطلق نہ جانا کہ پیشاب ہے آپنے سنکے فرمایا کہ تیرا پیٹ کبھی نہ دکھیگا اللہ علما نے
لکھا ہے کہ بول و براز آپ کا نجس نہ تھا چنانچہ عینی شارح بخاری نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مذہب

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی ہے خوشبو آپکو دنیا کی چیزون مین بہت پسند تھی اسلیے کہ آپکی ہمنفس تھی
اور بھی دنیا کی چیزون مین آپکو عورتین بہت پسند تھین اور آپکو خدا تعالی نے چالیس مردونکے
برابر طاقت دی تھی اور بھی دنیا کی چیزون مین اچھا کھانا پسند تھا اور دی حدیث نے کہا
کہ دو چیزون سے تو آپنے حظ اٹھایا یعنی خوشبو اور نساء سے اور تیسری چیز یعنی طعام سے آپ
متمتع نہوتے بلکہ قصداً آپ بھوکے رہتے یہانتک کہ شکم مبارک پر پتھر باندھتے اور باوجود
ایسے بھوکے رہنے کے مباشرت نساء پر قادر ہوتا کہ ایک رات مین سب ازواج مطہرات کے
پاس ہو آتے تھے از قبیل معجزات ہے بدن مبارک کو روحانی طاقت تھی محتاج طعام دنیوی کا
حصول طاقت مین نہ تھا اسلیے آپکو طی کا روزہ رکھنا جائز تھا اور امت کو ناجائز آپنے فرمایا کہ
کون تم مین مجھ سا ہے مین خدا تعالی کے پاس رات کو رہتا ہون خدا تعالی مجھے کھلا پلا دیتا ہے
یعنی بسبب غذاے روحانی کے دنیوی کھانے کی مجھے حاجت نہین ہوتی مکھی بدن مبارک پر
نہین بیٹھتی تھی اس سبب سے کہ مکھی نجاست پر بیٹھتی ہے ایسے جسد اطہر پر کیسے بیٹھے جس
جانور پر آپ سوار ہوتے جبتک آپ سوار رہتے بول و براز نکرتا آپ دہن مبارک سبب
ہو جاتا تھا کھاری کنوؤن کے شیرین ہو جانے کا اور کبھی ایک قطرہ اسکا کسی طفل شیر خوارہ کے
منہ مین ڈال دیتے بہتر از شیر مادر اسے قوت دیتا کہ دن بھر اسکو حاجت دودھ پینے کی
نہوتی اور سوتے مین اگرچہ آنکھین آپکی بند ہوتین لیکن دل آپ کا بیدار رہتا تھا لہذا جو سوقت
آپکے پاس باتین کرتا سب آپ سنتے اور سونے سے آپکا وضو نہین جاتا تھا اور سوتے مین آپکا
نفس یعنی سانس لینا ظاہر ہوتا آپ خراٹا کبھی نہین لیتے تھے اسلیے کہ خراٹا ایک آواز ناپسند ہے
اور خدا تعالی نے سب ناپسند باتون سے آپکو منزہ کیا تھا شاہ ولی اللہ محدث نے اسی تقریر سے
نہونا خراٹے کا بیان کیا ہے بدن مبارک اور جامہ مبارک مین جون نہین پڑتی تھی اور یہ جو
حدیث مین آیا ہے کَانَ یَفْلِیْ ثَوْبَہٗ یعنی آپ اپنے کپڑونکی جون دیکھ لیا کرتے تھے محدثین نے لکھا ہے
مراد یہ ہے کہ کسی اور کی جون جو آپ کے کپڑون پر چڑھ آتی تھی اسکے دفع کرنے کے لیے آپ کپڑا دیکھ لیتے تھے

اور بعضون نے لکھا ہے کہ خس و خاشاک وغیرہ سے صاف کرنے کو کپڑا دیکھ لیتے تھے اور فی الواقع
امکان نہ تھا کہ ایسے جسد طاہر اور لطیف اور لباس معطر و معتبر مین جون پڑے جون تو
بہت کسافت مین پیدا ہوتی ہے اور آپ کو پاکیزگی اور صفائی بہت پسند تھی اور میلا کچیلا
پریشان صورت رہنے کو بہت ناپسند فرماتے تھے بلکہ ایسے شخص کو آپ نے مثل شیطان
فرمایا بالون کے دھونے اور کنگھی کرنے کا اور تیل پھلیل لگانے کا آپنے حکم دیا ہے لیکن
نہ اسقدر کہ اکثر اوقات اُسی مین مشغول رہے اور عورتون کی طرح بناؤ سنگار کیا کرے

فصل دوسری اخلاق کریمہ کے بیان مین

خداتیعالی نے فرمایا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ بیشک تمھارا خلق بہت بڑا عمدہ ہے جبکہ
خداتیعالی نے آپکے خلق کو عظیم و عمدہ فرمایا خیال کرنا چاہیے کہ کیسے عمدہ اخلاق کریمہ تھے
حضرت عائشہ سے کسی نے آپکے اخلاق کو پوچھا اُنھون نے کہا کہ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ آپکا
خلق قرآن تھا یعنی جو اخلاق حمیدہ قرآن مجید مین مذکور ہین آپ سب سے متصف تھے وضع
آپکی باوقار تھی جو یکبارگی آپکو دیکھتا ہیبت کھاتا مگر جب شرف حضور سے مشرف ہوتا
اور بات چیت کرتا تو آپکی محبت اُسکے دل مین آجاتی ملاقات مین تقدیم سلام کی فرماتے منتظر
اس بات کے نہ رہتے کہ وہ شخص سلام کرے ہر ایک شخص سے بکشادہ پیشانی و بروے خندان ملتے کبھی
آپکی زبان پر فحش یا کلام درشت جاری نہوتا جو کوئی آپکو پکارتا آپ فرماتے لبیک یعنی حاضر اصحاب
مین کبھی پانون نہ پھیلاتے جس مجلس مین تشریف لیجاتے کنارہ مجلس پر بیٹھ جاتے قصد بالانشینی اور
صدر محفل کا نکرتے اگر کوئی شخص آپکا ہاتھ پکڑ لیتا جبتک وہ نہ چھوڑتا آپ نہ چھوڑاتے کبھی کسی شخص کو
آپنے اپنے ہاتھ سے نہین مارا مگر جہاد مین اور اپنی ذات کیلیے کبھی آپنے بدلا نہین لیا اور کسی پر غضب
نہین کرتے تھے مگر جبکہ حدود الٰہی سے تجاوز ہوا اور اسوقت مین خداتیعالی کے واسطے ایسا آپکو غضب آتا
کہ کوئی تاب نہین لاسکتا تھا بڈھی عورتین جو آپکو اپنے کام کے لیے ساتھ لے لیتین آپ ساتھ ہو لیتے
اور کام کردیتے ایک یہودی کا آپ پر کچھ دین تھا بوعدہ معینہ ہنوز وعدہ منقضی نہین ہوا تھا کہ اُسنے

اُسکے تقاضے شدید کیا جون جون وہ درشتی کرتا تھا آپ نرمی فرماتے تھے اُسنے کہا کہ تمھارے
خاندان مین ایسی ہی نادہندی چلی آتی ہے اس بات کو سُنکے حضرت عمرؓ بیتاب ہوگئے
اُس یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ تو اگر اس مجلس شریف مین نہوتا تو مین تیری گردن مارتا آپنے
حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ تمھین چاہیے تھا کہ مجھسے ادا کے لیے کہتے اور اس سے تقاضا بنرمی
کے لیے لیتے اسکو زجر نہ چاہیے تھا جاؤ اسکا قرض ادا کرو اور بیس صاع عوض اُس جھڑکنے کے
زیادہ دو جب اُس یہودی نے یہانتک حال دیکھا اُسیوقت ایمان لایا اور کہا کہ مین نے کتب
سابقہ مین پیغمبر آخرالزمان کی صفت مین دیکھا ہے کہ جون جون کوئی اُنسے درشتی کرے وہ نرمی
کرین مجھے اس صفت کا امتحان منظور تھا سو ویسا ہی پایا اب بیشک پیغمبر آخرالزمان ہین آپکی
نرم خوئی یہانتک تھی کہ خدا تعالیٰ نے اُسکی تعریف فرمائی فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ
وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ یعنی اللہ کی بڑی مہربانی ہے
کہ تم نرم خو ہوے مسلمانون کے لیے اور اگر تم درشت خو سخت دل ہوتے تو بیشک پریشان
ہو جاتے تمھارے گرد سے برکت کے لیے مدینے کے لونڈی غلام خادم برتن پانی کا لاکے
درخواست کرتے کہ آپ دست مبارک اسمین ڈال دین آپ اُنکی خاطر سے اگرچہ جاڑے کے
دن ہوتے ہاتھ اُنکے برتنون مین ڈال دیتے باآنکہ بسبب سردی کے تکلیف ہوتی تھی مجلس
مین اصحاب سے بے تکلف رہتے اور اصحاب ہر جنس کی باتین جو خلاف شرع نہوتین اگرچہ
ظرافت کی ہوتین آپکی مجلس مین کرتے ایک صحابی نے آپکی مجلس مین ذکر کیا کہ یا رسول اللہ
مجھے تو میرے بت نے خوب نفع کیا لوگ متحیر ہوئے اُنھون نے کہا کہ مین سفر کو جاتا تھا اپنے
پرستش کے لیے ستو کا ایک بت بنا یا راہ مین توشہ ختم ہو گیا مین نے اُس بت کو توڑ کے کھایا
سو مجھے تو بت نے یہ نفع دیا ایسی باتین ہنسی کی بھی مجلس شریف مین مذکور ہوتی تھین آپ بھی
کبھی مزاح یعنی ہنسی کی بات اصحاب سے فرماتے تھے مگر سوائے سچ کے نہین فرماتے تھے ایک شخص نے
آپسے سواری مانگی آپنے فرمایا کہ مین تیری سواری کو اونٹنی کا بچہ دونگا اُسنے کہا کہ مین اونٹنی کا بچہ لیکے

حکایت زاہر اعرابی رضی اللہ عنہ

کہا کرونگا آپنے فرمایا کہ اونٹ اونٹنی کے نیچے نہیں ہوتے ہین تو کسکے ہوتے ہین سو یہ بات
بھی تھی بڑا ظرافت آپنے اسطرح فرمایا ایک شخص تھا زاہر نام گانون مین رہتا تھا گانون
کی چیزین بطور ہدیے کے حضور اقدس مین لایا کرتا تھا اور آپ اسے شہر کی چیزین خرید کر دیا
کرتے تھے اور فرمایا آپنے زَاهِرٌ بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوهُ یعنی زاہر ہمارا گانون کا آدمی ہے
اور ہم اسکے شہری ہین یعنی وہ گانون کی چیزین ترکاری وغیرہ لے آتے ہین اور ہم شہر کی چیزین
انکو خرید دیتے ہین ایک دن زاہر بازار مین کچھ چیز اپنی بیچ رہے تھے آپنے جاکے انکو پشت
سے لپٹا لیا انھون نے دیکھا نہ تھا کہنے لگے کون ہے چھوڑ دے پھر جب انکو معلوم ہوا کہ آپ ہین
پیٹھ اپنی بدن مبارک سے چپٹا دی پھر آپنے فرمایا کون مول لیتا ہے اس غلام کو زاہر نے کہا
کہ قیمت میری تو بہت کم ملیگی سیاہ فام تھے اور صورت انکی اچھی نہ تھی اس سبب سے انھون نے
یہ بات کہی آپنے فرمایا لیکن خدا تعالی کے نزدیک تم کم قیمت نہین یعنی اللہ کے نزدیک تم بیش قیمت
ہو مقبول ورنہ کیسے مقبول خدا ہوتے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محب اور مقبول تھے
ایسی ایسی باتین ظرافت کی آپ واسطے تطییب قلوب مسلمین کے براہ شفقت فرمایا کرتے تھے
آپ اپنے کام اپنے ہاتھ سے کر لیا کرتے تھے جیسے اپنا کپڑا سی لینا یا اپنی بکری کا دودھ دوہ لینا
اور کام گھر کا کر لینا حضرت انس بن مالک آپکے خادم تھے وہ کہتے ہین دس برس مین نے آپکی خدمت
کری قسم ہے خدا کی کہ سفر و حضر مین جسقدر مین آپکا کام کرتا تھا اس سے آپ میرا کام زیادہ کر
دیتے تھے اور کبھی دس برس کے عرصے مین آپنے مجھے جھڑکا نہین اور نہ اف کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلانا
کام کیون نہین کیا یا فلانا کام کیون کیا اور سواری فرماتے تھے براہ تواضع ہر سواری پر اونٹ پر
گھوڑے پر خچر پر دراز گوش پر اور اصحاب کے ساتھ کام مین شریک ہو جاتے تھے ایک سفر مین اصحاب
ایک بکری ذبح کی کھانے کے واسطے اور آپس مین کام تقسیم کر لیے ایک نے کہا کہ کھال اتارنے مین
کرونگا ایک نے کہا کہ گوشت مین بناؤنگا ایک نے کہا کہ مین پکاؤنگا آپنے فرمایا کہ لکڑیان جنگل سے
مین اٹھا لاؤنگا اصحاب نے کہا کہ یہ کام بھی ہم کر لینگے آپ کاہے کو تکلیف کرین آپنے فرمایا

کہ خدا تعالی ناپسند کرتا ہو اس بات کو کہ آدمی اپنے رفیقون مین ممتاز ہوکے بیٹھے اور کام مین شریک
نہو اور آپ جا کے لکڑیان اٹھالاتے مشکوۃ شریف مین ہے کہ جب آپ مسجد کو تشریف لاتے تھے
اصحاب بیٹھے رہتے کھڑے نہوتے اس سبب سے کہ جانتے تھے کہ آپکو یہ بات ناپسند ہے یعنی
بنظر شفقت باین خیال کہ بار بار کھڑے ہونے مین کہ ہر وقت کی آمد و رفت ہے لوگون کو
تکلیف ہوگی اجازت دے رکھی تھی کہ کھڑے نہوا کرین صحابہ بمقتضاے الامر فوق الادب
کاربند ہوئے اس حدیث کا یہ مطلب نہین ہے کہ کھڑا ہونا تعظیم کے لیے منع ہے اور حدیثون سے
جواز قیام کا واسطے شخص معظم کے براہ محبت و تعظیم ثابت ہوتا ہے امام نووی نے رسالۃ البیان
فی آداب حملۃ القران مین اس مسئلے کو لکھا ہے اور ایک رسالہ بالخصوص اس مسئلے کے بیان مین
انھون نے علیحدہ تصنیف کیا ہے اور احادیث سے بدلائل قوی یہ جواز قیام کو ثابت کیا ہے آپ
مسکینون سے بہت محبت رکھتے ہر غریب اور امیر اور غلام اور آزاد کی دعوت قبول فرماتے
اہل شرف اور عزت کی توقیر کرتے بحسب مرتبہ ہر ایک سے معاملہ کرتے اپنے اصحاب کو بہت دوست رکھتے تھے
جو بیمار ہوتا اسکی عیادت کو تشریف لیجاتے اور غمزدہ کے گھر واسطے ماتم پرسی کے تشریف لیجاتے
جو کوئی ہدیہ لاتا قبول فرماتے اور اکثر اسکا بدلہ کر دیتے بقدر یا اس سے زیادہ اور نشست آپ کی
اکثر قبلہ رو ہوتی اور ایک مجلس مین سو سو بار استغفار کرتے اور نماز نفلی پڑھتے اور خطبہ چھوٹا اور
باین کثرت نماز پڑھتے اور تہجد مین قیام کرتے کہ پانون مبارک ورم کر گئے لوگون نے عرض کیا آپ
اتنی محنت کیون کرتے ہین خدا تعالی نے آپکی اگلی پچھلی خطائین معاف کر دی ہین آپنے فرمایا
اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا یعنی جب اللہ تعالی نے مجھپر ایسی مہربانی کی ہے تو کیا مین بندہ
شکرگذار نہون اور شکر اس مالک کی نوازش کا ادا نکرون آپ جو ہنستے تھے تو تبسم فرماتے تھے کبھی آواز سے
نہین ہنستے تھے اور کلام اسطرح فرماتے تھے کہ سامع اچھی طرح سمجھ لے اکثر کلام کو واسطے تفہیم سامع کے
تین بار مکرر فرماتے اور ہر ایک سے اسکے فہم کے موافق کلام کرتے اور اللہ جل جلالہ نے آپکو جوامع الکلم
عنایت فرمائے تھے یعنی ایسا کلام کہ عبارت تھوڑی اور معنی بہت ہون جیسے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

سب عمل موافق نیت کے ہین جیسی نیت ہو ویسا ہی عمل کا پہل ملے اس حدیث سے صدہا مسائل
دینی و دنیوی ثابت ہوتے ہین اور علماے محدثین اور فضلانے ایک دفتر اسکی شرح مین لکھا ہے یا کہ
حُسنِ اسلامِ المرءِ ترکُہ مالا یعنیہ یعنی آدمی کی خوبی اسلام مین سے یہ بات ہے کہ جس بات مین
کچھ فائدہ نہو نکرے یہ حدیث بہی صدہا امور دینی اور دنیوی مین کارآمد ہے اسیطرح اور بہت سی
حدیثین ہین شجاعت اور سخاوت مین آپ سب سے غالب تہے شجاعت کا یہ حال تہا کہ جنگ حنین مین
جسوقت لشکر کو ابتدا مین ہزیمت ہوئی تہی آپنے بغلہ شہبا کو جسکا نام دلدل تہا آگے بڑہایا اور یہ رجز پڑہتے
تہے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب مین نبی ہون جہوٹ نہین مین بیٹا عبد المطلب کا اور
صحابہ نے بیان کیا کہ جو زیادہ خوف کی جگہ لڑائی مین ہوتی تہی آپ وہین تشریف رکہتے اور ہم لوگ آپکی
پناہ لیتے اور سخاوت کا یہ حال تہا کہ کبہی کسی سائل کے جواب مین لا نہین فرماتے تہے حتی الوسع اسکا مطلب
پورا کر دیتے تہے اور جو نہو سکتا تو نرمی و خوش خلاقی جواب دیتے اور اسطرح خرچ کرتے کہ فقر و ناداری سے
نہ ڈرتے تہے کہ بعضے کفار جیسے صفوان بن امیہ بسبب آپکی سخاوت کے مسلمان ہوگئے انکے حق مین آپکی
سخاوت ہی معجزہ ہوگئی صفوان نے کہا کہ غیر نبی سے ایسی سخاوت ممکن نہین سب عادات مین فروتنی اور
تواضع فرماتے کہانے پینے مین نشست غربا کی طرح رکہتے تکیہ لگاکے نہ کہاتے اور فرماتے مین بندہ ہون
بندون کی طرح کہاتا ہون اور کہانے کو کبہی برا نہ کہتے پسند ہوتا لیتے نہین اٹہا دیتے دودہ اور شیرینی اور
گوشت پسند فرماتے بکری کے دست کا گوشت آپکو بہت پسند تہا مرغی کا گوشت بہی آپنے کہایا ہے بسم اللہ
کرکے کہاتے اور ہر کام کو بسم اللہ سے شروع کرتے اور سیدہے ہاتہ سے کہانا کہاتے مگر استنجا یا ناک جہاڑنے
مین ایسے کام بائین ہاتہ سے کرتے جس چیز مین بو بد آوے جیسا کچا لہسن یا کچی پیاز اسکو نہ کہاتے
اور نا پسند فرماتے مسواک کو بہت دوست رکہتے اس سبب سے کہ باعث ہے صفائی اور لطافت کا سواری
مین آپکو گہوڑا بہت پسند تہا دست مبارک گہوڑے کی پیشانی پر پہیرتے اور آپنے فرمایا کہ گہوڑے کی پیشانی سے برکت بندہی ہے

فصل تیسری معجزات کے بیان مین

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ جل جلالہ نے بیشمار معجزات عنایت فرمائے اور جو خوبی معجزے

ہر پیغمبر کو ملے تھے آپکو سب ملا اور علماے محدثین اور اہل سیر نے معجزات آپکی بقدر اپنے علم کے لکھے ہیں
بعضوں نے صرف معجزات کے ہی بیان میں کتاب لکھی ہی جیسے امام جلال الدین سیوطی نے خصائص
کبریٰ تصنیف کی اگرچہ راقم الحروف نے یہ کتاب نہیں دیکھی لیکن میں نے علما سے سنا ہی کہ ایک ہزار
معجزے اُسمین مندرج ہیں اور محقق سنا ہی کہ علماے محدثین نے لکھا ہی کہ تین ہزار معجزے آپ سے صادر
ہوئے فقیر نے بھی رسالہ الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعالمین صرف معجزات عالیہ کے بیان میں تصنیف
کیا ہی اور التزام کرکے وہی معجزات مندرج کیے ہیں جو بروایات معتبرہ کتب حدیث میں وارد ہیں اور
تین سو معجزے اُسمین درج ہیں اور برکت آیہ کریمہ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ایسی تمہید اور
تقریر و ترتیب نادر اس رسالہ کی ہوتی ہی کہ مقبول طبائع جماہل علم و دین ہوا خدا تعالی اور اسکو حبیب نے
بھی مقبول فرمایا ہی علاوہ بریں حالات اس کتاب میں بہت معجزات مذکور ہو چکے ہیں اسلیے کہ معجزات
کی ایسی کثرت تھی کہ کم کوئی معاملہ آپ کا معجزات سے خالی ہو گا اس علم میں پچاس معجزات شریفہ
لکھے جاتے ہیں معجزہ عمدہ ترین معجزات قرآن مجید ہی کہ ایسا معجزہ اور کسی پیغمبر کو عنایت نہیں ہوا سب
انبیا کے معجزے ایک وقت میں ظاہر ہو کے معدوم ہو جاتے تھے اور یہ معجزہ آپکا اب تک کہ ابتدائے نزول سے
بارہ سو اٹھتر برس ہوئے باقی ہی اور قیامت تک باقی رہیگا فصحاے عرب کہ فصاحت و بلاغت
میں بے عدیل تھے اور فی البدیہہ قصیدہ طویلہ اور نثر مسجع طویل بے تکلف کہدیا کرتے تھے اسکے مقابلے سے
عاجز ہوا اپنے بر ملا اسنے کہا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ لاؤ تم کوئی سورت قرآن کیسی اور بلالو اپنے مددگاروں کو سوالے
اللہ کے اگر تم سچے ہو وہ برابر سورہ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کے کہ سب سورتوں میں چھوٹی ہی
نہ بنا سکے اور آج تک دشمنان دین کہ فکر میں تخریب اسلام کی ہمیشہ رہتے ہیں اس بات پر قادر نہوے
اور قرآن شریف بہت سی پیشین گوئیوں پر مشتمل ہی کہ آیندہ خبر جیسی دی تھی ویسا ظہور میں آیا
مثلا آنیل زمان ہجرت فارسیوں اور رومیوں میں ایک زمین متصل عرب پر لڑائی ہوئی اور
فارسی غالب آ گئے کفار خوش ہوتے اور کہنے لگے کہ فارسی اہل کتاب نہیں ہیں وہ غالب آئے

پیشین گوئی اول منجملہ قرآن مجید

رومیون پر جو اہل کتاب ہین اسیطرح ہم کہ اہل کتاب نہین بوقت جنگ محمدیون پر کہ اہل کتاب
مین غالب آوینگے اللہ جل جلالہ نے ابتداے سورۂ روم مین خبر دی کہ فی الحال تو فارسی رومیون پر
غالب آگئے ہین مگر پھر رومی فارسیون پر غالب آجاوینگے چند سال مین نو برس کے اندر سو
مطابق اسکے واقع ہوا اور جس روز کہ مسلمانونکی فتح کفار پر بدر مین ہوئی اسی دن فارسیون پر
رومی غالب آئے اور اللہ جل جلالہ اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا اور اس آیت
مین ایک اور پیشین گوئی کا بھی ظہور ہوا اس آیت مین جو یہ ہے یومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ
اس دن خوش ہونگے مسلمان اللہ کی مدد سے مطابق اسکے بھی واقع ہوا کہ جس دن رومی
فارسیون پر غالب آئے اسی دن کہ روز بدر تھا مسلمانون کی بھی مدد ہوئی خدا تعالے کی
جانب سے کہ خوش ہوئے فرشتے مسلمانونکی مدد کے لیے نازل ہوئے اور فتح عظیم کہ باعث تقویت
عظیمہ ہو دے مسلمانون کو حاصل ہوئی اور اللہ تعالی نے قرآن مجید مین خبر دی تھی کہ
یہود کبھی کسی لڑائی مین مسلمانون پر غالب نہونگے اور مطابق اسکے واقع ہوا کہ یہودی
قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قینقاع اور خیبر والے سب کے سب مسلمانون سے لڑائی مین مغلوب
ہوئے کبھی ہے مسلمانون پر غلبہ نہین پایا اور اللہ تعالی نے قرآن مجید مین خبر دی کہ اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلافت راشدہ ملیگی اور انکے دین کو انکے وقت مین خوب
قوت وشوکت ہوگی مطابق اسکے چار یار باصفا خلیفہ راشد ہوئے اور دین اسلام کی انکے
وقت مین بڑی قوت ہوئی اسیطرح اور بھی پیشین گوئیان قرآن مجید مین ہین کہ کتب تفسیر وغیرہ
مین مذکور ہین اور رسالہ الکلام المبین مین بھی فی الجملہ تفصیل مذکور ہوئی ہین معجزہ ۲ صحیح
بخاری اور مسلم مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے ملک حجاز
مین ایک آگ نکلیگی کہ اسکی روشنی سے شہر بصرے کی پہاڑیان جنکا نام اعناق الابل ہے روشن
ہونگی سو سنہ ۶۵۴ ہجری مین متصل مدینہ طیبہ کے ایک آگ بطور شہب کے زمین سے نکلی اور ایک مدت
تک رہی پھر معدوم ہوگئی تفصیل سے حال اس آگ کا جبل الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز مین کہ اسی

زمانہ ظہور مین قطب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف کی ہے اور تاریخ خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفےٰ مین کہ سید سمہودی کی تصنیف ہے اور جذب القلوب الی دیار المحبوب تصنیف شیخ عبد الحق دہلوی مین مذکور ہے اور الکلام المبین مین بھی احوال اسکا فی الجملہ شرح ہے معجزہ سنن ابو داؤد مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبل قیامت کے ترک مسلمانون کے ایک شہر کو کہ مسلمانون نے آباد کیا ہوگا اور اسکے بیچ مین دجلہ ہوگا گھیر لینگے اور مسلمان وہان کے تین قسم ہو جاینگے بعضے بادشاہ ترک کی پناہ مین آجاینگے وہ ہلاک ہونگے اور بعضے اپنا مال و اسباب اور عیال و اطفال لیکے بھاگینگے وہ بھی ہلاک ہونگے اور بعضے ہتھیار لینگے اور لڑینگے وہ شہید ہونگے انتہی مطابق اسکے واقع ہوا کہ ترکان تتاری نے شہر بغداد کو کہ بیچ مین اسکے دجلہ ہے عہد مستعصم باللہ خلیفہ عباسی مین آکے گھیرا اور خلیفہ بغداد اور قاضی وغیرہ پناہ چاہنے بادشاہ اتراک کے پاس حاضر ہوئے اس ظالم نے جب بغداد سے کوچ کیا دوسری منزل مین ان سب کو قتل کیا اور کچھ لوگ مع عیال و اطفال بھاگ گئے وہ بھی مارے گئے اور تباہ ہوئے اور ایک جماعت نے جہاد کیا انکا چہرہ گلگونہ شہادت سے رنگین ہوا معجزہ عمار بن یاسر کے لیے آپنے فرمایا کہ گروہ باغیون کا انہین قتل کریگا مطابق اسکے واقع ہوا کہ وہ حضرت علی کے ساتھ تھے اور لشکر معاویہ کے ہاتھ سے مقتول ہوئے معجزہ آپنے خبر دی تھی کہ حضرت عثمان مظلومی مین شہید ہونگے مطابق اسکے واقع ہوا معجزہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق مین آپنے شہادت کی خبر دی تھی کہ قاتل انکا سر مین تلوار ماریگا داڑھی پر خون بہیگا مطابق اسکے ہوا معجزہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق مین آپنے فرمایا تھا کہ انکے سبب سے اللہ تعالیٰ مسلمانون کے دو بڑے گروہون مین صلح کرا دیگا مطابق اسکے ہوا کہ حضرت امام حسن نے حضرت معاویہ سے صلح کر لی معجزہ حضرت امام حسین کے لیے آپنے خبر دی کہ کربلا مین شہید ہونگے مطابق اسکے ہوا معجزہ فتح بیت المقدس کی آپنے خبر دی تھی سو حضرت عمر کے وقت مین فتح ہوا معجزہ آپنے خبر دی تھی کہ سفید محل کسریٰ مین جو خزانہ ہے مسلمانون پر تقسیم ہوگا مطابق

معجزہ ۳

معجزہ ۴

معجزہ ۵

معجزہ ۶

معجزہ ۷

معجزہ ۸

معجزہ ۹

معجزہ ۱۰

اُسکے عہد حضرت عمرؓ مین ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے شہر مدائن دار السلطنت یزدجرد بادشاہ فارس کو فتح کیا اور محل سفید کا خزانہ کہ اسی شہر مین تھا مسلمانون کے ہاتھ آیا معجزہ ۱۱ خارجیوں کا ظہور اور ہونے ذو الثدیہ کی اُنمین اور اُنکے مقتول ہونے کی ہاتھ اشخاص اہل حق سے آپنے خبر دی تھی مطابق اُسکے عہد حضرت علیؓ مین واقع ہوا کہ خارجیون نے جا وکیا عبد اللہ بن وہب اُنکا سردار تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لشکر اُنپر لیجا کے اُنھیں قتل کیا حضرت ابو سعید خدری راوی اِس حدیث کی حضرت علیؓ کے ساتھ تھے اور ذو الثدیہ کہ اُسکا ایک ہاتھ مثل پستان عورت کی تھا جیسا کہ آپنے ارشاد کیا تھا خارجیون مین پایا گیا معجزہ ۱۲ رافضیون کے پیدا ہونے کی آپنے خبر دی تھی اور فرمایا کہ وہ لوگ سلف کو برا کہینگے اور حضرت علی کو بہت بڑھا وینگے مطابق اُسکے ہوا کہ حضرت علی کے وقت مین باغواے عبد اللہ بن سبا فرقہ روافض پیدا ہوا معجزہ ۱۳ حضرت عمر کی نسبت آپنے خبر دی تھی کہ فتنہ اور فساد اُنکے سبب سے بند رہیگا یعنی دین اسلام کا انتظام اُنکے عہد خلافت تک خوب رہیگا مطابق اُسکے ہوا معجزہ ۱۴ آپنے خبر دی تھی کہ کنگن بادشاہ فارس کے سراقہ بن مالک کے ہاتھون مین پہنائے جاوینگے مطابق اُسکے حضرت عمر کے عہد مین ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے غنائم فارس مین کنگن یزدجرد بادشاہ کے بھیجے تھے حضرت عمر نے سراقہ کے ہاتھون مین پہنائے آتنے بڑے تھے کہ سراقہ کے کندھون تک پہونچے

ف بعضونکو اس مقام مین یہ شبہہ ہوتا ہی کہ کنگن سونے کے تھے اور زیور پہننا مردونکو مطلقاً حرام ہی بالخصوص سونے کا پھر حضرت سراقہ نے وہ کنگن کیسے پہنے اور حضرت عمر نے کیسے پہنائے سو جواب یہ ہی کہ سراقہ اُن کنگنون کو پہنے نہین رہے بلکہ حضرت عمر نے واسطے تطبیق خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سراقہ کے ہاتھون مین ڈال دیے تھے پھر سراقہ نے اُتار ڈالے معجزہ ۱۵ آپنے خبر دی تھی کہ مصر فتح ہوگا اور ابو ذر سے فرمایا تھا کہ مصر مین تم دو آدمیونکو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھو گے تب وہانسے چلے آئیو مطابق اُسکے واقع ہوا کہ حضرت عمرؓ کے وقت مین مصر مفتوح ہوا اور حضرت ابو ذر نے ایک عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنہ اور ربیعہ کے بھائی کو ایک اینٹ کی جگہ جھگڑتے دیکھا اور وہانسے چلے آئے معجزہ ۱۶

معجزہ ۱۱
[illegible]
معجزہ ۱۲
معجزہ ۱۳
معجزہ ۱۴
معجزہ ۱۵
معجزہ ۱۶

حضرت عمرؓ کے لیے آپنے فرمایا تھا کہ شہید ہونگے مطابق اسکے ہوا ابو لو لو مجوسی کے ہاتھ سے کہ نماز
پڑھتے ہین صبح کے وقت اُسنے زخمی کیا شہید ہوتے معجزہ ۱۷ عدی بن حاتم سے آپنے
فرمایا تھا ملک عرب مین بسبب انتظام اسلام کے ایسا امن طریق ہو جائیگا کہ تم دیکھو گے کہ
ایک عورت تنہا کجاوہ شتر پر سوار ہو کے حیرہ سے حج کے لیے آویگی اور کچھ خوف اُسکو سوا
خدا کے کسی کا نہوگا مطابق اُسکے ہوا اور عدی بن حاتم نے زن شتر سوار کو تنہا حیرہ سے
حج کے لیے آتی تھی دیکھا معجزہ ۱۸ آپنے خبر دی تھی کہ احجار الزیت پر کہ پتھر ہین ایکطرف
مدینے کی چکنے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ انمین تیل چپڑا ہی خون بہیگا مطابق اسکے عہد یزید پلید مین
واقعہ حرہ وہین واقع ہوا مدینے کے لوگ یزید سے منحرف ہوگئے اور اسکے حاکم اور سب بنی امیہ کو
مدینے سے نکال دیا تب یزید نے مسرف بن عقبہ کو ایک بڑا لشکر خونخوار لیکر مدینے پر بھیجا اور
اُسنے جاکے بڑی خونریزی کی اور نہایت ظلم کیا خون احجار الزیت پر بہا حرہ کہتے ہین پتھریلی
زمین جلی ہوئی کو ایسی ہی جگہ پر لڑائی ہوئی تھی لہذا واقعہ حرہ اسکا نام ہوا معجزہ ۱۹ آپنے
خبر دی تھی کہ میری امت کے لوگ دریاے شور مین جہاز پر سوار ہوکر جہاد کرینگے اور ام حرام بنت
ملحان انمین ہونگی مطابق اسکے عہد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین ہوا کہ بامارت حضرت معاویہ
دریا مین جہاد ہوا اور ام حرام بھی وہان تھین بلکہ سواری کے اوپر سے گرکے پھرتے وقت مرگئین
معجزہ ۲۰ آپنے خبر دی تھی کہ ازواج مطہرات مین سے پہلے وہ آپسے ملحق ہونگی جنکے ہاتھ لمبے
ہونگے یعنی بعد آپکے ازواج مطہرات مین سب سے پہلے وفات اُن بی بی کی ہوگی جو بہت سخی
ہین حدیث مین زیادہ جب لمبے ہاتھ والی کنایہ ہی زیادہ سخی سے پہلے ازواج مطہرات معنی حقیقی سمجھی تھی
تھین لگین لکڑی سے آپسمین ہاتھ ناپنے پھر جب حضرت زینب کا سب سے پہلے انتقال ہوا
سمجھین کہ مراد لمبے ہاتھ ہونے سے سخاوت تھی اسلیے کہ سب بیبیون مین زیادہ سخی تھین معجزہ ۲۱
حضرت ثابت بن قیس بن شماس انصاری رضی اللہ عنہ کی نسبت آپنے خبر دی تھی کہ انکی موت
بشہادت ہوگی مطابق اسکے واقع ہوا کہ جنگ یمامہ مین شہید ہوئے معجزہ ۲۲ ایام مناہی کفار کہ

ابوجہل وغیرہ نے آپسے درخواست کی کہ چاند کو دو ٹکڑے کرکے دکھاوین آپنے چاند کو دو ٹکڑے
کرکے دکھادیا دونون ٹکڑے اتنے فرق سے ہوگئے کہ جبل حرا دونون کے درمیان مین نظر آتا
تھا آپنے پکار کرکے کہا ان لوگونسے کہ گواہ رہو سبنے اس معجزے کو مشاہدہ کیا لیکن بسبب شقاوت
ازلی کے ایمان نہ لائے بلکہ کہنے لگے کہ یہ جادوگر ہی کہ ہمیشہ ایساہی کیا کرتا ہی اور بعضے اسکو
یہ ٹھہرایا کہ نگاہون پر ہماری جادو کیا کہ ہمین ایسا نظر آیا یعنی نظربندی کی اس معجزے کا کلام اللہ
مین بھی ذکر ہی اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ
قریب ہوئی قیامت اور پھٹ گیا چاند اور اگر دیکھتے ہین کوئی معجزہ منہ پھیرتے ہین اور کہتے ہین جادو ہی
کہ ہمیشہ سے چلا آتا ہی اور احادیث کی روایات متواترہ سے بھی یہ معجزہ ثابت ہی کفار نے باہم
یہ کہا کہ اگر نظربندی ہے تو باہر کے لوگون کو ایسا معلوم نہوا ہوگا دور کے شہرون سے انھین دنون
جو اشخاص مکے مین آئے انسے پوچھا سب نے بیان کیا فی الواقع ایسا ہوا تھا اور ہمنے بھی
چاند کو دو ٹکڑے دیکھا اس معجزے پر بے دینون نے دو اعتراض کیے ہین ایک یہ کہ
چاند اور سورج اور سب اجرام علویہ مین فرق والتیام نہین ہوتا سو یہ اعتراض محض
بیہودہ ہے اہل ملت یعنی اہل اسلام اور یہود اور نصاری ہرگز اس بات کے قائل
نہین اور حکما مین صرف مشائین اس بات کے قائل ہین سو کوئی دلیل اس بات پر کہ
چاند اور سورج اور ہر ستارہ قابل خرق والتیام نہین قائم نہین کی چنانچہ صدر شیرازی نے
شرح ہدایۃ الحکمۃ مین کہ مشہور بصدرا ہی اس بات کو دو مقام پر لکھا ہی اور حکمائے انگلستان نے
کہ بر وضع فیثاغورس اشراقی ہیئت کو قائم کیا ہی بھی ثابت کیا ہی کہ سب ستارے مثل
زمین سے قابل خرق والتیام ہین دوسرا یہ کہ اگر یہ امر واقع ہوتا تو بلاد دور دست کے
لوگ بھی اُسے دیکھتے اور انکی تواریخ مین بھی مندرج ہوتا سو اسکا یہ جواب ہی کہ بلاد دور دست کے
لوگون سے بوقت وقوع جو اہل مکہ نے دریافت کیا سب نے مشاہدہ بیان کیا اور تواریخ فضلی
مین مشاہدہ کرنا ہندوستان کے ایک راجہ کا اپنی محل پر سے چاند کا شق ہونا اور اپنے پنڈتون کی بتانے سے

دریافت کرنا کہ یہ معجزہ پیغمبر آخر الزمان کا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین ایلچی
بھیجا اور مسلمان ہو کے مسمی بعبد اللہ ہوا مذکور ہے اور سوانح الحرمین مین بھی یہ قصہ منقول ہے اور
لکھا ہے کہ وہ شہر دیار کا راجہ تھا اور کنارہ شہر پر اسکی قبر ہے اور بہتیری جگہ اُس وقت دن ہوگا جیسا کہ
قواعد ہیئت سے ثابت ہوتا ہے اور بہتیری جگہ چاند برف مین یا ابر مین چھپا ہوگا ایسی جگہون کے لوگ
چاند کے حال پر اُس وقت کیسے مطلع ہوتے قطع نظر ازین رات کو لوگون کی عادت ہے سقف مکان
مین بیٹھتے ہین ہر آدمی کی نظر چاند پر نہین ہوتی اور مثل کسوف اور خسوف کے پہلے سے اس امر کا انتظار
نہ تھا اور بعد دوپہر توقف اس امر کو نہین ہوا تھا پس اکثر اشخاص کا مطلع نہونا اور اپنی تواریخ مین
نہ لکھنا موجب تعجب نہین توریت متداول سیو نصاری مین حضرت یوشع کے لیے آفتاب کا ٹھہر
جانا مذکور ہے اسکو اور بلاد کے لوگون نے نہین دیکھا اور نہ اپنی تواریخ مین کسی نے درج کیا حالانکہ
وہ قصہ دن کا تھا پس جسطرح بسبب عدم اندراج کے تواریخ دیگر امم مین اُس قصے کی تکذیب
لازم نہین آتی اس قصے کی کہ رات کا تھا بطریق اولی تکذیب نہین ہوسکتی رسالہ الکلام المبین
مین راقم نے اس مقام کو زیادہ تفصیل سے لکھا ہے اور مولوی رفیع الدین صاحب کا ایک رسالہ خاص
اسی اعتراض کے جواب مین بہت اچھا ہے معجزہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر مین
ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زانو پر تکیہ لگائے سوتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے نماز عصر کی نہین پڑھی تھی اور آفتاب غروب ہوگیا تھا آپ جاگے حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے عرض کیا کہ میری نماز عصر کی فوت ہوگئی آپنے دعا مانگی آفتاب پھر آیا اور دھوپ اسکی جا پر
پڑی حضرت علی نے نماز عصر کی پڑھ لی ف یہ معجزہ بھی محققین محدثین کے نزدیک طریق معتبر سے
ثابت ہے معجزہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مان انکے پاس مدینے مین آئی انھون نے
اُس سے اسلام لانے کو کہا اُسنے انکار کیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا کہا ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ کو بڑا رنج ہوا اور روتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین آئے اور حال عرض کیا
اور آپسے دعا مانگی انکی ہدایت کی چاہی آپنے فرمایا اَللّٰھُمَّ اھدِ اُمَّ اَبی ھریرۃ یا اللہ ہدایت کر

ابی ہریرہ کی ماں کو بعد اسکے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر کو گئے دیکھا کہ کواڑ بند تھے اور پانی گرنے کی آواز جیسے کوئی نہاتا ہوا آتی تھی ابو ہریرہ نے کواڑ کھلواتے انکی ماں نے کہا ٹھہر وجب نہا چکیں حضرت ابو ہریرہ کو بلایا اور کہا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ابو ہریرہ نہایت خوش ہوئے یہانتک کہ بسبب خوشی کے انھیں رونا آیا اکثر شدت خوشی میں بھی رونا آجاتا ہے سو روتے ہوئے حضور اقدس میں حاضر ہوئے اور اپنی ماں کے اسلام کا حال عرض کیا سبحان اللہ کیا تصرف ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ یا ان ابو ہریرہ کی ایسی کافرہ شدیدۃ العناد تھی یا آپ کی دعا مانگتے ہی جھٹ پٹ نہا کے مسلمان ہو گئیں اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی اَشْرَفِ الْمُرْسَلِیْنَ جَبِیْبِکَ وَصَفِیِّکَ وَاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ

معجزہ ۲۵ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیلیے تھوڑے چھوہاروں میں دعاے برکت کی اور فرمایا کہ اپنے توشہ دان میں ڈال رکھو ان چھوہاروں میں ایسی برکت ہوئی کہ حضرت ابو ہریرہ قریب تیس برس کے ہمیشہ ان میں سے خرچ کرتے رہے اونہوں چھوہارے اللہ کی راہ میں دیے اور وہ کم نہوتے بروز شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وہ توشہ دان کھو گیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بڑا رنج ہوا شعر انکا اس بات میں مشہور ہے شعر لِلنَّاسِ ہَمٌّ وَلِیْ فِی الْیَوْمِ ہَمَّانِ ٭ فَقْدُ الْجِرَابِ وَقَتْلُ الشَّیْخِ عُثْمَانِ ٭ یعنی لوگونکو ایک غم ہے اور مجھے آج دو غم ہیں ایک گم ہو جانا توشہ دان کا دوسرا مقتول ہونا حضرت عثمان کا

معجزہ ۲۶ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی جنگ خیبر میں پنڈلی میں ایسا زخم آیا تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ سلمہ نہ بچینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک پھیر دیا فوراً زخم ایسا اچھا ہو گیا کہ گویا کبھی نہ تھا

معجزہ ۲۷ قتادہ بن النعمان رضی اللہ عنہ کی ایک غزوے میں بسبب زخم کی آنکھ نکل کر رخسار پر آ پڑی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک سے آنکھ کو اسکی جگہ پر رکھ دیا فوراً اچھی ہو گئی دوسری آنکھ سے اس میں زیادہ روشنی تھی غرض یہ معجزہ مشہور ہے اور اولاد قتادہ رضی اللہ عنہ میں اسکا تفاخر تھا عمر بن عبد العزیز خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کو قتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے گئے اور انھوں نے یہ اشعار پڑھے نظم

اَنَا ابْنُ الَّذِیْ سَالَتْ عَلَی الْخَدِّ عَیْنُہٗ	فَرُدَّتْ بِکَفِّ الْمُصْطَفٰی اَیَّمَا رَدِّ

فَعَادَتْ کَمَا کَانَتْ بِاَحْسَنِ وَجْهِهَا | فَیَا حُسْنَ مَا عَیْنٍ وَّیَا حُسْنَ مَا خَلِقْ

مین بیٹا اُس شخص کا ہون کہ یہ آئی رخسارے پر آنکھ اسکی پھر رکھی گئی کف مصطفی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے کیا اچھا پھیر رکھنا سو ہوگئی جیسی تھی خوب اچھی طرح سو کیا اچھی آنکھ تھی اور کیا اچھا رخسار
معجزہ[۲۸] ایک صحابی کے ہاتھ مین غدود تھا ایسا سخت کہ بسبب اسکے تلوار نہین پکڑ سکتے تھے
آپنے کف مبارک اُسپر رکھکے اُسے دباکے ہاتھ کو چلکر دیا فوراً اچھا ہوگیا معجزہ[۲۹] حضرت علی
رضی اللہ عنہ کے لیے آپنے دعا فرمائی تھی کہ سردی گرمی کی تکلیف اُنھین کبھی نہ پہونچے
ایسا حال اُنکا ہوگیا کہ گرمیون مین جاڑونکے کپڑے اور جاڑونمین گرمیونکے پہنتے تھے اور کچھ تکلیف
گرمی سردی کی نہین معلوم ہوتی تھی معجزہ[۳۰] حضرت سعد بن ابی وقاص کے لیے آپنے دعا کی
کہ خدا تعالی اُنکی دعا قبول کرے پھر جو دعا حضرت سعد کیا کرتے تھے قبول ہوتی تھی معجزہ[۳۱]
حضرت انس بن مالک کے لیے آپنے طول عمر اور کثرت اولاد اور برکت کی دعا کی تھی سو سو برس سے
زیادہ اُنکی عمر ہوئی اور اولاد کی بھی بہت کثرت ہوئی یہانتک کہ اُنکی حیوۃ مین سو سے زیادہ اُنکی
اولاد بیٹے پوتے ہوچکے تھے اور برکت کا اُنکے اموال مین یہ حال تھا کہ باغ اُنکا ہر سال مین دوبار پھل
لاتا تھا معجزہ[۳۲] ایک اندھا حضور اقدس مین آیا اور آپسے درخواست کی کہ میری آنکھیں اچھی
ہوجاوین آپنے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھکے یہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ
اِلٰی رَبِّکَ لِیَکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ اُسنے ویسا ہی کیا اُسیوقت
اُسکی آنکھیں کھل گئین عثمان بن حنیف سے اس حدیث کی روایت ہے اور یہ طریقہ نماز
صلوۃ الحاجت کہلاتا ہے حضرت عثمان بن حنیف اور اُنکے خاندان کے عمل مین تھا لوگون کو
سکھلا دیتے تھے اور حاجتین اُنکی پوری ہوجاتین اور حاجتون مین بجاے لِیَکْشِفَ
عَنْ بَصَرِیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لے ہے اور دل مین جو مطلب رکھتا ہو قصد
کرے معجزہ[۳۳] ایک اعرابی ایک سوسمار شکار کرکے جاتا تھا راہ مین ایک جگہ جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع اصحاب بیٹھے دیکھا لوگون سے پوچھا کہ یہ کون ہین لوگون نے
کہا کہ یہ پیغمبر خدا ہین اُسنے جاکے آپسے کہا کہ مین تمپر ایمان نہ لاؤنگا جبتک یہ سوسمار ایمان
نہ لاویگا اور سوسمار آپکے سامنے ڈالدیا اُس سوسمار نے بزبان فصیح حسب سوال آپکے خدا تعالی
کی خدائی اور آپکی پیغمبری کو بیان کیا وہ اعرابی اسیوقت ایمان لایا اور جاکے یہ حال اپنی قوم سے
کہا وہ سب آئے اور مسلمان ہوئے معجزہ ۳۴ صحیح مسلم مین حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک سفر مین آپنے میدان مین قضاے حاجت کا قصد کیا وہان کچھ آڑ نہ تھی دو درخت اُس
میدان مین الگ الگ دور نظر پڑے آپ ایک درخت کے پاس تشریف لیگئے اور اُسکی ایک شاخ
پکڑکر آپنے فرمایا کہ میرا تابعدار ہوجا بحکم خدا وہ درخت آپکے ساتھ اسطرح ہولیا جیسے اونٹ اپنی مہار کھینچنے
والے کے ساتھ ہولیتا ہے آپنے اُسکو اُس جگہ ٹھیرایا جو بیچا بیچ مسافت کا تھا دونون درختون مین اور
دوسرے درخت کو بھی اسیطرح شاخ پکڑکر لے آئے اور دونون درختون سے آپنے فرمایا
کہ ملجاؤ دونون مل گئے آپنے اُنکی آڑ مین قضاے حاجت سے فراغت حاصل کی حضرت جابر کہتے
ہین کہ میرا خیال اور طرف تھا پھر مین نے دیکھا کہ آپ تشریف لاتے ہین اور دونون درخت
جاکے اپنی اپنی جگہ قائم ہوگئے معجزہ ۳۵ آپ ایک جنگل مین چلے جاتے تھے ایک ہرنی نے
آپ کو پکارا یا رسول اللہ آپنے دیکھا کہ ایک اعرابی سو رہا ہے اور ہرنی بندھی ہے آپنے پوچھا کیا
کہتی ہے اُسنے عرض کیا کہ اس اعرابی نے مجھے شکار کیا ہے اور میرے بچے اس پہاڑ مین ہین وہ
بھوکے ہین اور میرے تھن دودھ سے بھرے ہین اگر آپ مجھے کھولدین تو مین بچونکو دودھ پلاکے
پھر آجاؤنگی آپنے اُس سے عہد لیا اُسنے کہا کہ بیشک پھر آؤنگی آپنے ہرنی کو کھولدیا وہ حسب
وعدہ بچون کو دودھ پلاکے آگئی آپنے اُسے پھر باندھدیا اس عرصے مین وہ اعرابی جاگا آپکے
وہان تشریف رکھنے کا سبب پوچھا آپنے بیان کیا اور آپکی مرضی موافق اس اعرابی نے
ہرنی کو چھوڑدیا اور ہرنی جنگل مین کہتی تھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ف
ہرنی کے اس قصے کی روایت مین بعضے محدثین نے کلام کیا ہے اور اُسکو موضوع کہا مگر

محققین محدثین کے نزدیک یہ روایت معتبر ہو اور موضوع کہنا بیجا ہی معجزہ ۳۶ مسجد شریف
(معجزہ ۳۶ قصۂ ستون حنانہ)
مین آپ ایک ستون سے تکیہ لگاکے خطبہ فرمایا کرتے تھے جب آپکے منبر ہوا یا آپ خطبہ منبر پر
فرمانے لگے ستون یکبارگی چلا چلا کے روتے لگا اسطرح کہ قریب تھا کہ پھٹ جاوے آپنے
منبر سے اُترکے اُس ستون کو چپٹا لیا تب آہستہ آہستہ وہ رونے سے جب ہوا ف حدیث
گریہ ستون بھی متواتر ہو اور حضرت حسن بصری نے فرمایا ہی کہ اے مسلمانو ایک لکڑی جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شوق سے ایسی بیقرار ہوئی تھین اس سے زیادہ شوق جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چاہیے معجزہ ۳۷ ایکبار منبر پر آپنے خطبے مین فرمایا کہ حقتعالے
(معجزہ ۳۷)
اپنی بزرگی بیان فرماتا ہی انا الجبار انا الکبیر المتعال مین جبار ہون مین بڑا ہون بہت
بلندی والا منبر خوب تھرتھرایا آپنے جو عظمت الٰہی کو بیان کیا اسکی ایسی تاثیر منبر پر ہوئی معجزہ ۳۸
(معجزہ ۳۸)
حضرت عباسؓ سے ایک دن آپنے فرمایا کہ تم مع اپنی اولاد کے اپنے مکان پر صبح کو ہونا مین آونگا
صبح کو آپ وہان تشریف لیگئے اور حضرت عباس اور انکی اولاد کو ایک کپڑا اوڑھایا اور دعا کی
الٰہی انکو اپنے عذاب سے محفوظ رکھ جیسے مین نے اس کپڑے سے ڈھک لیا ہی اُسوقت مکان کی
چوکھٹ اور بازو نے آمین آمین کہا معجزہ ۳۹ ایک سفر مین آپ کی ایک اونٹنی گم گئی ایک
(معجزہ ۳۹)
منافق نے ایک صحابی کے ڈیرے مین یہ بات کہی کہ محمد آسمان کی خبرین بتاتے ہین
یہ معلوم ہی نہین کہ انکی اونٹنی کہا ہی اُسیوقت اللہ جل جلالہ نے منافق کے اس قول کی
آپکو خبر دی اور بھی مطلع کیا کہ فلانی جگہ درخت مین مہار اونٹنی کی اٹک گئی ہی وہان ہی آپنے
اپنے خیمے مین اُن صحابی کے روبرو جنکے ڈیرے مین منافق نے یہ طعن کیا تھا ارشاد کیا کہ ابھی
ایک منافق نے یہ طعن کی بات کہی سو مین تو دعوی نہین کرتا کہ بے بتائے اللہ تعالی کے مجھے
کچھ معلوم ہو جاتا ہو اب خدا تعالی نے مجھے مطلع کر دیا کہ فلانی جگہ اونٹنی کی مہار ایک درخت مین
اُلجھ گئی ہی لوگون نے اُسی جگہ اُسی کیفیت سے اونٹنی کو پایا اور لے آئے اور اُن صحابی نے اپنے
ڈیرے مین جاکے جب اس قصے کا ذکر کیا تب معلوم ہوا کہ انھین کے ڈیرے مین منافق نے یہ بات

کی تھی اور نام اس منافق کا زید بن لصیب تھا بہ لام وصاد مہملہ معجزہ ۴۰ عبد اللہ بن جحش کی
تلوار غزوہ احد مین ٹوٹ گئی آپنے ایک لکڑی انکو دے دی بہت خاصی تلوار ہو گئی اور ہمیشہ
انکے پاس رہی معجزہ ۴۱ جابر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر نہین ٹھہر سکتے تھے انھون نے
یہ حال عرض کیا آپنے انکے سینے پر ہاتھ مارا اور انکے لیے دعا کی کہ گھوڑے پر ثابت رہین نہ گرین
بعد اسکے وہ کبھی گھوڑے پر سے نہ گرے معجزہ ۴۲ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا
بہت کند رفتار تھا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسپر سوار ہوئے ایسا تیز رفتار
ہو گیا کہ مانند ریل کے چال چلتا تھا معجزہ ۴۳ ایک باغ مین آپ تشریف لیگئے وہان کچھ
بکریان تھین سب نے آپکو سجدہ کیا معجزہ ۴۴ اونٹ نے آپکو سجدہ کیا اور اپنا حال عرض کیا
قلت علف اور کثرت محنت کی شکایت کی اور آپنے اسکے مالکون سے اسکی سفارش کی ف
اونٹ کا سجدہ کرنا آپکو بہت طریقون سے محدثین کے نزدیک ثابت ہے معجزہ ۴۵ رکانہ کے
مین ایک بڑا پہلوان تھا کسی سے اسکی پیٹھ زمین پر نہین لگی تھی ایک دن آپ اسکے پاس
جنگل مین جہان وہ بکریان چراتا تھا پہونچے اسنے کہا کہ تم ہمارے معبودونکو برا کہتے ہو آج تجھے
خوب اکیلے ملے آپنے اس سے کہا کہ تو مسلمان ہو جا اسنے کہا کہ تم مجھسے کشتی لڑو اگر تم مجھے پچھاڑو
تو مین دس بکریان دونگا آپ اس سے کشتی لڑے اور اسکو پچھاڑا اسنے کہا کہ میرے
لات وعزی نے مدد نہ کی اور تمھارا رب غالب آیا آج تک میری پیٹھ زمین پر کسی نے نہین
لگائی پھر لڑو اور دس بکریان دونگا اگر تم مجھے پچھاڑو گے آپنے پھر اسے پچھاڑا پھر اسنے ویسی ہی
تقریر کی اور تیسری بار بھی آپنے اسے پچھاڑا اسنے کہا کہ تیس بکریان میری بکریون مین سے
پسند کر لو آپنے نہ لین اور کہا کہ میری خوشی یہ ہے کہ تو مسلمان ہو جا تاکہ دوزخ سے نجات پاوے
اسنے معجزہ طلب کیا ایک درخت سمرہ کا وہان تھا سو آپنے اس درخت کو بلایا وہ درخت
چر کے دو ہو گیا اور ایک انمین سے وہان چلا آیا اور آپکے اور رکانہ کے درمیان کھڑا ہو گیا رکانہ نے
کہا کہ معجزہ تو خوب دکھایا اب اس سے کہو کہ چلا جاوے آپنے فرمایا کہ جو چلا جاوے تو تو مسلمان

ہو جاویگا اُسنے کہا ان آپکے کہنے سے وہ چلا گیا اور دونون ملکے ایک ہو گئے آخر رکانہ سے کہا کہ اب مسلمان ہو جا رکانہ نے کہا کہ اگر مین مسلمان ہو جاؤن تو عورتین مکے کی مجھے کہینگی کہ رکانہ مارے ڈر کے مسلمان ہو گیا اُسوقت تو رکانہ مسلمان نہوا لیکن فتح مکے مین مسلمان ہو گیا معجزہ ۴۶ ایک اعرابی نے حضور اقدس مین خشک سالی کی شکایت کی اور کہا کہ مینہہ نہ برسنے سے لڑکے بالے اور چار پائے مرے جاتے ہین آپ مینہہ کیلیے دعا فرماوین آپ مسجد شریف مین اُسوقت تشریف رکھتے تھے اور جمعے کا دن تھا اور بوقت خطبے کے اُس اعرابی نے یہ بات کہی تھی آپنے مینہہ کے لیے دعا فرمائی اُسیوقت مینہہ برسنا شروع ہوا اور دوسرے جمعے تک اتنا برسا کہ لوگ گھبرا گئے اسی اعرابی نے یا اور کسی شخص نے پھر آکے عرض کی کہ اب مینہہ کی کثرت سے بڑی تکلیف ہے آپنے فرمایا الٰہی گرد ہمارے برسے ہم پر نہ برسے اور آپنے جدھر کو اشارہ کیا مینہہ کھل گیا اور گرداگرد مدینے کے برستا رہا معجزہ ۴۷ نجاشی بادشاہ حبشہ کا جسوقت انتقال ہوا اُسیوقت آپنے مدینے مین خبر دی اور اسکی نماز جنازے کی غائبانہ پڑھی ف اسی حدیث کے موافق امام شافعی کے نزدیک نماز جنازہ غائب پر جائز ہے اور حنفیہ کہتے ہین کہ اسوقت جنازہ نجاشی کا جناب اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حاضر تھا آپنے غائب پر نماز نہین پڑھی معجزہ ۴۸ ایک یہودی متصل مدینہ طیبہ کے بکریان چراتا تھا ایک بھیڑیا اسکی ایک بکری لیگیا چرانے والے نے جھپٹ کر بھیڑیے سے بکری کو چھین لیا بھیڑیا ایک ٹیلے پر جا بیٹھا اور کہنے لگا کہ تو نے میرا قوت جو مجھے خدا تعالیٰ نے دیا تھا مجھسے چھین لیا بکری چرانے والا متحیر ہو کے کہنے لگا کہ بھیڑیا آدمی کی طرح باتین کرتا ہے بھیڑیے نے کہا کہ اس سے زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ درمیان ان دونون پہاڑونکے یعنی مدینے مین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باتین گذری اور آنے والی بیان کرتے ہین اس یہودی نے اُسیوقت حضور اقدس مین حاضر ہو کے حال بیان کیا اور مسلمان ہو گیا معجزہ ۴۹ ایک بار ابو جہل نے کہا کہ جو مین محمد کو دیکھونگا مٹی مین منھ ملتے یعنی سجدہ

معجزہ ۴۶

معجزہ ۴۷

معجزہ ۴۸
بھیڑیے کا کلام کرنا اور نبی کی نبوت کی خبر دینا

معجزہ ۴۹

کرتے اپنی لات سے انکی گردن دباؤنگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام مین تشریف لائے اور نماز پڑھنے لگے بوقت سجدہ اُس ملعون نے بارادۂ مذکور آپکی طرف قصد کیا اور پاس پہونچنے سے پہلے بے تحاشا بھاگا لوگون نے کہا کہ کیا ہوا اُسنے کہا کہ مین نے دیکھا کہ میرے اور محمدؐ کے درمیان ایک خندق آگ کی ہے اور مین نے پر دیکھے فرشتونکے اسلیے مین ڈر کے بھاگا آپنے فرمایا کہ وہ آگے بڑھتا تو فرشتے اُسکی بوٹی بوٹی لیجاتے **معجزہ** ایک مرتبہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے آپسے درخوست کی کہ حضرت جبرئیل کو مجھے دکھا دیجیے آپنے فرمایا کہ تم دیکھ نہ سکوگے جب انہون نے اصرار کیا آپنے کہا کہ کعبے کی طرف دیکھو انھون نے کعبے شریفہ کی چھت پر حضرت جبریل کو دیکھا انکے زبرجد کے نہایت درخشان اُنکی چمک سے حضرت حمزہ کی آنکھین خیرہ ہوگئین اور غش کھاکے گرے بعد اسکے حضرت جبرئیل غائب ہوگئے اور حضرت حمزہ ہوش مین آئے

معجزہ

خاتمہ شفاعت کبریٰ کے بیان مین

اللہ جل جلالہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے عالم سے اشرف بنایا اور محبوب خاص اپنا کیا ظہور اُسکا برملا بروجہ اتم بروز قیامت بوقت قائم ہونے آپ کے مقام محمود مین اور کرنے شفاعت کبریٰ کے ہوگا اور اخیر معاملہ آپکا جو متعلق اس عالم سے ہے شفاعت کبریٰ ہے لہذا ختم کرنا تواریخ حبیب آلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان شفاعت کبریٰ پر مناسب معلوم ہوا اور ایک نکتہ اختتام کتاب مین بیان شفاعت کبریٰ پر تفاؤل نیک ہے جیسے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم کو بیان وسعت رحمت الٰہی پر ختم کیا ہے اور تفاؤل اسطرح قائم کیا ہے کہ جس طرح کتاب کا خاتمہ بیان وسعت رحمت الٰہی پر ہوا خدا تعالیٰ مولف کا ایسا کرے کہ رحمت واسعہ الٰہی اسکے شامل ہو ایسے ہی فقیر گنہگار کو اس رسالے کے ختم مین بیان شفاعت کبریٰ سے تفاؤل بامین وضع منظور ہے کہ جیسے اس کتاب کا خاتمہ بیان شفاعت کبریٰ پر ہوا خدا تعالیٰ مولف حقیر کا خاتمہ بھی ایسا کرے کہ شفاعت جناب حبیب آلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسکو نصیب ہو بیان شفاعت کبریٰ صحیح بخاری وغیرہ کتب معتبرہ حدیث مین وارد ہے کہ قیامت کے دن بسبب دراز ہی اُس دن کے

بیان شفاعت کبریٰ

اور شدت تکالیف کی کہ گرمی شدت کی بسبب قرب آفتاب کی ہوگی اور زمین نہایت گرم ہوگی
مشہور ہے کہ تانبے کی زمین ہوگی اور عرق بقدر اعمال لوگون کے بدن پر ہوگا کسی کے ٹخنون تک
کسی کے زانو تک اور کسی کے زیادہ اس سے اور کافرونکی منھ تک ہوکے بطور لگام کے ہوجائیگا اور
کسی کو اونٹون نے یا بیل گاے مینڈھے بکریون نے بسبب نہ دینے زکوۃ کی پچھاڑا ہوگا اور اونٹ
کاٹتے ہونگے اور پاؤن سے کھوندتے ہونگے اور گاے بیل اور مینڈھے بھیڑ بکریان سینگون سے
مارتی ہونگی اور پاؤن سے کھوندتی ہونگی اور بھی تکلیفیں شدید ہونگی اور خدا تعالی کمال غضب
مین ہوگا اور متوجہ طرف حساب کی نہوگا لوگ بہت گھبرا اینگے اور نوبت یہانتک پہونچیگی کہ کہینگے
چاہے جہنم کا ہی حکم ہوجاے ناپرسانی سے تو نجات ہو آپس مین مشورہ کرکے کہینگے کہ کوئی شفیع
قائم کرنا چاہیے کہ اللہ جل جلالہ کے حضور مین سفارش کرکے ہم لوگونکو اس بلا سے نجات دلوائے
حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائینگے اور کہینگے کہ خدا تعالی نے تمھین اپنے دست قدرت سے بنایا
اور تم باپ سب آدمیون کے ہو خدا تعالی کے حضور مین ہماری شفاعت کرو کہ ہم اس مصیبت سے
نجات پاوین وہ کہینگے لَسْتُ هُنَاكُمْ میرا رتبہ یہ نہین ہے آج اللہ تعالی ایسا غضب مین ہے کہ
کبھی نہین ہوا اور مین نے خلاف حکم الہی کے گیہون بہشت مین کھالیا تھا اس سبب سے میری جرأت
نہین ہوتی کہ شفاعت کرون لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے پیغمبر بڑی
دعوت والے ہین لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاوینگے اور انکی تعریف بیان کرکے انسے شفاعت
کے لیے کہینگے وہ بھی فرماوینگے کہ مین اس کام کا نہین ہون مین نے خلاف مرضی الہی اپنے بیٹے کیلیے
جو کافر تھا دعا کی تھی کہ ڈوبنے سے بچ جاوے مجھے اس گناہ کا ڈر ہے لیکن ابراہیم کے پاس جاؤ کہ
وہ دوست خاص خدا تعالی کے ہین لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جاوینگے اور انکی تعریف کرکے شفاعت
کے واسطے کہینگے وہ بھی فرماوینگے لَسْتُ هُنَاكُمْ مین اس کام کا نہین ہون اور عذر یہ کہینگے کہ مین نے
اپنی عمر مین تین جھوٹ بولے تھے انکے مواخذے کا مجھے ڈر ہے تم موسی کے پاس جاؤ انسے اللہ تعالی نے
کلام کیا اور توریت انپر نازل کی تین جھوٹ کہنا حضرت ابراہیم نے نہین باتونکو کہ ظاہر مین جھوٹ

بیان کذبات ثلثہ حضرت ابراہیم

تھیں حقیقت مین جھوٹ نہ تھیں ایک یہ کہ جب کفار میلے کو جاتے تھے اور اُنکو ساتھ لیجانا چاہتے تھے
انھون نے ستارونکی طرف دیکھکے کہا کہ مین بیمار ہون منظور یہ تھا کہ اُنکے ساتھ نہ جاوین اور بیماری سے
بیماری روحانی مراد تھی کہ بسبب اُنکی صحبت اور حرکات شرک کی تکلیف رنج مین تھے ظاہر مین
ستارونکی طرف دیکھکے یہ کلمہ کہا اُنکو ذہن مین یہ بات ڈالنے کہ ستارونکی گردش سے انھون نے
اپنا آئندہ بیمار ہونا دریافت کیا ہو وہ لوگ معتقد نجوم کے تھے لہذا انہیں چھوڑ گئے دوسرے یہ کہ
بتونکو حضرت ابراہیم نے بعد ازانکہ کفار میلے کو چلے گئے تھے تبر سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور تبر کو
ایک بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جب کفار نے پوچھا کہ بتونکو کسنے توڑا حضرت ابراہیم نے کہا
اس بڑے بت نے توڑا ان بتون سے پوچھ دیکھو اگر بولتے ہون یہان بھی حقیقت کلام مراد
نہین تھی بلکہ منظور یہ تھا کہ کفار کی زبان سے اقرار اس بات کا کہ بت ایسا کام نہین کر سکتے
کرا کر الزام اُنپر قائم کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا تیسرے یہ کہ حضرت ابراہیم جب ہجرت کر کے اپنے
وطن سے چلے مصر مین وارد ہوئے وہان ایک بادشاہ ظالم تھا خوبصورت عورتون کو چھین
لیتا تھا اور شوہر کو جو اسکے ساتھ ہوتا مار ڈالتا حضرت ابراہیم کے ساتھ بی بی سارہ تھین بہت
خوبصورت حضرت ابراہیم نے اُن لوگون سے کہا کہ یہ میری بہن ہے مقصود بہن ہونا باعتبار
دین کے تھا اگرچہ یہ تینون باتین جھوٹ اور قابل مواخذے کے نہ تھین لیکن انبیاے کرام کا مقام
بہت عالی ہے اور جس قدر قرب جناب الٰہی سے زیادہ ہوتا ہے اتنا ہی خوف زیادہ ہوتا ہے
لہذا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اُن باتون کا خوف ہوگا اور شفاعت مین عذر کرینگے لوگ حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاینگے اور اُنکی تعریف کر کے اُنسے شفاعت کو لیے کہینگے وہ بھی یہی کہینگے
مین اس کام کا نہین ہون میرے ہاتھ سے قبطی مارا گیا تھا مجھے اُسکا ڈر ہے مراد وہ قصہ ہے جو سورۂ
قصص مین مذکور ہے ایک قبطی ایک بنی اسرائیل کو بیگار مین پکڑے لیے جاتا تھا اور حضرت موسیٰ
علیہ السلام اُدھر سے نکلے بنی اسرائیل نے اُنسے فریاد کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک گھونسا
اُس قبطی کے مارا وہ مر گیا جو کہ حکم قتل کفار کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہین ہوا تھا لہذا نادم تھے

اور خداتعالی نے بخش دیا سو بانگ دہ گناہ معاف ہو گیا ہے حضرت موسیٰ کو بنظر شان جلال الٰہی
وروز بر ہول قیامت اسکا خوف ہوگا اور شفاعت کرنے مین عذر کرینگے اور کہینگے عیسیٰ علیہ السلام کے
پاس جاؤ خداوند تعالیٰ نے اپنے کلمہ کن سے انھیں پیدا کیا ہے بغیر باپ کے لوگ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے پاس جاینگے وہ بھی فرمائینگے کہ مین اس کام کا نہین ہون میرے بعد نصاریٰ نے
مجھے معبود قرار دیا مجھے اس بات کی مواخذے کا ڈر ہے لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس جاؤ خداتعالی نے انکے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کیے ہین لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین آوینگے اور درخواست شفاعت کی کرینگے آپ اسوقت مستعد ہوکر فرمادینگے
کہ انا لھا مین اس کام کے لیے ہون اور آپ اسوقت اللہ جل جلالہ کے حضور مین حاضر ہوکے
سجدہ کرینگے اور سجدے مین اللہ تعالیٰ کی بہت حمد بیان کرینگے آپنے فرمایا کہ مین اسوقت ایسے
محامد الٰہی بیان کرونگا کہ اسوقت مین میرے ذہن مین نہین ہین اسیوقت خداتعالی میرے
دل مین ڈالیگا اور جتنی دیر تک خداتعالی چاہیگا مین سجدے مین رہونگا پھر اللہ تعالیٰ فرماویگا
یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ سَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ اے محمد سر اٹھاؤ جو تم مانگوگے ملیگا اور جسکی شفاعت
کروگے قبول ہوگی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲) سبحان اللہ کیا رتبہ ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسے وقت
مین کہ اللہ جل جلالہ نہایت غضبناک ہوگا اور سب انبیاے کرام اولوالعزم مارے ڈر کے
تھرتھراتے ہونگے ہمارے پیغمبر صاحب سے اللہ تعالیٰ ایسا کلمہ فرمائیگا جیسا کمال خوشی دنیا کی
مین بادشاہ اپنے تابعین اور مقربین سے کہتے ہین مانگ کیا مانگتا ہے سبب اسکا یہی ہے کہ آپ
محبوب و معشوق الٰہی ہین اسوقت شان محبوبیت کا مجمع اولین و آخرین مین ظہور ہوگا آپ
سر اٹھاوینگے اور کہینگے یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ قربان ایسے پیغمبر رؤف و رحیم کے کہ ایسے وقت مین
کہ سب انبیاے اولوالعزم نفسی نفسی کہینگے آپ اپنی امت کے لیے درخواست مغفرت کی کرینگے
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الرَّسُوْلِ الْکَرِیْمِ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ اس مقام شفاعت مین قائم ہونا اور
خلائق کو ہول محشر سے چھوڑانا اور پھر دوزخ سے نجات دلوانا یہی قائم ہونا آپکا مقام محمود مین ہے

جسکا ذکر قرآن مجید میں ہے عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یا جناب اللہ جل جلالہ بندوں کا حساب کرکے بہشت و دوزخ کا حکم جاری کریگا اور سب مواطن یعنی مقامات محشر کے طے ہونگی پل صراط وغیرہ اور آپ اپنی امت کی رفاہ ہر جگہ چاہینگے اور فضل الٰہی سا ل حال آپکی امت کے ہوگا جو لوگ بسبب شامت اعمال کے دوزخ میں پڑینگے انکے لیے خدا تعالیٰ آپسے فرماویگا کہ جسکے دل میں جو برابر ایمان ہوگا اسکو دوزخ سے نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر تشریف لیجاوینگے اور موافق حد مذکور کے دوزخ سے نکالکے بہشت میں داخل کرینگے پھر آپ اللہ جل جلالہ کے حضور میں جاکے سجدہ کرینگے اور محامد الٰہی زبان سے کہینگے اور جبتک خدا تعالیٰ چاہیگا سجدے میں رہینگے پھر اللہ تعالیٰ فرماوے گا یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ سَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ اے محمد سر اٹھاؤ اور جو کچھ مانگوگے پاؤگے اور جسکی سفارش کروگے قبول ہوگی آپ سر اٹھاکر کہینگے یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ پھر اللہ تعالیٰ یہ حد مقرر کرے گا کہ جسکے دل میں رائی برابر ایمان ہو اسکو دوزخ سے نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر جاکے اس حد کے موافق لوگوں کو نکال لیجاوینگے اور بہشت میں داخل کرینگے پھر اللہ جل جلالہ کے حضور میں جاکے سجدہ کرینگے اور حمد الٰہی بدستور سابق بجا لاوینگے پھر خدا تعالیٰ فرماوے گا یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ سَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ اے محمد سر اٹھاؤ جو کچھ مانگوگے پاؤگے اور جسکی شفارش کروگے قبول ہوگی آپ سر اٹھاکر کہینگے یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ پھر اللہ تعالیٰ یہ حد مقرر کرے گا کہ جسکے دل میں بقدر ذرے کے ایمان ہو اسے نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر جاکے اس حد کے موافق جہنم سے نکال کے بہشت میں داخل کرینگے آخرکار کوئی جہنم میں نرہے گا مگر وہی لوگ جنکو قرآن نے حبس کیا ہے یعنی جنکا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا اور مستحق خلود ہیں خدا تعالیٰ کی رحمت اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفاعت سے سب اہل ایمان بہشت میں داخل ہوجاینگے الحمد للہ کہ یہ رسالہ تمام ہوا خدا تعالیٰ قبول فرماوے اور بطفیل اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤلف گنہگار کا خاتمہ بخیر کرکے اپنے حبیب کی شفاعت نصیب کرے اور کا

دنیوی سے جلد نجات دیکھے اپنے اور اپنے حبیب کی آستانے پر پہونچا وے اور شفیق محسنی محمد امیر خان صاحب باعث تالیف کتاب ہذا کو توفیق اپنی مرضیات کی دے اور سب مرادات دینی اور دنیاوی برلاوے اور جمیع احباب مخلصین اور کرمائے محسنین کی عاقبت بخیر کرے اور دنیا مین بھی سب کو ہر طرح کی عافیت عنایت فرماوے یہ رسالہ فقیر نے بغیر موجود ہونے کسی کتاب کی صرف از روے حافظہ لکھا تھا پھر بفضلہ تعالی بعد معاودت کی وطن مین کتب حدیث وسیرہ معتبرہ سے حرف بحرف مطابق کیا بحمد اللہ یہ رسالہ بہت معتبر سیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تالیف ہوا زبان اُردو مین کوئی کتاب ایسی نہین ہے رسائل مولود بزبان اُردو بیان حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جو پائے جاتے ہین اکثر حالات صحیحہ پر مشتمل نہین ہین کتب تاریخ وغیرہ معتبرہ کے موافق ہین یا جہان سے جانا افسانے بے تحقیق اور غلط محض لکھ دیے ہین مثلاً رسالہ مولود مین کہ فی الحال بنگالے مین بہت مروج ہے ثویبہ کا دودھ پلانا بعد حلیمہ سعدیہ کی لکھا ہے یا صلح حدیبیہ کی قصے کو اسطرح لکھا ہے کہ بعد فرضیت حج کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کو تشریف لیگئے تھے تب وہ قصہ واقع ہوا سو یہ باتین یقیناً غلط ہین اور مخالف کتب احادیث اور سیر معتبرہ کی اور قیامت مؤلف رسالہ نے یہ کی ہے کہ لکھا ہے کہ مین نے مولوی کرامت علی صاحب کو یہ رسالہ سنادیا اور اب سب روایات مندرجہ موافق رے انکی ہین سو مولوی کرامت علی صاحب ذکہ فاضل معتبر ہین ایسی روایتونکو کبھی معتبر نہ بتلایا ہوگا اور بھی رسالے اکثر اسیطرح کے ہین بیان قصہ معراج اور وفات شریف مین بعضی کتب تواریخ مین بہت روایتین نامعتبر لکھی ہین کہ رسائل مولود والون نے انھین نقل کیا ہے فقیر نے یہ حالات بیشتر موافق روایات صحیح بخاری و دیگر کتب معتبرہ حدیث کی لکھے ہین سب صاحب مطالعہ کرنے والے اس رسالے کی اس بات کا بھی لحاظ رکھین اور جسطرح لوگ اردو کے افسانے کی کتابون کو دل لگی کے لیے اور بھی واسطے سیکھنے زبان اُردو کے سیر مین رکھتے ہین اگر اس رسالے کو مطالعے مین رکھین دل لگی بھی ہے کہ قصے اسمین بھی مندرج ہین اور زبان اُردو بھی

مطابق روزمرۂ فصیح کے ہیں ہم اور اسکے دیکھنے مین ثواب ہو اور امور دنیا کے انتظام کی بھی عقل آدمی کو حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ آپ کے اور آپکے اصحاب کے معاملات و تدبیرات خوب مطابق عقل صحیح کے ہوتے تھے پس چاہیے کہ ضرور اس رسالے کو مطالعے مین رکھیں اور اپنے اقارب اور عورتونکو اور احباب کو سنائین وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعُلَمَاءِ اُمَّتِہٖ وَاَوْلِیَاۓ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؁

تمت

خاتمۃ الطبع

خدا کو شکر بے حد و بے انتہا اور نبی پر درود لا تعد و لا تحصی کہ بفضل ایزدی سے کتاب فیض نصاب خلاصۂ اخبار و احوال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسمی تواریخ حبیب الٰہ تصنیف عالم ربانی مفتی حقانی مؤید دین مبین مروج شرع متین مقبول بارگاہ خداوند صمد جناب مفتی محمد عنایت احمد روح اللہ روحہ فی دار الجنان و افاض علیہ شآبیب الغفران بحسن اہتمام و انتظام کارپردازان مطبع نامی گرامی مفتخر روزگار عالیجناب معلی القاب منشی نولکشور صاحب سی آئی ای۔ واقع کانپور ماہ جولائی ۱۸۹۲ء مین تیسری مرتبہ چھپکر شمع محفل طلبائے اخیار ہوئی

قطعۂ تاریخ طبع از فکر رسای مورخ باکمال منشی بھگوان دیال صاحب عاقل سلمہ اللہ المتعال الجینٹ مطبع ہذا

تواریخ حبیب اللہ شائع شد بصد تزئین	ز ہر سو بیگمان بہر خریدارش رغبت شد
ز روی دین چو عاقل فکر کردم سال ہجری را	تواریخ حبیب اللہ تاریخ اشاعت شد

۱۳۱۰ ہجری